کلیات ابجدی حصہ چہارم

شرح تحفۃ العراقین

مصنفہ

میر محمد اسماعیل خان ابجدی
ملک الشعراء دربار والاجاہی مدراس

مرتبہ

محمد حسین محوی لکھنوی
سابق جونیر لکچرار اردو، مدراس یونیورسٹی

اور

محمد یوسف کوکن - ایم - اے
جونیر لکچرار اردو، مدراس یونیورسٹی



مدراس یونیورسٹی

سنہ ۱۹۵۴ عیسوی

فهرست شرح تحفة العراقين

صفحه

Printed at The NURI PRESS LTD.,
54, Main Road,
Royapuram MADRAS
1954

صفحه

صفحه

مقدمہ

حکیم افضل الدین ابراہیم بن علی شروانی حقایقی خاقانی فارسی زبان کا مشہور شاعر گزرا ہے۔ اس کے نام کے متعلق تذکرہ نویسوں کا سخت اختلاف ہے کہا جاتا ہے کہ اس کا نام ابراہیم تھا۔ چنانچہ اس کے اس مشہور شعر سے استشہاد کیا جاتا ہے۔

بخوان معنی آرائی براهیمے پدید آمد
ز پشت آذر صنعت علی نجار شروانی

بعض کا قول یہ ہے کہ اس کے باپ نے اس کا نام بدیل رکھا تھا۔ چنانچہ خاقانی خود کہتا ہے۔

بدل من آمدم اندر جہاں سنائی را
بدیں دلیل پدر نام من بدیل نہاد

خاقانی کا خسر ابو العلاء گنجوی اور اس کے معاصر امیر رشید الدین وطواط نے اسے افضل الدین کے نام سے خطاب کیا ہے۔ چنانچہ ابو العلاء کہتا ہے۔

تو اے افضل الدین اگر راست پرسی بجان عزیزت کہ از تو نہ شادم

امیر رشید الدین وطواط کہتا ہے۔

افضل الدین امیر ملک سخن
شارح رمزہاے یزدانی

محمد بن داؤد بن محمد علوی شادی آبادی نے قصاید خاقانی کی شرح کے مقدمے میں اس کا نام افضل الدین عثمان بن علی المعروف باسم خاقانی لکھا ہے۔ مگر خاقانی نے کہیں کہیں افضل اور افضلی بھی استعمال کیا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لوگوں میں افضل الدین ہی کے نام سے مشہور تھا۔

ولادت خاقانی شروان میں پیدا ہوا جو بحیرۂ خزر کے مغرب میں باب الباب یعنی در بند سے ایک سو میل کے فاصلے پر ایک مشہور شہر تھا۔ اور جہاں تقریباً دس صدیوں سے ایک

ایرانی خاندان حکومت کرتا چلا آرہا تھا ۔ اس کا سنہ ولادت ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہے ۔ بعض تذکرہ نگاروں نے اس کا سنہ ولادت سنہ ۵۰۰ ھ بتایا ہے ۔ مگر بدیع الزمان خراسانی مصنف سخن و سخنوران نے اس کی صحت سے اختلاف کیا ہے اور مختلف ذریعوں سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ خاقانی کی ولادت سنہ ۵۲۰ ھ کے لگ بھگ کسی سال میں ہوی ہوگی ۔

خاندان خاقانی شروان کے ایک معمولی خاندان کا ایک فرد تھا ۔ اس کا دادا جو لاھا تھا ۔ باپ بڑھئی کا کام کرتا تھا ۔ چچا ایک عالم ، فیلسوف اور طبیب تھا ۔ ماں ایک نو مسلم نسطوری عیسائی عورت تھی ۔ خاقانی نے خود ان کے ان پیشوں کی طرف اشارہ کیا ہے چنانچہ اپنے دادا عثمان کے متعلق لکھتا ہے ۔

جو لاہہ نژادم از سوے جد
در صنعت من کمال ابجد

اپنے باپ علی کے متعلق کہتا ہے ۔

وز سوی پدر دروگرم داں
استاد سخن تراش دوران

اپنے چچا عمر بن عثمان کے متعلق کہتا ہے ۔

وز سوی عمر طبیب گوہر
بقراط سخن بہ ہفت کشور

اپنی ماں مریم کے متعلق لکھتا ہے کہ وہ باورچن تھی ۔ چنانچہ کہتا ہے ۔

ہستم ز پی غذاے جانور
طباخ نسب ز سوی مادر

تعلیم و تربیت خاقانی کا باپ کچھ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھا ۔ اس کو اپنے پیشے سے اتنی فرصت نہیں تھی کہ وہ اپنے لڑکے کی تعلیم و تربیت کی طرف کوئی خاص توجہ کرسکے ۔ اس نے اس کو اپنے بھائی عمر بن عثمان کے حوالے کردیا ۔ جس نے اس کی

پوری تربیت کرنی شروع کی اور ادب اور دوسرے علوم کی تعلیم دی ۔ باپ اس کے کھانے پینے ، پہنے اوڑھنے اور دیگر اخراجات کا کفیل تھا ۔ چچا اس کی تعلیم کا ذمہ دار تھا ۔ خاقانی کی فطری ذہانت کی وجہ سے اس کے چچا کو اس سے بڑی دلچسپی پیدا ہوگئی تھی ۔ خاقانی نے مختلف جگہوں پر اس کے تعلیمی احسانات کا بہت زیادہ اعتراف کیا ہے ۔

خاقانی کے چچا عمر بن عثمان نے شادی نہیں کی تھی اس نے چالیس برس کی عمر میں وفات پائی ۔ اس وقت خاقانی کی عمر پچیس سال کی تھی ۔ چنانچہ خود کہتا ہے ۔

چوں پاے دلم بگنج در کوفت
سالم در بیست و پنج در کوفت

چوں دید کز اہل نطق بیشم
از شادی آں بمرد پیشم

زیں کلبہ بکلبہ بقا رفت
زاں عالم بود و باز جا رفت

یک عطسہ بداد و روی بنہفت
صد یرحمک اللہش ملک گفت

آنجاش نکاح بست حوراء
چل سال عزب نشست ایں جا

آں کس کہ چناں عروس بیند
بر حق بود ار عزب نشیند

آں عین ہدی ز جاے برخاست
خصمش کہ ضلال داشت بر جا است

خود گوے جہاں ابسر تواں برد
کابلیس بماند و بو البشر مرد

خاقانی کو اپنے چچا کی وفات کا بہت بڑا رنج ہوا اس نے مختلف مرثیے لکھے ہیں ان میں سے صرف دو مرثیوں کے چند منتخب اشعارذیل میں دیے جاتے ہیں ۔

گر بقدر شورش دل چشم من بگریستی
بردل من مرغ و ماهی تن بہ تن بگریستی

اے دریغا طبع خاقانی کہ وا ماندازسخن
کو سخندان مبیں تابر سخن بگریستی

مقتدائے حکمت و صدر زمن کز بعداو
گر زمین را چشم بودی بر زمن بگریستی

گوہرے بوداو کہ گردونش بناداذی شکست
جوہرے کو تابریں گوہر شکن بگریستی

کاشکے گردوں طریق نوحہ کردن داندے
تا بر اہل حکمت و ارباب ظن بگریستی

او ہمائے بود بے او قصر حکمت شددمن
کو غراب البین کوتا بر دمن بگریستی

اہل شرواں چوں نگویند از دریغ او کہ مرغ
گرشنیدے بر فراز نارون بگریستی

ہاں اے دل خاقانی اگرچہ ستم دہر
بر تافتنی نیست مشو تافتہ بر تاب

خط در خط عالم کش و در خط مشو از کس
دل طاق کن از ہستی و بر طاق نہ اسباب

جاہل نرسد در سخن ژرف تو آری
کف برسر بحر آمد بے دانہ بپایاب

تحقیق سخنگوے نخیزد ز سخن دزد
تعلیق رسن باز نیاید زرسن تاب

کو آنکہ سخندان مہین بود بحکمت
کو آنکہ ہنر بخش بہیں بودبہ آداب

کو صدر افاضل شرف گوہر آدم
کو کافی دین واسطہ گوہر انساب

کو آنکہ ولی نعمت من بود و عم من
عم چہ کہ پدر بود خداوند بہر باب

آں فخر من و مفتخر ماضی و اسلاف
آں صدر من و مصدر مستقبل اعقاب

آں خاتمہ کار مرا خاتم دولت
آں فاتحہ طبع مرا فاتح ابواب

در دولت عم بود ہمہ مادت طبعم
آری ز دماغ است ہمہ قوت اعصاب

زو دیو گریزندہ و او داعی انصاف
زو حکمت نازندہ و او منہی الباب

زاں عقل بدو گفتہ کہ اے عمر عثمان
ہم عمر خیامی و ہم عمر خطاب

شاعری کا ذوق خاقانی کو بالکل کمسنی ہی سے شعر و سخن کا ذوق تھا ۔ اس زمانے میں حکیم ابوالعلاء نظام الدین گنجوی کی بڑی شہرت تھی ۔ اس نے تقریبا سنہ ۵۳۴ھ سے شروان میں مستقل سکونت اختیار کرلی تھی ۔ وہ خاقان اکبر فخرالدین ابو الہیجا منو چہر بن فریدون شاہ شروان کا درباری شاعر تھا ۔ اور اس کے ذریعے بڑی دولت کمائی تھی ۔ خاقانی اور فلکی شروانی نے اس کی شاگردی اختیار کی ۔ خاقانی کی غیر معمولی ذہانت اور تیزی طبع کی وجہ سے ابو العلاء اس کو بہت چاہنے لگا ۔ اس نے ایک شفیق باپ کی طرح اس کی تربیت کی ۔ مال و دولت سے اس کی امداد کی اور شروان شاہ کے دربار میں اس کو روشناس کرایا ۔ اس سے پہلے خاقانی حقایقی تخلص کرتا تھا ۔ ابوالعلاء نے خاقان اکبر سے خاقانی لقب کرنے کی اجازت دلوائی ۔ اور پھر کچھ دنوں کے بعد اپنی لڑکی سے اس کی شادی کردی ۔ یہ دیکھ کر فلکی کو بڑا رشک و حسد پیدا ہوا ۔ اس نے بھی اپنے استاد ابوالعلاء سے فرزندی میں لینے کی درخواست کی ۔ ابوالعلاء نے اسے بیس ہزار درہم

دئے ۔ اور کہا کہ اگر تم چاہو تو اس رقم میں پچاس حسین و جمیل ترک لونڈیاں خرید سکتے ہو ۔ فلکی یہ رقم لیکر خاموش ہوگیا ۔

خاقانی نے شروان شاہ و غیرہ کی تعریف میں بڑے پر زور قصیدے لکھنے شروع کئے اور اس طرح وہ دربار کے تمام شاعروں پر چھاگیا ۔ اس کے سامنے اس کے خسر ابوالعلاء کی شہرت بھی ماند پڑ گئی ۔ وہ بڑے بڑے شعراء کو بھی خاطر میں نہیں لاتا تھا ۔ جس کی وجہ سے تمام درباری شعرا اس کے مخالف ہوگئے ۔

ابوالعلاء کے ساتھ خاقانی کے اختلاف کی اور ایک وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ خاقانی شافعی تھا ۔ وہ دین و مذہب کا بڑا دلدادہ تھا ۔ وہ فلسفہ و ہیئت کے قیاسی اصولوں کا سخت مخالف تھا ۔ اس کے بر خلاف ابو العلاء اسمعیلی تھا ۔ چنانچہ خاقانی نے جابجا اس کو اسمعیلی ہونے کا طعنہ دیا ہے اور اسکی سخت مذمت کی ہے ۔ جب یہ ہجو بازی زیادہ ہونے لگی تو خود ابوالعلاء نے خاقانی پر اپنے پرانے احسانات جتائے اور لکھا ۔

تواے افضل‌الدین اگر راست پرسی — بجان عزیزت کہ از تو نہ شادم
دروگر پسر بود نامت بہ شروان — بخاقانیت من لقب بر نہادم
بجاے تو بسیار کردم نکوئی — ترا دختر و مال و شہرت بدادم
چرا حرمت من نداری کہ من خود — تراہم پدر خواندہ ہم اوستادم

مگر خاقانی کو ابوالعلاء سے اتنی سخت مخالفت تھی کہ اس نے اس کی استادی کا کبھی اعتراف نہیں کیا بلکہ اس کو سگ ، ملحد ، کہینہ ، کذاب دزد سخن و غیرہ کے بد نام القاب سے یاد کیا ہے ۔ اور اپنی ساری شاعرانہ قابلیتوں کی ترقی کو اپنے چچا کافی الدین عمر بن عثمان کی نظر تربیت کی طرف منسوب کردیا ہے ۔ خاقانی خود کہتا ہے کہ اس کے چچا نے اس کو حسان العجم کا لقب دیا تھا چنانچہ کہتا ہے ۔

چوں دید کہ در ہنر تمامم — حسان عجم نہاد نامم

معلوم ہوتا ہے کہ ابو العلا گنجوی اور اس کے چچا کافی الدین عمر بن عثمان کے درمیان بھی سخت مذہبی اختلاف تھا ۔ چنانچہ خاقانی اپنے چچا کی وفات کے متعلق لکھتے ہوے کہتا ہے ۔

آن عین ہدی ز جاے بر خاست
خصمش کہ ضلال داشت بر جا است

خود گوی جہان بسر توان برد
کابلیس بماند و بو البشر مرد

ان اشعار میں خصم اور ابلیس سے اس نے ابو العلاء ہی مراد لیا ہے ۔

ابوالعلا نے سنہ ۵۵۴ ھ میں انتقال کیا ۔ اس کی وجہ سے خاقانی کو بڑی تکلیفیں پہنچیں ۔ ایک شعر میں صاف طور پر اس کو ظاہر کیا ہے کہ تمام مصیبتوں اور تکلیفوں کا بانی مبانی ابوالعلاء ہی ہے ۔ چنانچہ کہتا ہے ۔

از لکد حادثات سخت شکستہ دلم
بستہ خیالم کہ ہست ایں خلل از بوالعلاء

عراق کا سفر خاقانی شروان شاہ کے دربار سے سالانہ تیس ہزار درہم پارہا تھا ۔ اس کے علاوہ مختلف قصیدوں پر بادشاہ کی طرف سے انعامات مل رہے تھے ۔ اور خلعتیں عطا کی جاتی تھیں ۔ مگر ابو العلاء اور دیگر شاعروں کی حریفانہ چشمک اور مخالفت کی وجہ سے اس کی زندگی تنگ ہوگئی تھی ۔ اور اس لئے اس کے دل میں عراق اور خراسان چلے جانے کی خواہش پیدا ہوگئی تھی چنانچہ ایک جگہ کہتا ہے ۔

در ہمہ شروان مرا حاصل نیامد نیم دوست
دوست خود نا ممکن است اے کاش بودی آشنا

من حسین وقت و نا اہلان یزید و شمر من
روزگارم جملہ عاشورا و شروان کربلا

اے عراق اللہ جارک نیک مشغولم بتو
وی خراسان عمرک اللہ سخت مشتاقم ترا

اسکے علاوہ شروان اور اس کے اطراف میں سخت قحط واقع ہوگیا تھا۔ بارش بالکل نہیں ہوی تھی۔ پینے کے لئے میٹھے پانی کا ملنا دشوار تھا۔ اس کے مقابلے میں عراق ایک سر سبز و شاداب ملک تھا۔ اس نے شروان کو خیر بادکہا اور قہستان کی پہاڑیوں کو پار کرکے سر زمین عراق میں قدم رکھا۔ تو یہ خطہ ارض اس کو ایک جنت نظر آنے لگا.

اب صاف طور پر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ خاقانی نے عراق کا یہ پہلا سفر کب کیا تھا بعض قصاید سے ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ چچا کی وفات سے کچھ پہلے وہ عراق روانہ ہوگیا تھا۔ غالبا یہ سنہ ۵۴۰ ھ کے قریب کوئی سال رہا ہوگا۔ تحفة العراقین کی ابتدا میں اس سفر کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ سلطان کے لشکر گاہ میں پہنچا اور درباریوں سے درخواست کی وہ کسی طرح سلطان تک اس کی رسائی کرادیں۔ مگر کسی نے اس کی بات نہیں قبول کی۔ وہ اسی فکر میں حیران و پریشان پھر رہا تھا کہ ایک دن خواجہ جمال الدین اصبہانی موصلی سے ملاقات ہوگئی۔ جو شاہ موصل کا وزیر تھا۔ اور اس زمانے کا بہت بڑا سخی تھا۔ اور جواد کے نام سے مشہور تھا۔ اس نے خاقانی کا حسب نسب اور پتہ پوچھا اور اس کے یہاں آنے کی غرض دریافت کی۔ خاقانی نے اپنے آنے کا مقصد ظاہر کیا۔ خواجہ نے اسے نصیحت کی اور کہا کہ وہ ابھی کامل نہیں ہوا ہے اس کو اپنی شاعری پر بیجا فخر نہیں کرنا چاہئے۔ بادشاہ کے دربار میں پہنچنے کے لئے علمی قابلیت اور ذہن رسائی بڑی ضرورت ہے۔ بادشاہ بہت ہی دقیقہ رس اور نکتہ فہم آدمی ہے۔ اس لئے خاقانی کو صرف اپنی فارسی زباندانی پر فخر نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ عربی علوم و فنون میں بھی مہارت پیدا کرنی چاہئے چنانچہ کہتا ہے -

تاکے عجمی بدن ہمہ روز   بنشین عربیت اندر آموز
خامی سوی زاد بوم کن رائے   چون پختہ شوی سوی عراق آی

آخر میں خواجہ نے خاقانی کو ایک انگوٹھی دیکر شروان لوٹا دیا۔ جس میں اسم اعظم لکھا ہوا تھا۔ اور جس کی بہت سی خصوصیات تھیں۔ جب خاقانی یہ انگوٹھی لیکر وطن واپس آیا اور شروان شاہ کو اس انگوٹھی کی اطلاع ملی تو اس نے خاقانی کو طلب کیا اور کہا کہ یہ انگوٹھی تیرے لئے سزاوار نہیں ہے۔ اس کو تو میرے حوالے کردے۔ اس کے بدلے میں بہت سا مال اور بڑی جاگیر عطا کرونگا۔ مگر خاقانی نے دینے سے انکار کردیا.

خراسان کا قصد چچا کے مرنے کے بعد خاقانی کا ایک بڑا زبردست سہارا جاتا رہا۔ سارا دربار اس کے مخالفین سے بھرا ہوا تھا۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ شروان چھوڑ کر نکل جائے۔ اسی وجہ سے وہ عراق گیا تھا۔ مگر وہاں سے ناکام واپس آیا۔ اب ایک مرتبہ وہ خراسان جانے کے ارادے سے نکلا وہ ری تک پہنچا تھا۔ وہاں کے علماء و سادات نے اس کی بڑی عزت کی۔ مگر وہاں کی آب و ہوا راس نہیں آئی۔ وہ سخت بیمار پڑ گیا اور جب اچھا ہوا تو اس کو بادشاہ ری کی طرف سے خراسان جانے کی اجازت نہیں ملی ۔ اس نے بادشاہ سے تبریز جانے کی اجازت مانگی چنانچہ کہتا ہے.

از خاص وعام ری ہمہ انصاف دیدہ ام
جور من است ز آب و گل جانگزاے ری

میرمن اند و صدر من اند و پناہ من
سادات ری ائمہ ری اتقیاے ری

ہم لطف و ہم قبول و ہم اکرام یافتم
ز احرار ری افاضل ری اولیاے ری

چون نیست رخصہ سوی خراسان شدن مرا
ہم باز پس شوم نکشم من بلاے ری

گر باز رفتنم سوی تبریز اجازت است
شکر آنکه گویم از کرم پادشاه ری

لیکن ایک دوسرے قصیدے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو تبریز واپس جانے کی بھی اجازت نہیں ملی۔ اس نے خراسان جانے کے لئے حکام اور اہل کاروں کو رشوت بھی دی اور اپنے پاس کی پوری رقم کو خرچ کردیا۔ اس کے باوجود وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا۔ چنانچہ ایک طویل قصیدے میں کہتا ہے،

چہ سبب سوی خراسان شدنم نگذارند
عندلیبم بگلستان شدنم نگذارند

چہ اساءت زمن آمد کہ درین تشنہ دلی
بسوی مشرب احسان شدنم نگذارند

من ہمہ رفتم تاری ہمہ رہ شادان دل
دل نداندست کہ شادان شدنم نگذارند

بہر فردوس خراسان بدر دوزخ ری
چہ نشینم کہ پنہان شدنم نگذارند

قید بے فائدہ بینم ری و من قید نشین
کہ سوی کعبہ بایمان شدنم نگذارند

روضہ پاک رضا دیدن اگر طغیان شد
شاید از پردۂ طغیان شدنم نگذارند

از وطن دورم و امید خراسان هم نیست
کہ بدان مقصد گیہان شدنم نگذارند

فتنہ از من چہ نویسد کہ مرا دانش و دین
دو رقیب اند کہ فتان شدنم نگذارند

ترس جاہ و غم جان دارم و این هر دو سبب
بخراسان سوی اخوان شدنم نگذارند

گیر فرمان ندہندم بخراسان رفتن
ہم بہ تبریز بفرمان شدنم نگذارند

از پی دین بدوجا مکتب و دوکان دارم
نہ بمکتب نہ بدوکان شدنم نگذارند

ہرچہ اندوختم این طائفہ را رشوہ دہم
بو کہ در راہ کروکان شدنم نگذارند

نا گزیر است مراطعمۂ موران دادن
زانکہ موران بسرکان شدنم نگذارند

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ری سے شروان واپس آگیا۔ مگر خراسان جانے کی تمنا اس کے دل میں باقی رہ گئی تھی۔ اس کے وہاں جانے کا ایک مقصد طوس میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے روضہ اقدس کی زیارت کرنا تھا۔ اس کے علاوہ وہ امام محی الدین ابوسعد محمد بن یحیی نیشاپوری شافعی سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کرنا چاہتا تھا۔ جو امام غزالی کے خاص شاگردوں میں شمار کیے جاتے تھے اور تمام شافعی علماء اور طالبان علم کے سر گروہ مانے جاتے تھے۔ سلطان سنجر سلجوقی کے پاس ان کی بڑی عزت اور وقعت تھی۔ وہ اس کے دست راست بنے ہوے تھے۔ خاقانی شاید ان کی وساطت سے سلجوقی دربار میں رسائی پیدا کرنا چاہتا تھا۔ مگر خراسان میں حالات نے ایک زبردست پلٹا کھایا۔ سلطان سنجر کی سختیوں کی وجہ سے غز کا ترکمانی قبیلہ اس کا سخت مخالف ہوگیا۔ اور اس نے مرو اور نیشاپور وغیرہ پر حملہ کردیا اور خود سلطان کو قید کرلیا ان کے ان حملوں میں تقریباً تیس ہزار آدمی شہید ہوگئے۔ چونکہ امام محمد بن یحیی شافعی نے غزوالوں کے خلاف لڑنے کا فتوی دیا تھا۔ اسلئے انہوں نے بڑی بے دردی کے ساتھ امام موصوف کو بھی شہید کردیا۔ اس وقت ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔ یہ واقعہ رمضان سنہ ۵۴۹ کی آخری تاریخوں میں پیش آیا تھا۔ جب خاقانی کو اس درد ناک

واقعے کی اطلاع ہوی تو اس نے خراسان جانے کا قصد ملتوی کردیا اور امام موصوف کے متعلق کئے زبردست مرثیے لکھے ۔ چنانچہ ایک مرثیہ میں کہتا ہے ۔

خاقانیا وفا مطلب زاهل عصر زانکه
در تنگنائے دهر وفا تنگ باب شد

آں کعبہ وفا کہ خراسانش نام بود
اکنوں بپاے پیل حوادث خراب شد

عزمت کہ زی جناب خراسان درست بود
برهم شکن کہ بوی امان زاں جناب شد

برطاق نہ حدیث سفر زانکہ روزگار
چوں طالع تو نامزد انقلاب شد

در حبسگاہ شروان با درد دل بساز
کاں راہ توشہ یوم الحساب شد

بر قصر عقل نام تو خیر الطیور گشت
در تیہ جهل خصم تو شر الدواب شد

گفتی کہ یارب از کف آزم خلاص دہ
آمیں چہ می کنی کہ دعا مستجاب شد

سفرحج اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ عراق سے واپس آنے کے بعد شروان شاہ نے خواجہ جمال الدین موصلی کی دی ہوی انگوٹھی کا مطالبہ کرنا شروع کردیا تھا ۔ خاقانی نے کہا کہ یہ انگوٹھی وقف ہے ۔ اور یہ کسی قیمت پر بھی بیچی نہیں جاسکتی ۔ شروان شاہ نے اس کی کسی دلیل کو بھی تسلیم نہیں کیا ۔ اور انگوٹھی کے دینے پر سخت اصرار کیا ۔ جس کی وجہ سے خاقانی کو بڑی فکر دامنگیر ہوگئی ۔ اس نے اپنی مثنوی میں لکھا ہے کہ ایک رات اس نے خضر علیہ السلام کو دیکھا اور ان سے مختلف سوالات کئے اور جواب پائے ۔ آخر میں حضرت خضرنے خاقانی کو بہت سی نصیحتیں کیں اور کہا کہ ان دنیاوی بادشاہوں ۔ امیروں اور رئیسوں کی دربانی اور ان کی مدح و ستایش کرنے

مت رہو ۔ محمود غزنوی جیسا بادشاہ اب نہیں رہا ۔ ایسی حالت میں ہر ایک کمینے کے در پر جاکر پیشانی رگڑنے سے کیا فائدہ ہوسکتا ہے ۔ اس لئے سب کی دھلیزوں کو چھوڑ کر صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آستانۂ مبارک پر اپنا سرجھکاؤ چنانچہ خاقانی اس مطلب کو حضرت خضر کی زبان سے یوں ادا کرتا ہے ۔

در راہ خدا مشوتن آسان از خدمت نا خدائے ترساں
خاقانی از آستان اشرار درخز بہ پناہ گاہ مختار
خاقانی ازیں سرائے تزویر بگریز و رکاب مصطفی گیر
از بولهبان وقت بگریز در فتراک محمد آویز

اس نصیحت کا اثر یہ ہوا کہ خاقانی شوال سنہ ۵۵۱ ھ میں شروان سے حج کے ارادے سے روانہ ہوا ۔ اور عراق پہنچا ۔ اور سلطان محمد بن محمود بن ملکشاہ کے لشکر گاہ میں داخل ہوا ۔ اس نے غالبا خواجہ جمال الدین محمد بن علی اصبہانی موصلی سے ملاقات کی ۔ پھر یہاں سے ہمدان ' بغداد ' اور کوفہ ہوتے ہوے بیابان کے راستے سے مکہ مکرمہ پہنچا ۔ ہر جگہ مشہور علماء و فضلاء سے ملاقات کی ۔ مکے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دو زبردست قصیدے لکھے جن کو مکے والوں نے زرکے پانی سے لکھوایا تھا ۔ مناسک حج کے ادا کرنے کے بعد وہ مدینہ پہنچا پھر وہاں سے بغداد واپس آیا ۔ اس وقت سلطان محمد بن محمود بن ملکشاہ سلجوقی کی فوجیں بغداد کا محاصرہ کئے ہوی تھیں کیونکہ عباسی خلیفہ المقتفی باللہ نے سلطان محمد سلجوقی کے نام کو خطبوں اور سکوں میں شامل کرنے سے انکار کردیا تھا ۔ سلطان محمد اپنی اس مہم میں کامیاب نہیں ہوسکا ۔ ہمدان میں اس کے خلاف بغاوت ہوجانے کی وجہ سے اس نے بغداد سے محاصرہ اٹھا لیا ۔

واپسی میں بغداد پہنچنے کے بعد ہی خاقانی کو نظم میں اپنا سفر نامہ مرتب کرنے کا خیال پیدا ہوا ۔ وطن لوٹ کر اس نے صرف چالیس دن کی محنت میں تحفۃ العراقین کی مثنوی تیار کی ۔ اور اس کو خواجہ جمال الدین موصلی کی خدمت میں روانہ کیا ۔

دارای دربند کی تعریف اور انعام حج سے واپس آنے کے بعد خاقانی نے غالبا سنہ ۵۵۲ھ میں در بند کے بادشاہ سیف الدین محمد مظفر کی تعریف میں ایک چھ مطلع و الا قصیدہ لکھا جو اس کی کلیات میں موجود ہے - دربند کا عربی نام باب الباب ہے - اور یہ شروان سے ایک سو میل کے فاصلے پر ایک مشہور قلعہ تھا - سیف الدین مظفر عربی النسل تھا - اس نے خاقانی کو رومی اطلس، مصری عمامہ اور ایک گھوڑا اور خادم عنایت کیا - خاقانی نے اس قصیدے میں سیف الدین سے اپنے شراب پینے سے معافی چاہی ہے - چنانچہ کہتا ہے -

تو می خوری بمجلس بر خاک جرعہ ریزی
من خاک خاک باشم کز جرعہ یابد افسر

زاں آب آذر آسا زاں ساں همی هراسم
کز آب سگ گزیدہ شیر سیہ ز آذر

خاقانی آمد از جان چوں حلقہ بردر تو
بے پای وسر بحلقہ حلقہ بگوش چوں در

گربادہ می نگیرم برمن مگیر جاناں
من خون خورم نہ بادہ من غم کشم نہ ساغر

لیکن آگے چلکر در بند والوں سے بھی اسے شکایت پیدا ہوگئی چنانچہ کہتا ہے -

بشرواں گر کرم رنگی نمی‌داشت
بباب الباب هم بوئے ندارد

منوچہر کی وفات اور اختسان کی تخت نشینی

حج سے واپس آنے کے بعد خاقانی نے شروان هی میں اقامت اختیار کی - وہ شروان سے دل برداشتہ هوچکا تھا - اس کی طبیعت میں سکون اور استقلال نہیں تھا - وہ صرف شاہ شروان منوچہر هی کی تعریف میں قصیدے نہیں لکھتا تھا بلکہ دوسرے بادشاهوں، امیروں، رئیسوں، عالموں اور فاضلوں کی تعریف میں بھی

قصیدے لکھا کرتا تھا - اس کی وجہ سے منوچہر کو رنج هوتا تھا - مگر اس کے باوجود وہ خاقانی کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آرها تھا - اور جب اس کا انتقال هوگیا تو خاقانی کو بھی رنج پہنچا - اس نے گیارہ بند کا ایک زبردست مرثیہ لکھا - اور مختلف وقتوں میں اپنے رنج و غم کا اظہار کیا - چنانچہ ایک جگہ لکھتا ہے -

آب حیوان مجوے خاقانی
کہ منوچہر خضر چوں مرد است

نوبت رایت و کرم بگذاشت
تا چراغ کیاں فرو مرد است

راحت آں روز رفت کو رفت است
کرم آں روز مرد کو مرد است

منوچہر کی وفات کے بعد اس کا لڑکا اختسان تخت پر بیٹھا تو خاقانی نے اس کی شان میں قصیدے لکھنے شروع کئے - کلیات میں کئی قصیدے جلال الدین اختسان کی مدح میں هیں - اس نے روس پر فتح حاصل کی تھی - جس کی خاقانی نے بھی تعریف کی ہے - چنانچہ لکھتا ہے -

رایت شاہ اختسان کہ انا فتحنا فال اوست
در جهاں آوازۂ شادی رساں انگیختہ

از سر کفار روس انگیختہ کفرے چنانکہ
از سران روم شاہ الپ ارسلان انگیختہ

معلوم هوتا ہے کہ اس کے عہد سلطنت میں خاقانی اور اس کے حریفوں کے درمیان سخت لڑائی شروع هوگئی تھی - چنانچہ وہ ایک جگہ اپنے حریفوں کی برائیوں کو گناتے هوے یہ لکھتا ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی اس کے برابر نہیں هوسکتے - بلکہ وہ بادشاہ کے دربار میں بھی رهنے کے لائق نہیں هیں - چنانچہ کہتا ہے -

حقا بجان شاہ کہ ہم شاہ آگہ است
کایشاں سزاے حضرت شاہ زمن نیند

اس معاصرانہ چشمک کی وجہ سے خاقانی کی زندگی تنگ ہوگئی تھی - مخالفین نے بادشاہ کو بھی اس سے بد ظن کرادیا تھا - ایک جگہ خاقانی بادشاہ کو خطاب کرکے کہتا ہے کہ اگر وہ خاقانی کو زر دیتا ہے تو یہ اس کا کوئی بڑا احسان نہیں ہے - خاقانی اس زر کے بدلے اس کو بے بدل گوہر پیش کرتا ہے - چنانچہ کہتا ہے -

شہ مرا زرداد و گوہر دادمش بر جاے زر
آں کرامت را مکافاپر نتابد بیش ازیں

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے کہ اگر بادشاہ تیس ہزار درہم دیتا ہے تو بھی کوئی بڑا کام نہیں کرتا ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس تیس ہزار درہم کے بدلے تیس نیزہ گیر ملازم رکھے جاسکتے ہیں - لیکن ایک لاکھ نیزہ و تیر ملکر بھی خاقانی کے قلم کا نظیر نہیں پیش کرسکتے - چنانچہ کہتا ہے -

گفتی از رسم سی ہزار درم   کم زسی نیزہ گیر نتواں یافت

لیکن از صد ہزار نیزہ و تیر   ایں قلم را نظیر نتواں یافت

سخن این است ناگزیر جہاں   عوض ناگزیر نتواں یافت

تا چو تیغم بہ زر نیا رائی   خاطرم را چو تیر نتواں یافت

شروان سے فرار ہونا اور پکڑا جانا خاقانی شروان اور اہل شروان سے بالکل ہی دل برداشتہ ہوچکا تھا وہ شروان کو ایک بد ترین قیدخانہ خیال کرتا تھا - وہ چاہتا تھا کہ اس سے نکل جائے اور کہیں دوسری جگہ جاکر زندگی بسر کرلے - اس نے کئی مرتبہ شاہ شروان جلال الدین اختسان سے حج کی اجازت مانگی مگر اس نے اجازت نہیں دی- اس خیال سے کہ کہیں کسی دوسرے دربار میں پہنچکر اس کے خلاف کوئی فتنہ برپانہ کرے - آخر ایک مرتبہ بادشاہ کی اجازت کے بغیر شروان سے نکل گیا - اور بیلقان پہنچا ہی تھا کہ شاہی ہرکارے اس کو پکڑلائے - بادشاہ

نے اس کو شاہ بران کے قید خانے میں بند کردیا جہاں اس نے سات مہینے قید و بند کی مصیبتیں جھیلیں - اس نے قید کی حالت میں کئی نظمیں لکھیں - جن میں اس نے اپنی قید و بند کی تکلیفوں کو بیان کیا ہے - اس کی ایذا میں اس کے دشمنوں کا بھی ہاتھ تھا - چنانچہ عظیم الروم عزالدولہ کے نام جو ایک منظوم خط لکھا ہے اس میں یہ درخواست کی ہے کہ اسکو بادشاہ سے بیت المقدس جانے کی اجازت دلوائی جائے اور یہ بتایا ہے کہ اس کی تکلیف کے باعث اس کے دشمن ہیں -

نہ از عباسیاں خواہم معونت   نہ بر سلجوقیاں دارم تولا

چو داد من نخواہد داد ایں دور   مراچہ ارسلاں سلطاں چہ بغرا

چو یوسف نیست کز قحطم رہاند   مراچہ ابن یامیں چہ یہودا

مرا اسلامیاں چوں داد ندہند   شوم بر گردم از اسلام حاشا

پس از تحصیل دیں از ہفت مرداں   پس از تاویل وحی از ہفت قرا

پس از میقات و حج و طوف و کعبہ   جمار وسعی و لبیک و مصلا

پس از چندیں چلہ در عہد سی سال   شوم پنجاہ گیرم آشکا را

مرا مشتے یہودی فعل خصم اند   چو عیسی ترسم از طعن مطاجا

چہ فرمائی کہ از ظلم یہودی   گریزم بر در دیر سکوپا

چہ گوئی آستاں کفر جویم   نہ جویم درہ دیں صدر والا

در ابخازیاں ادگہ کشادہ   حریم رومیاں اینک مہیا

بگردانم ز بیت اللہ قبلہ   بہ بیت المقدس و محراب اقصی

مرا از بعد پنجہ سالہ اسلام   نہ زیبد چون صلیبی بند برپا

و گر حرمت ندارندم با نجاز   کنم زانجا براہ روم مبدا

دبیرستاں نہم در ہیکل روم   کنم آئین مطراں را چو مطرا

بدل سازم بزنارو بہ برنس   رداو طیلساں چوں پورسقا

مرا اسقف محقق تر شناسد   ز یعقوب و ز نسطور وز ماکا

کشایم راز لاهوت از تفرد　　نمایم ساز ناسوت از هیولا

کشیشاں را کشش بینی و کوشش　　بتعلیم چو من قسیس دانا

مرا خوانند بطلیموس ثانی　　مرا دانند فیلاقوس والا

فرستم نسخه ثالث ثلاثه　　سو بغداد در سوق الثلاثا

بنام قیصراں سازم تصانیف　　به از ارتنگ چینی تنگ لوشا

بس اے خاقانی از سوداے فاسد　　که شیطاں می کند تلقین سودا

مگو ایں کفر و ایماں تازه گرداں　　بگو استغفرالله زیں تمنا

فقل اشهد بان الله واحد　　تعالی عن مقولاتی تعالی

چه باید رفت تا روم از سر دل　　عظیم الروم عزالدوله ایں جا

مسیحا خصلتا قیصر نژادا　　ترا سوگند خواهم داد حقا

که بهر دیدن بیت المقدس　　مرا فرماں بخواه از شاه دنیا

ایک دوسرے قصیدے میں نظام الملک وزیر رضی الدین کو خطاب کرکے کہتا ہے کہ اس کا مقصد شروان سے فرار ہونا نہیں تھا - بلکہ وہ گھر کی زندگی کو چھوڑ کر گوشہ نشینی اور تنہائی اختیار کرنا چاہتا تھا - چنانچہ کہتا ہے

مرا گریز ز خانه بخانقاه بود　　چو طفل کو سوے مادر گریزد از بوباب

دوسرا حج قیدخانے سے رہا ہونے کے بعد کچھ مدت تک خاقانی شروان میں رہا - اس نے منوچہر کی بہن اور فریدون کی لڑکی عصمة الدین کی شان میں پرزور قصیدے لکھے - شروان کے بادشاہوں کے خاندان میں یہی ایک عورت تھی - جس کو حج کی سعادت نصیب ہوی تھی - ورنہ منوچہر اور اس کے باپ دادا حج کی تمنا ہی کرتے رہے اور مرگئے - خاقانی اس کے اس حج میں شریک نہیں تھا - مگر اس کی سفارش سے اس کو حج کرنے کی اجازت ملی چنانچہ خاقانی نے سنہ ۵۶۹ھ میں یہ دوسرا حج ادا کیا - غالبا اسی سفر میں خاقانی نے بغداد میں خلیفہ عباسی المستضی بالله سے ملاقات کی اور اس کی دستبوسی کا شرف حاصل کیا - چنانچہ ایک قصیدے میں کہتا ہے -

من ببغداد و همه آفاق خاقانی طلب
نام خاقانی طراز فخر خاقان آمده

از نشاط آستیں بوس امیرالمومنین
سعد اکبر بیں مرا گوے گریباں آمده

مهدی آخر زمان المستضی بالله که هست
خاک درگاهش بهشت عدن عدناں آمده

آفتاب گوهر عباس امام الحق که هست
ابر انعامش زوال قحط قحطاں آمده

هر خلیفه است از محمدهم ز حق چوں آدمش
سرانی جاعل" فی ارض دستاں آمده

تبریز میں سکونت اختیار کرنا دوسرے حج کے بعد خاقانی نے شروان میں اقامت اختیار کی - مگر اختساں شاہ شروان سے اس کے تعلقات بالکل کشیدہ ہوچکے تھے - اس نے شاہی وظیفہ بند کردیا تھا - اور جاگیریں بھی ضبط کرلی تھیں - چنانچہ خاقانی عصمة الدین کو خطاب کرکے کہتا ہے -

قرب دوسه سال هست کز شاه　　یک حرمت و نیم ناں ندید است

اقطاع و برات رفت و از کس　　یک پرسش غم نشاں ندید است

ایں شعر وداعی از زبانم　　سحر است کس ایں بیاں ندید است

جب خاقانی کی زندگی شروان میں تنگ ہوگئی تو وہ اپنی بیوی بچوں کو ساتھ لیکر تبریز چلا آیا اور وہاں سکونت اختیار کرلی - امام عمدة الدین ابو منصور محمد بن اسعد بن محمد بن الحسین بن القاسم العطاری الطوسی نیسابوری المعروف بحفدہ شافعی تبریز میں تھے - جب انھیں خاقانی کی آمد کا حال معلوم ہوا تو اس سے ملنے آئے - اور اس کو بڑی تسکین اور تسلی دی - خاقانی امام موصوف کی بڑی عزت کرتا تھا - جب وہ آئے تو اس نے ان سے شریعت و طریقت کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کا تشفی بخش جواب امام موصوف نے دیا - چنانچہ خود خاقانی نے اس ملاقات اور سوال و جواب کا نقشہ یوں کھینچا ہے -

آمد مسیح وار بہ بیمار پرس من
کآزردہ دید جان من از غصۂ لیام

او کز درم در آمد و دندان سپید کرد
پوشید بام را سر دندانش نور فام

سردابہ دید حجرہ فرو رفت یک دوپے
کرسی نہادہ دید بر آمد سہ چار گام

بنشست و خطبہ کرد و بفصل الخطاب گفت
گر مشکلی ات هست سوالات کن تمام

گفتم بپایگاہ ملایک توان رسید
گفتا توان اگر نشود دیوپاے رام

گفتم گلوے دیو طبیعت توان برید
گفتا توان اگر ز شریعت کنی حسام

گفتم ز وادی بشریت توان گذشت
گفتا توان اگر بریاضت کنی اش رام

گفتم کلید گنج معارف توان شناخت
گفتا توان اگر نشود نفس اسیر کام

گفتم هوا بمرکب خاکی توان گذاشت
گتفا توان اگر نبود مرکبت حمام

گفتم ز شاہ هفت تنان دم توان شنید
گفتا توان اگر نشدی شاہ شاہ فام

تبریز آنے کے بعد خاقانی نے کئی قصیدے لکھے ہیں جس میں ابناے زمانہ کی بڑی شکایت کی ہے اور شروان اور اہل شروان کی مذمت کی ہے - چنانچہ ایک قصیدے میں کہتا ہے -

بمقامی رسیدہ ام کہ مرا   خار و حنظل بجاے گلشکر است

جاهل آسودہ فاضل اندر رنج   فضل مجهول و جہل معتبر است

سفلہ مستغنی و سخی محتاج   ایں تغابن ز بخشش قدر است

همہ جور زمانہ بر فضلا است   بو الفضول از زمانہ راستر است

فقر کن نصب عین و پیش خساں   رفع قصہ مکن نہ وقت جر است

مرگ یاران شنیدم از رہ گوش   دلم امروز کشتہ فکر است

نقطہ خوں شد از سفر دل من   خود سفر هم بنقطۂ سقر است

تا بغربت فتادہ ام همہ سال   نہ مہ ام غیبت وسہ مہ حضر است

فخر من یادکرد شروان بہ   کہ مباهات خوربیا ختر است

لیک تبریز بہ اقامت را   کہ صدف قطب را بهیں مقر است

هم بمولد قرار نتوان یافت   کہ صدف جنس خانہ در راست

گرچہ تبریز شہرہ تر شہریست   لیک شروان شریف تر نفر است

خاک شروان مگو کہ آں شر است   کاهل شروان بخیر مشتهر است

عیب شروان مکن کہ خاقانی   هست از شہر کا بتداش شر است

عیب شہری چراکنی بد و حرف   کاول شرم و آخر بشر است

گرچہ هست اول بدخشاں بد   نہ نتیجش نکوتریں گہر است

نہ تب اول حروف تبریز است   لیک صحت رساں هر نفر است

دیدی آں جانور کہ زاید مشک   نامش آهو و او همہ هنر است

ایک دوسری جگہ شروان کی تکلیفوں کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ آزادی سے بہتر کوئی دوسری نعمت نہیں ہے - اگرچہ شروان میں رہنے کو دل چاهتا ہے مگر جب وہاں کوئی دلی دوست باقی نہیں رہا - تو وہاں رهکر کیا کیا جائے - اس سے تو غربت میں زندگی گزارنی اچھی ہے چنانچہ کہتا ہے -

نعمتی بہتر از آزادی نیست   بر چنیں مائدۂ کفراں چہ کنم

دولت از خادم و زن چوں طلبم   کاملم میل بہ نقصاں چہ کنم

چوں بشروان دل و یاریم نماند   بیدل و یار بشرواں چہ کنم

آہ دردا کہ بشروان شدنم   دل بفرماید و درماں چہ کنم

گرچہ انجام ز خاقان کبیر   مست ناں پارۂ فراواں چہ کنم
آب شروان بدهاں چوں زدہ ام   بادناں پارۂ خاقان چہ کنم
چوں مرا در وطن آسایش نیست   غربت اولی تر از اوطاں چہ کنم

لڑکے کی وفات تبریز آنے کے بعد خاقانی کے بیس سالہ نوجواں لڑکے رشیدالدین کا سنہ ۵۷۱ ھ میں انتقال ہوگیا ۔ جس کی وجہ سے اس کا دل ٹوٹ گیا ۔ اس کے متعلق کئی زور دار مرثیے لکھے ۔ جن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رشیدالدین کو کئی دن تک بخار آتا رہا ۔ جس کا بہت کچھ علاج کیا گیا ۔ مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا ۔ رشیدالدین کے مرنے کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوی ۔ مگر تین روز بعد وہ بھی راہی عدم ہوگئی ۔ لڑکے کی وفات کا ماں کو بیحد رنج تھا ۔ وہ بھی کچھ زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ سکی ۔ خاقانی نے مختلف مرثیوں میں اپنے رنج و غم کا اظہار کیا ہے ۔ چنانچہ ایک جگہ کہتا ہے ۔

دریغ میوۂ جانم رشید کز سرپائے
بہ بیست سال در آمد بیک نفس بگذشت

مرا ذخیرہ همیں یک رشید بود ز عمر
نتیجہ شب و روزے کہ در هوس بگذشت

مرا بزادن دختر غم رشید کہ آں
نہ بردل من ونی بر ضمیرکس بگذشت

چو دختر آمدہ من جمع دید صوفی وار
سہ روز عدۂ عالم بداشت پس بگذشت

ایک دوسری جگہ کہتا ہے ۔

پسر داشتم چوں بلند آفتاب
زناگہ تباری مخاکش سپردم

بدرد پسر مادرش چوں فروشد
بخاک آں تن دردناکش سپردم

یکی بکر چوں دختر نعش بودم
بروشن دلی چوں بخاکش سپردم

چو دختر سپردم بداماد گفتم
کہ آنچہ از بررست ایں بخاکش سپردم

بماند من و ماند عبدالعزیزے
ودیعت بیزدان پاکش سپردم

اگر کس پناهش نباشد بشروان
پناهش بس است ایں خداکش سپردم

ان آخری دو شعروں سے معلوم ہوتا ہے کہ خاقانی کا ایک داماد بھی تھا جس کا نام عبدالعزیز تھا اور وہ شروان میں رہتا تھا ۔

عمدۃالدین شافعی کا انتقال خاقانی اپنے نوجوان لڑکے رشیدالدین کے انتقال سے بہت هی دلفگار اور افسردہ ہوچکا تھا ۔ مگر جب چند دنوں کے بعد ربیع الآخر سنہ ۵۷۱ ھ میں امام عمدۃ الدین شافعی کا بھی انتقال ہوگیا ۔ تو خاقانی کے دل کو بیحد صدمہ پہنچا ۔ خاقانی ان کی بہت زیادہ قدر اور عزت کرتا تھا ۔ امام موصوف طوس میں پیدا ہوے تھے ۔ اور مرو میں ابوبکر محمد بن منصور سمعانی سے حدیث پڑھی تھی ۔ پھر وهاں سے روذ آئے اور قاضی حسین بن مسعود فراء بغوی صاحب معالم التنزیل و شرح السنہ سے علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کی ۔ پھر وهاں سے بخارا گئے اور وهاں برهان‌الدین عبدالعزیز بن عمر بن مازہ حنفی سے کچھ دن تک تعلیم پائی ۔ پھر وهاں سے مرو آئے اور جب غز کے ترکمانی قبیلے نے سنہ ۵۴۸ ھ میں خراسان پر حملہ کیا تو وہ وهاں سے نکل گئے اور عراق چلے آئے ۔ کچھ دن تک بغداد میں رهے ۔ اس کے بعد موصل ، آذر بائجان اور جزیرہ ہوتے ہوے تبریز پہنچے اور وهاں اقامت اختیار کی ۔

خاقانی کی کلیات میں ان کے متعلق جو مرثیہ ہے اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتاہے کہ خاقانی کے لئے ان کی موت اپنے لڑکے کی موت سے بھی زیادہ رنج و الم کا باعث تھی - کیونکہ ان کے بعد تبریز میں شاعری کا ذوق رکھنے والا کوئی باقی نہیں رہا - چنانچہ کہتا ہے -

بے او سخن نرانم و کے پرورد سخن
حسان پس از رسول و فرزدق پس از ہشام

خود بردلم جراحت مرگ رشید بود
از مرگ خواجہ رفت جراحت ز التیام

گرصد رشید داشتمی کردمی فداش
آں روز کآمدش ز رسول اجل پیام

خراسان کا دوسرا قصد معلوم ہوتا ہے کہ خاقانی سنہ ۵۸۰ھ تک تبریز ہی میں رہا - وہ خراسان جانا چاہتا تھا - غالبا وہ خوارزم شاہ تکش بن ایل ارسلان سنہ (۵۹۶ - ۵۶۸ھ) کے دربار میں رسائی حاصل کرنا چاہتا تھا - کیونکہ اس کے دبیر بہاءالدین محمد سے خاقانی کی دوستی ہوگئی تھی - خاقانی نے بہاءالدین محمد کی تعریف میں ایک قصیدہ بھی لکھا تھا اور اس میں اس سے یہ درخواست کی تھی کہ بادشاہ تکش بن ایل ارسلان کی خدمت میں اسکا یہ قصیدہ پہنچائے - چنانچہ کہتا ہے -

طبع تو شناسد آب شعرم دیلم دانم نژاد دیلم
گرچہ شعرا بسی است امروز آں طائفہ را منم مقدم
ہرچند دریں دیار منحوس بست است مرا قضاے مبرم
مرخاتم راچہ نقص اگر ہست انگشت کہیں محل خاتم
درا قالب آدم آرمیدم اے ہمدم روح روح دردم
یعنی برساں بحضرت شاہ ایں عقد جواہر منظم

خاقانی کے ایک قصیدے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنہ ۵۸۰ھ میں طبرستان کے راستے سے خراسان جا کر وہاں گوشہ نشینی اختیار کرنا چاہتا تھا - مگر غالبا اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوسکی - چنانچہ کہتا ہے -

گرز شرواں پدر انداخت مرا دست و بال
خیردان بلکہ شرف داں بخراساں یابم

ترک اوطاں زپی قصد خراساں گفتم
عارض سلوت اوطاں بخراساں یابم

رخت عزلت بخراساں کشم ان شاءاللہ
کہ خلاص از پی دوراں بخراساں یابم

از رہ ری بخراساں نکنم راہ دگر
کہ رہ از ساحل خزراں بخراساں یابم

سوی دریا روم و بر طبرستان گذرم
کآفتی بر طبرستان بخراساں یابم

چند گردی کہ دوسال دگر است آفت خسف
دفع را آیت رحماں بخراساں یابم

ایں ہمہ جنس ز دیباچۂ ادیان بداست
من طراز ہمہ ادیاں بخراساں یابم

بسرخاک محمد و بسر یحیی پاک
شوم و شربت احساں بخراساں یابم

از سر روضہ فاروق فرق صدر شہید
بوی جان داروی فرقاں بخراساں یابم

چوں بتازی و دری یاد افاضل گزرد
نام خویش افسر دیواں بخراساں یابم

عزالدین کا انتقال کلیات خاقانی میں ایک مرثیہ عزالدین کے نام کا بھی ہے - اب صاف یہ نہیں معلوم ہوتا کہ یہ کون بزرگ ہیں - مگر اس مرثیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خاقانی کے

جانی دوست تھے - جب ان کا انتقال ھوا تو خاقانی نے اس مرثیے کے ذریعے اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا ھے چنانچہ کہتا ھے

گرچہ غم فرسودۂ دوراں بدم
مرگ عزالدین مرا فرسود و بس

گرچہ در تبریز بودم دوستاں
دوست جانی ہر کہ آسود و بس

بعد ازو در خاک تبریزم چہ کار
کآب روے کار من او بود و بس

دوسروں کی تعریف خاقانی نے اپنے زمانے کے مختلف بادشاھوں، امیروں اور عالموں کی تعریف کی ھے بادشاھوں میں منوچہر اور اختساں اور اسکی پھوپھی عصمۃالدین کے علاوہ علاءالدین اتسز بن محمد خوارزمشاہ سنہ (۵۵۱ - ۵۲۱) نصرۃ الدین اسپہبد اعظم ابو المظفر لیالو اشیر فرمانروائے طبرستان، غیاث الدین محمد بن محمود بن محمد بن ملکشاہ سلجوقی (سنہ ۵۵۴ - ۵۴۷ ھ) رکن الدین ارسلان بن طغرل (سنہ ۵۷۱ - ۵۵۵ ھ) مظفرالدین قزل ارسلان عثمان بن ایلدکز (سنہ ۵۸۷ - ۵۸۱) وغیرہ کی بڑی تعریف کی ھے - علماء و فضلاء میں امام محمد بن یحیی اور امام عمدۃ الدین شافعی کے علاوہ امام نصیرالدین ابو اسحاق ابراھیم ، امام مجدالدین خلیل ، موفق الدین عبدالغفار ، قاضی شاہ اخمشاد ، نجم الدین احمد بن علی سیمگر ، افضل الدین ساوی ، صدرالدین محمد خجندی ، اور ان کے بھائی جمال الدین محمود ، بہاءالدین سعید بن احمد ، ابو عمر اسعد ، معین الدین ، شہاب الدین - مفتی اسلام قاضی القضاۃ اعزالدین - فخرالدین و عمادالدین فرزندان ملک السادات مجدالدین - ملک القضاۃ مفتی العراقین کافی الدین احمد ، مجدالدین ابوالقاسم بن جعفر القزوینی - قدوۃ المفسرین امام الدین رازی، شہاب الدین ابونصر یوسف الدمشقی اور ان کے بھائی فخرالدین ، امام ابوالحسن ابن الخل ، ملک المناظرین امام فخرالدین احمد ، امام الائمہ ضیاءالدین قدوۃ الائمہ عزالدین ابوالفضل محمد بن سعدالاشعری ملک الوزراء

خواجہ جمال الدین موصلی ، شیخ الاسلام ضیاءالدین عمر نساقی ، برھان الحق رضی الدین خزاعی ، ملک السادات امام شرف الدین محمد بن مطہر علوی ، امام وحیدالدین ابن عثمان ، امام الائمہ عمادالدین ابوالمواھب الابہری ، خواجہ عزالدین قصار ، واعظ تاج الدین علی شیبانی - قدوۃ المشایخ رشیدالدین ابوبکر وغیرہ کی بڑی تعریف کی ھے - اور بعض کے مرثیے بھی لکھے ھیں - ان کے متعلق تفصیل سے بحث کرنے کی یہاں گنجایش نہیں ھے -

وفات خاقانی نے اپنی باقی زندگی تبریز میں گذاری - اس کی وفات کے متعلق مختلف اقوال منقول ھیں - مگر صحیح یہی ھے کہ اس نے سنہ ۵۹۵ ھ میں وفات پائی اور سرخاب کے قبرستان میں مدفون ھوا -

تصنیفات خاقانی نے اپنے بعد ایک ضخیم کلیات یادگار چھوڑا - جو دو ضخیم جلدوں میں مطبع منشی نو لکشور کانپور سے شایع ھوا ھے - یہ دونوں جلدیں ۱۰۷۶ صفحوں پر پھیلی ھوی ھیں - پہلی جلد میں خاقانی کے فارسی قصاید ھیں - دوسری جلد میں فارسی غزلیات ، فارسی رباعیات اور عربی قصاید ھیں - اس کلیات کے علاوہ خاقانی کی ایک مثنوی تحفۃ العراقین بھی دو مرتبہ مطبع مذکور سے شایع ھوچکی ھے - یہ مثنوی سنہ ۵۵۲ ھ میں تصنیف ھوی تھی جیسا کہ اوپر ذکر چکا ھے -

علم و فضل اور اخلاق خاقانی یوں تو ھر ایک علم میں مہارت رکھتا تھا - جیسا کہ خود ھی کہتا ھے -

اگرچہ نام من اندر حساب و الشعرا است
ز مدحت تو بہالا ازاں سزاوارم

کدام علم کزاں علم من ندانست اثر
بیازمای مرا تابہ بینی آثارم

مگر اس کے اشعار کو پڑھنے سے معلوم ھوتا ھے کہ وہ فلسفہ و کلام کا سخت مخالف اور مذھب اسلام کا زبردست حامی تھا - وہ اس زمانے کے علم فلسفہ کو بہت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا

تھا ۔ اس نے فلسفیوں کی جابجا سخت مذمت کی ہے چنانچہ ایک جگہ کہتا ہے ۔

زہی دولت کز امکان ہدایت یافت خاقانی
کنوں صد فلسفی فلسے نیرزد پیش امکانش

توئی خاقانیا طفلی کہ استاد تو دیں بہتر
چہ جاے ژند اوستا ہست بازرتشت نیرانش

ہدایت زاہل دیں آموز و قول فلسفی مشنو
کہ طوطی کاں ز ہند آیدنہ جویدکس زخرزانش

فرایض ورز و سنت جو اصول آموز و مذہب داں
مجسطی چیست اشکالش قلیدش کیست اقرانش

فقیہی بہ زافلاطون کہ آں کش چشم درد آید
یکی کحال کابل بہ ز صد عطار کرمانش

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے ۔

اے امامان و عالمان اجل   خار جہل از پی جہل منہید
علم تعطیل مشنوید از غیر   سر توحید را خلل منہید
فلسفہ در سخن نیامیزید   و انگہی نام آں جدل منہید
وحل گمرہی است بر سر راہ   ای سراں پاے در وحل منہید
زحل زندقہ جہاں بگرفت   گوش ہمت بریں زحل منہید
نقدہر فلسفی کم از فلس است   فلس در کیسۂ عمل منہید
مرکب دیں کہ زادۂ عرب است   داغ یونانش بر کفل منہید
قفل اسطورۂ ارسطو را   بر در احسن الملل منہید
نقش فرسودۂ فلاطون را   بر طراز بہیں حلل منہید
علم دیں علم کفر مشمارید   ہر زماں ہمبر ملل منہید
چشم شرم از شما است ناخنہ دار   بر سر ناخنہ جعل منہید

فلسفی مرد دیں نہ پندارید   حیز را جفت سام گل منہید
فرض ورزید و سنت آموزید   عذر ناکردن از عمل منہید
از شمانحس می‌شوند ایں قوم   تہمت نحس بر زحل منہید
کل علم اعتقاد خاقانی است   خارش از جہل مستدل منہید
افضل ارزیں فضولہا راند   نام افضل ازیں اضل منہید

خاقانی نے بادشاہوں کی مدح سے اپنی شاعری کی ابتدا کی مگر اس کے حوصلے اور ہمت اور مرتبہ کے مطابق اس کی حوصلہ افزائی نہیں ہوسکی ۔ اس کے مخالفین ہمیشہ اس کو گرانے کی کوشش کر رہے تھے ۔ اس کی وجہ سے ہجو کا سلسلہ جاری رہا ۔ اور دھیرے دھیرے فقر و فاقہ اور تنہائی و عزلت کی طرف اس کی طبیعت مایل ہوتی گئی ۔ اور اس نے درویشی ہی کو اپنا طرۂ امتیاز قرار دیا ۔ چنانچہ ایک جگہ کہتا ہے ۔

چہ آزادند درویشاں ز آسیب گرانباری
چہ محتاج اند سلطاناں باسباب جہانبانی

پس از سی سال روشن گشت برخاقانی ایں معنی
کہ سلطانی است درویشی و درویشی است سلطانی

ز دیوان ازل منشور کاول درمیاں آمد
امیری جملہ را دادند و سلطانی بخاقانی

آخر زمانے میں تو خاقانی پر قناعت کا جذبہ طاری ہوگیا تھا ۔ اس کو یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اب بادشاہوں کی تعریف کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ کسی مدرسے میں بیٹھکر معلمی کریں یا کسی فقیہ سے مسانید کی حدیثیں سناکریں چنانچہ کہتا ہے ۔

کنم دفتر عمر وقف قناعت   نویسم بہر صفحہ لایباعی
کرم مرد بس مرثیہ گویم اورا   ندارم بمدحت ولی اختراعی
علی القطع نپذیرم اقطاع شاہاں   من و ترک اقطاع بس انقطاعی

چو مار و نعایم خورم خاک و آتش — بمیرم و نعیمش ندارم طماعی
کتابت نهادن بهر مسجدے بہ — کہ جستن بہر مجلسے اصطناعی
مودب شوم با فقیہ و محدث — کہ حادیث مسند کنم استماعی
بصف نعال فقیہان نشینم — کہ در صدر شاہان نماند انتفاعی
ور از فقہ درمانم آیم بمکتب — نویسم خط ثلث و نسخ ورقاعی
و لیکن گرفتم کہ ہرگز نجویم — نہ ملک و منال و نہ مال و متاعی
بروزی دو بارم بباید طعامی — بماہی دو وقتم بباید جماعی
بریں اختصارات دیگر نجویم — معاشی کہ مقروں بود باماساعی

خاقانی اچھی طرح یہ جانتا تھا کہ دولت اور ہنر ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے - چونکہ اللہ نے اسے ہنر سے نوازا تھا اس لئے اس کو دولت نہیں مل سکی چنانچہ ایک جگہ کہتا ہے -

عافیت را نشان نمی‌یابم — وز بلاہا اماں نمی‌یابم
دولت اندر ہنر بسے جستم — ہر دو را یک مکان نمی‌یابم
گوئیا آب و آتش اند ایں دو — کہ بہم صلح شاں نمی‌یابم
زیں گرانمایہ نقد کیسۂ عمر — حاصل الا زیان نمی‌یابم
خویشتن خوار گشتہ ام چوں شمع — چوں توان کردناں نمی‌یابم
یک جہاں آدمی ہمی بینم — مردمی درمیان نمی‌یابم
در زمانہ پناہ خویش الا — در شاہ جہاں نمی‌یابم
زاں نمط کار زوی خاقانی است — جاے جز بر کراں نمی‌یابم

ایک دوسری جگہ خاقانی نے خدا کا شکریہ ادا کیا ہے کہ اس نے اسے دینار نہیں دیا تو بھی کچھ پروا نہیں - اس کا ایک بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے اس کو دین اور دانش عطا کیا ہے - چنانچہ کہتا ہے -

ہزار شکر کنم فیض فضل یزداں را
کہ داد دانش و دیں گرنداد دینارم

ایک اور جگہ لکھتا ہے کہ روٹی کے واسطے انسان کو اپنی آبرو نہیں کھولینی چاہئے - چنانچہ کہتا ہے -

گیتی اہل وفا نخواہد شد — شورہ آب رواں نخواہد داد
از زمانہ بترس خاقانی — دل بخاقان و خوان نخواہد داد
آبرو از براے نان حرام — بہ تگین و طغان نخواہد داد
آبروی است کیمیاے بزرگ — کیمیا رایگان نخواہد داد
گنج اول زمان نداد بکس — آخر آخر ہمان نخواہد داد

ایک اور جگہ کہتا ہے کہ وہ نا کسون کی روٹی نہیں کھاتا چنانچہ کہتا ہے -

خون جگر خورم نخورم نان ناکسان — ور خون جان شوم نشوم آشنای نان

ایک دوسری جگہ خاقانی سر پرستی کو رنج اور تکلیف اور خدمت کو آفت قرار دیا ہے چنانچہ عصمۃالدین بنت فریدون کو خطاب کرکے کہتا ہے -

گر بخدمت کم رسم معذور دار
کز پے عنقا نشان خواہم گزید
سر پرستی رنج و خدمت آفت است
من فراق ایں و آں خواہم گزید
سالہا راہ ریاضت داشتم
از سر دوری ہماں خواہم گزید

ایک دوسری جگہ اپنی گوشہ نشینی اور عزلت گزینی اور قناعت پسندی کی تعریف کی ہے چنانچہ کہتا ہے -

در عزلت گزید خاقانی — کہ بہ از دار ملک خاقان است
خورش از مشربہ قناعت خواست — کہ زز مزم ہم آب وہم نان است
نبرد تا تواند اندہ رزق — کاندہ رزق بر جہانبان است
عمر کز بہر رزق موقوف است — رزق موقوف بہر حرمان است

نپذیرد ز کس حوالہ رزق — کہ ضمان دار رزق یزدان است

مور را روزی از سلیمان نیست — کہ ز روزی دہ سلیمان است

تا بغربت فتاد خاقانی — یک در خانہ ایش زندان است

اور ایک جگہ اپنی آزاد منشی ، اپنے توکل ، صبر و رضا اور پاک دلی کی بڑی تعریف کی ہے چنانچہ کہتا ہے -

منکہ خاقانیم آزاد دلم — کہ خرد قاعدہ رای است مرا

پیش جان را نکنم زنگ زدآہ — کآئنہ عکس نمای است مرا

نکنم مدح سرائی بدروغ — کہ زبان صدق سرای است مرا

ہمہ خس در تن من سلطان است — جز مشامی کہ گدای است مرا

بتوکل زیم اکنون نہ بکسب — کہ رضا صبر فزای است مرا

نان دونان نخورم پیش کہ دین — توشۂ ہر دوسرای است مرا

من تیمم بسر خاک نجس — کی کنم کاب خدای است مرا

نور پروردۂ کشف است دلم — کہ یقین پردہ کشای است مرا

ننگ دارم کہ شوم کرگس طبع — کز خرد دام ہمای است مرا

بخت انگشت کش است روح از انکہ — ہنر انگشت گزای است مرا

پاک بودم دم دنیا نزدم — کو جنب بود نشایست مرا

آنچہ بایست ندادند بمن — و آنچہ دادند نبایست مرا

خاقانی فطرتا برائی سے بیزار اور اچھوں کی صحبت کا آرزو مند تھا - اس لئے اپنے آپ کو اسطرح نصیحت کرتا ہے اور کہتا ہے

از بداں نیک ترس خاقانی — تادل و دین تو تبہ نکنند

بخدا اعتقاد پا کاں دار — تا پلیدانت خاک رہ نکنند

ابنائے زمانہ کی شکایت خاقانی کی پوری زندگی تکلیفوں اور مصیبتوں میں گزری ہے اسی لئے اس نے ہرجگہ زمانہ اور ابنائے زمانہ کا بڑا ہی گلہ اور شکوہ کیا ہے اور خاص

کر شروان اور اہل شروان کی بڑی مذمت کی ہے - اور مختلف پہلوؤں سے اپنی تکلیفوں کو بیان کیا ہے - چنانچہ ایک جگہ یہ کہتا ہے کہ حوادث زمانہ کی وجہ سے اس کی روشن طبیعت تیرہ و تار ہوگئی ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کا دل نور سے بھرا ہوا ہوتا - اور اگر رنج و غم کے قفل میں اس کے دل کی کنجی ٹوٹ نہ گئی ہوتی تو خزانہ غیب سے و حی کے مانند الفاظ آسکتے تھے - کہتا ہے -

طبع روشن داشت خاقانی حوادث تیرہ کرد
ور نکردی خاطر رو نور پیوند آمدے

گر کلید خاطرش نشکستی اندر قفل غم
در خزانہ غیب لفظش و حی مانند آمدے

خاقانی کی کلیات میں اس قسم کے اشعار بہت سے ہیں جن میں ابنائے زمانہ کی بڑی شکایت کی ہے ہم ذیل میں چند منتخب اشعار پیش کرتے ہیں جن سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس کو ابنائے زمانہ سے کس قدر تکلیف پہنچی تھی - ایک جگہ کہتا ہے

سر نامہ روزگار خواندم — عنوان وفا بران ندیدهم

بیداد بدشمناں نہ کردم — انصاف ز دوستاں ندیدم

صد روزہ ز درد دل گرفتم — عیدے بمراد جاں ندیدم

از دام دورنگی شب و روز — خاقانی را اماں ندیدم

ایک دوسری جگہ کہتا ہے -

کارمن بالا نمی گیرد دریں شیب و بلا
در مضیق حادثاتم بستہ بند عنا

می کنم جہدی کزیں خضرای خذلاں بگذرم
حبذا روزے کہ ایں توفیق یابم حبذا

با کہ گیرم انس کز اہل وفا بے روزیم
روزی من نیست یا خود نیست در عالم وفا

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے۔

مرا ز خطہ شروان بروں فگن ملکا
کہ قرصہ ایست درو صد ہزار بحر بلا

مراکنف کفن است الغیاث ازیں موطن
مرا مقر سقر است الاماں ازیں منشا

دیک بد حال و سخت سست دلم
جان و دل بر دویک نہ پر خطر است

عافیت آرزو کنم ہیہات
ایں تمنا است یافتن دگر است

خاقانی غریبم در تنگنائے شروان
دارم ہزار اندوہ اندوہ برے ندارم

امروز شوخ چشماں آسودہ دل تراند
من شوخ چشم نیستم اے کاش ہستمی

از آسماں نیافتمی ہم سعادتی
گر زیں نحوس خانۂ شروان بجستمی

شروانت کہ مار آمد بے گنج رہا کردی
تبریز کہ گنج آمد بے یار نگہدارش

گر بشروانم اہل دل می ماند — در ضمیرم سفر نمی آید
و رہہ تبریزم آب رخ می بود — ارمنم آب خور نمی آید
آنچہ آمد مرا نمی بایست — و انچہ بایست بر نمی آید

من کہ خاقانی جفائے وطن — بردہ ام وز جفا گریختہ ام
گرنہ آزردہ ام ز دست خساں — دست برسر چرا گریختہ ام
ترسم از قہر نا خدا ترساں — لا جرم در خدا گریختہ ام

از کمین کماں کشان قضا — در حصار رضا گریختہ ام
گرہمہ کس ز میغ بگریزد — منم آں کز عطا گریختہ ام

شراب سے نفرت خاقانی کو اور شعراء کے بالکل بر عکس شراب سے سخت نفرت تھی - اس نے کئی جگہ شراب کی مذمت بیان کی ہے - شروان شاہ اور دیگر بادشاہوں اور امیروں سے میل نہ ہونے کا ایک سبب اس کا شراب نوشی سے احتراز کرنا بھی تھا - چنانچہ اس نے ایک جگہ شراب نہ پینے کی معافی ان الفاظ میں چاہی ہے -

گفت چرا درصبوح بادہ نخواہی کنونک
حجلہ بر انداخت صبح حجرہ بپر داخت خواب

گفتمش اے صبح دل سکہ کارم مبر
زرد سراینک زمن سکہ رخ برمتاب

من نہ گنم کار آب کو ببرد آب کار
صبح خرد چوں دمید آب شود آب کار

ایک دوسری جگہ شراب کی مذمت بیان کرتے ہوے اس کے نہ پینے کی نصیحت کرتا ہے اور کہتا ہے -

بادہ را بر خرد مکن غالب — دیورا بر ملک مکن سالار
جام کیخسرو است ہمت من — کہ کند راز کائنات اظہار
سلسبیل حلال خور زین جام — وز حمیم شراب شو بیزار
فیض ابن السحاب خور چو صدف — حیض بنت العنب مخور ز نہار
ز آب رنگین حجاب عقل مساز — شعلہ نار پیش شیر میار
عیش اسلاف در سفال مداں — گل سیراب در سراب مکار
بول شیطان مکن بقارورہ — پیش چشم طبیب عقل مدار

ایک دوسری جگہ کہتا ہے -

بختی مستم نخوردہ پختہ و خام شما
کز شماخاماں نہ اکنون است استغنای من

هیض برحور و جنابت بر ملایک بسته ام
گر ز خون دختران رز بود صهبای من
ور خورم می هم مرا شاید که از دهقان خلد
ور رسد از دست امروز اجری فردای من
در بهشتم می خورم طلق حلال ابراگ روح
خاک می شد تا پذیرد جرعهٔ حمرای من
بوسه بر سنگ سیاه و مصحف روشن دهم
گرچه چوں کوثر همه تن لب شود اجزای من

اپنی شاعری پر فخر خاقانی نے کئی جگہ عنصری و رود کی جیسے شعراء پر شاعرانہ تعلی کی ہے - اور ان کو اپنے خوان سخن کا ریزہ چیں بتایا ہے چنانچہ کہتا ہے -

شاعر مفلق منم خوان معانی مراست
ریزہ خور خوان من عنصری ورود کی

اور اس نے مختلف وقتوں میں اپنی ذات اور اپنے نظم و نثر پر فخر کیا ہے - چنانچہ ایک جگہ کہتا ہے -

بخدائے کہ باعث جان است | منشی نسل انسی و جان است
کہ امیر امام خاقانی | مفخر صدھزار خاقان است
من نگویم کہ طبع روشن او | همدم طبع آب حیوان است
کاب حیوان ز بہر خدمت او | بندهٔ خاک پاے شروان است

ایک دوسری جگہ خود کو ملک سخن کا مالک بتایا ہے - چنانچہ کہتا ہے -

مالک ملک سخن خاقانیم کز گنج نطق
دخل صد خاقان سزد یک نکتهٔ غراے من
دست من جو زاء و کلکم حوت و معنی سنبلہ
سنبلہ زاید ز حوت از جنبش جوزاے من
گرچہ از زن سیرتان کارم چو خنثی مشکل است
حامل است از جان مردان خاطر عذرای من

گر بهفت اقلیم گوید کس بمثل این دو بیت
کافرم دار القمامہ مسجد اقصاے من
شاعران را گرچہ غاوون خواند در قرآن خداے
هم ازیشان بود ظاهر وجہ استهزاے من

دوسری جگہ اپنی ذات کو اقلیم سخن کا بادشاہ بتایا ہے چنانچہ کہتا ہے -

نیست اقلیم سخن را بهتر از من بادشاہ
در جهان ملک سخن راندن مسلم مر مرا
مریم بکر معانی را منم روح القدس
عالم ذکر معانی را منم فرماں روا
گر مرا دشمن شدند این قوم معذور اند زانکہ
من سهیلم کامدم بر موت اولاد الزنا

ایک دوسری جگہ اپنے آپ کو استاد سخن ظاهر کیا ہے کہتا ہے -

امروز احرار سخن خوانندم استاد سخن
صد عنصری در پیش من شاگرد اشعار آمدہ

ایں قطعہ بمدح تضمین | کاستاد منم سخن وراں را

ایک دوسری جگہ وہ لکھتا ہے کہ وہ سخن کا بادشاہ ہے اور دوسرے شعرا اس کے مضامین کے چور ہیں -

شاہ سخن منم شعرا دزد گنج من | پس دزد را کہ بر سر اقرار وار کرد

ایک اور جگہ ابوالعلاء گنجوی پر چوٹ کرتے ہوے کہتا ہے کہ وہ اس کے مضامین کو چراتا ہے -

دانم کہ دگر بارہ گہر دزدد ازیں عقد
آن طفل دبستان من ایں مردک کذاب

ایک دوسری جگہ کہتا ہے کہ زمانہ بھی اس کے اشعار کی تعریف کرتا ہے چنانچہ کہتا ہے -

داد سخن دهم کہ زمانہ برمز گفت
آن یافتم ز تو کہ ز حسان نیافتم

ایک دوسری جگہ بادشاہ کو مخاطب کرکے کہتا ہے کہ آج دنیا میں میری برابری کرنے والا کوئی دوسرا شاعر نہیں ہے چنانچہ کہتا ہے۔

شہانیک دانی کہ امروز گیتی ندارد چو من ساحر کیمیاگر

تو باقی بمان کز بقاے تو آن را درین پیشہ کس نایذ اورا برابر

شرح تحفۃ العراقین خاقانی کی سب سے زیادہ شہرت اسکے قصاید کی وجہ سے ہے جن میں شکوہ الفاظ اور زور کلام کے ساتھ ساتھ جوش بیان بھی پایا جاتا ہے۔ اس کے اشعار میں علم نجوم و ہیئت اور دوسرے علوم کی بہت سی اصطلاحات آگئی ہیں جن کی وجہ سے اس کا کلام عسیر الفہم ہو گیا ہے۔ مختلف لوگوں نے اس کے قصاید اور مثنوی تحفۃ العراقین کی شرحین اور ان کے حواشی لکھے تھے۔ محمد بن داؤد بن محمد علوی شادی آبادی نے ان کے قصاید کی ایک شرح لکھی تھی۔ جس کے قلمی نسخے آج بھی پائے جاتے ہیں۔ محمد بن داؤد مالوہ کے بادشاہ سلطان ناصرالدین خلجی (سنہ ۹۰۲ - ۹۱۲ ھ) کا درباری تھا۔ شادی آباد در حقیقت مانڈو کا نام تھا۔ مثنوی تحفۃالعراقین کی شرح ملا عبدالسلام نے کی تھی جس کا ایک نسخہ اودھ لائبریری میں پایا جاتا ہے۔

جنوبی ہند کے مدرسوں میں مثنوی تحفۃ العراقین بھی فارسی کے نصاب تعلیم میں داخل تھی یہاں کے اساتذہ ملا عبدالسلام ہی کی شرح کو اپنی نظر کے سامنے رکھتے تھے۔ اسکے با وجود نواب محمد علی والاجاہ کے دوسرے صاحبزادے نواب امیر الامرائے اپنے استاد میر اسمعیل خان ابجدی سے درخواست کی کہ وہ اس مثنوی کی ایک مختصر شرح لکھدیں۔ اس وقت ابجدی بالکل بوڑھے ہوچکے تھے۔ اس بڑھاپے میں اس قسم کا اہم کام انجام دینا ان کے لئے بہت مشکل تھا۔ جب انکے تلامذہ اور معتقدین نے ان سے اسکی درخواست کی تو انہوں نے اسکو ٹال دیا۔ مگر جب نواب امیر الامرائے فرمایش کی تو ان کی درخواست کو ٹال نہیں سکے۔ چنانچہ انہوں نے سنہ ۱۲۰۰ ھ میں اس کام کو پورا کیا۔

ابجدی کی یہ آخری تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ اس سے پہلے کی تمام تصنیفیں نظم میں تھیں۔ صرف یہی ایک کتاب نثر میں ہے۔ اس میں ابجدی نے بہت ہی اختصار سے کام لیا ہے۔ ہر عنوان کے تحت دوچار شعر نقل کردیے ہیں اور پھر ان کی تشریح کی ہے۔ اور باقی اشعار کو لکھے بغیر ہی ان کے مشکل اور مغلق الفاظ کے معانی بتادیے ہیں۔ اکثر جگہ مقالے اور سرخیاں بھی پوری طرح نقل نہیں کی ہیں۔

شرح تحفۃالعراقین ابجدی کا صرف ایک نسخہ ہمیں ملا ہے اور وہ بھی مصنف کی وفات سنہ ۱۲۰۳ ھ کے چھیالیس ۴۶ برس بعد کا لکھا ہوا ہے۔ جیسا کہ اس نسخہ کی آخری عبارت سے پتہ چلتا ہے۔

" شرح تحفۃ العراقین بعون الملک الوہاب بتاریخ چہار دہم شہر شعبان سنہ ۱۲۴۹ ہجری روز چہارشنبہ باتمام رسید۔ الحمدللہ علی ذلک و الصلوۃ و السلام علی سیدنا محمد و آلہ الطاہرین و اصحابہ المخیرین و علی عترتہ و احبابہ وسلم دایما۔ مبارکا آمین تمت تمام "

اس نسخے میں کاتب کا نام نہیں ہے۔ خط بہت صاف اور سادہ ہے۔ مگر اس میں فاش غلطیاں ہیں۔ اس کاتب نے ایک ایسے نسخے سے اسکو نقل کیا ہے جس میں ایک جگہ ایک ورق الٹ گیا تھا۔ کاتب نے سیاق سباق کا لحاظ کیے بغیر اس کو اسی طرح نقل کردیا ہے۔ جس سے اس کی کم سوادی اور عدم احتیاط کا پتہ چلتا ہے۔

سابق جونیر لکچرار اردو جناب مولانا محمد حسین صاحب محوی صدیقی لکھنوی نے سنہ ۱۹۴۸ء میں اس قلمی نسخے کی نقل لی تھی مگر اس کے چھپنے سے پہلے ہی ان کو ریٹائر ہونا پڑا جب امسال مدراس یونیورسٹی نے اس کی چھپائی کا انتظام کیا تو مجھ کو اس پر نظر ثانی کرنی پڑی۔ اگر اس کو بجنسہ شایع کیا جاتا تو قارئین اصل مثنوی کے اشعار سامنے رکھے بغیر اس سے پورا استفادہ نہیں کرسکتے تھے۔ اس لئے میں نے صدر شعبہ اسلامی مدراس یونیورسٹی کی اجازت سے اس موجودہ مسودے میں ترمیم کی مثنوی کے ان تمام اشعار کو اپنی اپنی جگہ پر کیا جن کو ابجدی نے چھوڑدیا تھا اور انہیں حوالہ قلم نہیں کیا تھا۔ مقالے

اور سرخیاں بھی اپنی اپنی جگہ پر کیں ۔ موقع اور محل کی مناسبت سے مسودے میں کانٹ چھانٹ کی اور اس کے بعض فقروں کو بدل دیا مثلاً ابجدی قولہ لکہ کر خاقانی کے ایک دو شعر نقل کرتے ہیں اور پھر ان کی تشریح کرنے کے بعد باقی اشعار کو نقل کے بغیر ہی ان کے مشکل الفاظ کی تشریح کرنے لگتے ہیں میں نے ہرجگہ قولہ کو کاٹ دیا ہے اور صرف اشعار کو بحال رکھا ہے ۔ اور جہاں کہیں شعر نقل نہیں کیا ہے اس کی بھرتی کردی ہے ۔ یا ابجدی" درین بیت و در هفت ابیات آئندہ" کہکر اشعار کی تشریح کرنے لگتے ہیں ۔ ان موقعوں پر میں نے پورے فقرے کو کاٹ کر صرف " دریں ابیات " بنادیا ہے اور چھوٹے ہوے اشعار کو نقل کردیا ہے

میں نے ابجدی کی زبان کو بدلنے کی کہیں کوشش نہیں کی ہے ۔ مگر جہاں کہیں صاف نظر آرہا تھا کہ وہ کاتب کی غلطی ہے تو میں نے موزوں اصلاح کردی ہے ۔

اس شرح کی طباعت میں میں نے مثنوی تحفۃالعراقین کے دو مطبوعہ اور دو قلمی نسخوں سے مدد لی ہے ۔ دونوں مطبوعہ نسخے مطبع منشی نولکشور کانپور میں چھپے ہوے ہیں پہلا نسخہ سنہ ۱۲۸۴ھ میں دوسرا نسخہ سنہ ۱۲۹۴ھ میں چھپا ہے ۔ دونوں قلمی نسخے یہاں کے مقامی کتب خانوں میں دستیاب ہوے ہیں ۔ قلمی اور مطبوعہ نسخوں میں کہیں کہیں اختلاف الفاظ بھی پایا جاتا ہے ۔ مگر میں نے ضبط الفاظ میں ابجدی ہی کی پیروی کی ہے ۔ اشعار کی ترتیب میں بھی فرق پایا جاتا ہے ۔ ابجدی نے ابو العلاء گنجوی کی ہجو سے متعلق چند اشعار کی تشریح کی ہے اور باقی اشعار کو نقل کئے بغیر ہی ان کے مشکل الفاظ کے معانی دیدئے ہیں ۔ یہ پورا عنوان اور اس کے تمام اشعار مطبوعہ نسخوں میں نہیں ہیں ۔ مگر قلمی نسخوں میں، پائے جاتے ہیں ۔ میں نے ان تمام اشعار کو اپنی جگہ پر نقل کردیا ہے ۔ اسی طرح عمادالدین ابو المواهب الابھری کے مرثیہ کے آخری پینتیس ۳۵ اشعار قلمی نسخوں میں پائے جاتے ہیں ۔ مطبوعہ نسخوں میں ان کا وجود نہیں ہے ۔ چونکہ ابجدی نے اس کے ایک شعر کے لفظ 'ماہ مقنع ' کی تشریح کی ہے اس لئے میں نے ان اشعار کو بھی نقل کردیا ہے ۔

ان نسخوں کے لفظی اختلافات کو میں نے محض اس لئے نظر انداز کردیا ہے کہ ان کے ضبط کرنے سے شرح کا حجم بہت بڑھ جارہا تھا ۔

مدراس یونیورسٹی نے ابجدی کی تصانیف کی طباعت کا جو سلسلہ شروع کیا تھا ۔ اس کی آخری کڑی یہ شرح تحفۃالعراقین ہے ۔ ان کی تصنیفات میں هفت جوهر کے نام سے ایک مثنوی کا ذکر آتا ہے جو نظامی گنجوی کے هفت پیکر کے جواب میں لکھی گئی تھی ۔ لیکن تلاش و تحقیق کے باوجود اس کا سراغ نہیں مل سکا ۔ مگر ابجدی کے دو منظوم رسالے ہمارے هاتھ لگے هیں ایک حقیقت نامہ ہے جو اس کلیات کے حصہ دوم کی حیثیت سے شایع کیا جارہا ہے ۔ یہ نسخہ یہاں کے ایک مقامی کتب خانے میں دستیاب ہوا ہے کاتب کا نام عبدالقادر ولد محمد بہاءالدین ہے مگر کتابت کی تاریخ معلوم نہیں ہے اس میں مثنوی مولانا روم کے ابتدائی دو شعر کی صوفیانہ تشریح کی گئی ہے ۔ اس کی زبان قدیم ہے اور اس میں بہت سے دکھنی محاورے اور الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔ اس رسالے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابجدی کے مرشد سید محمد قادری تھے ۔ جن کے حالات کا کچھ پتہ نہیں چلتا ۔

ابجدی کا دوسرا رسالہ تحفۃ الصبیان ہے ۔ اس کا ایک قلمی نسخہ دیوان صاحب باغ مدراس کے کتب خانے میں موجود ہے ۔ مصنف نے یہ رسالہ نواب امیر الامرا بہادر کے لڑکے نواب عبدالعلی خان کے لئے لکھا تھا ۔ جو نواب عمدۃ الامرا کے بعد نواب عظیم الدولہ کے نام سے مسند آرائے ریاست کرناٹک ہوئے ۔ اس میں ابجدی نے مختلف بحروں میں مشکل عربی اصطلاحات اور الفاظ کی تشریح کی ہے اور ان کے اردو میں معنے بیان کیے ہیں ۔ تا کہ عبدالعلی خان اس کو حفظ کرلیں ۔ ابجدی کے بیان کے مطابق اس رسالے میں سات سو چالیس اشعار ہیں چنانچہ آخر میں کہتے ہیں ۔

لله الحمد یہ خجستہ کلام   نیت خیر سے لیا اتمام

گرچہ نہیں خاصگاں کے لائق ہے   پر پڑھینگے اسے ہمیشہ عوام

مندرج اس میں ہیں لغات عرب   مشتمل بر فنون شعر و کلام
گرچہ یہ مختصر ہے پیرایا   بحر در کوزہ ہے تو بوجہ تمام
چند در چند اس میں ہے داخل   از رموز فواید اسلام
نام اس کا ہے تحفۃ الصبیان   تا کہ ہو طفلگان کو استعلام
گرچہ تھی ان دنوں میں بیکاری   شغل کے ہات سے گئی ہے زمام
لیک کہنا بھی پر ضرورت تھا   بن کہے شعر کا رہے کیوں نام
سات سو پر ہے بیت سب چالیس   قل ما دل ہووے زیب کلام
خیر پر یہ رسالہ رنگین   ختم ہے و السلام و الاکرام

یہ نہیں معلوم کہ ابجدی نے یہ رسالہ کس سنہ میں لکھا ہے - چونکہ یہ نواب عبدالعلی خاں کی تعلیم و تربیت کی غرض سے لکھا گیا تھا اس لیے قیاس ہوتا ہے کہ یہ اس وقت لکھا گیا ہوگا جب کہ ان کی عمر دس گیارہ سال کی تھی - یہ نسخہ جو ہمارے ہاتھ لگا ہے مصنف کی وفات کے تیس برس بعد سنہ ۱۲۳۳ ہجری میں لکھا گیا ہے - چنانچہ خاتمہ کی عبارت یہ ہے - ''بتاریخ یازدھم جمادی الثانی سنہ ۱۲۳۳ ہجری در موضع پناڈگر باتمام رسید کاتب الحروف کم تر قادر علی ولد محمد امام الدین بن علی غفراللہ عصیانہم آمین ''- اگر موقعہ ملا تو ان شاءاللہ اس کو بھی شایع کرنے کی کوشش کی جائیگی -

محمد یوسف کوکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ الذی الہمنا حقائق المعانی و دقایق البیان و علمنا مالم نعلم من لطائف الشعر و المیزان - و الصلوۃ علی رسولہ محمد الذی انزل علیہ القرآن وھدانا الی الصراط السوی بالایات و البرہان وعلی الہ و اصحابہ الذین وضع لنا ببیانہم غوامض اسرار الایمان و الاحسان و فتح علینا بمیامن انفاسہم ابواب العلم و العرفان .

اما بعد آنکہ بر خاطر دریا مقاطر روشن نفسان معنی رس و معنی رسان صبح نفس کہ شارح نکات اسرار و کشاف تفاسیر استار اند ، مخفی و محتجب نماند کہ این بندۂ پریشان روز گار ، و شہید دشنۂ چرخ ستمگار ، مستمند درگاہ ایزدی سید اسمٰعیل ابجدی ، از عنفوان بہار شباب ، تا ہنگام پیری نحافت انتساب ، عمر عزیز خود را در مشق شبانروزی اشعار آبدار و مطالعۂ مثنویات دقت شعار صرف می‌نمود - و بعد از فراغ تصنیف خمسۂ منظومہ مثل انور نامہ و زبدۃالافکار و ہفت جوہر و راغب و مرغوب و مودت نامہ درسنہ یکہزار و دو صد ہجری ، بعضے از احباب دانش مند ، و دوستان موافقت پسند ، و تلامیذ عقیدت کیش و عقیدت مندان صداقت اندیش ، دست استمداد در دامن ضعیف البنیاد زدہ مستدعی باں شدند کہ در شرح تحفۃ العراقین افصح الشعرا و اکمل الفصحا و اعلم العلماء و اشرف الحکماء حسان العجم افضل الدین محمد خاقانی طاب اللہ تعالی ثراہ پردازد - اگرچہ این اسیر ربقۂ ہرم ، گرفتار معاش شکم ، در کلام متقدمین و متاخرین فی الجملہ مہارت میداشت ، اما نظر بر عدم مساعدت ایام و ارادت زمانۂ نا فرجام ، و قلت فرصت ، و کثرت مشقت نمودہ ، سر از دائرۂ این امر باز زدم ، و التماس آنہا کہ مناسب حال نبود ، مقرون اجابت نساختم - دریں ضمن حکم محتم رکن و رکین دولت و

اقبال ، مسند نشین چار بالش فضل و کمال ، چمن پیرای ریاض امارت و ریاست ، بهار آرای گلستان نظامت و شهامت ، ممهد عقائد دین و ملت ، و مروج قواعد علم و حکمت ، جوان شجیع عدیم المثال ، سخی دریا نوال ، خجسته خصال ، امیر بے نظیر ، وزیر روشن تدبیر ، نواب روشن‌الدوله امیرالامرا بهادر ، بهادر جنگ -

مار ضحاک خوار شمشیرش رایتش چون درفش افریدون
ابر شرمنده از کف جودش خشک لب از نوال او جیحون
دم زند بالب مسیح لبش بر زبان حرف چون در مکنون

موکد قول ملتمسان گردید ، اگر سعی این عاصی شکسته بال حتی‌المقدور جهت تربیت کسان قاصر الشعور از قوة بفعل آید ، و شرح مثنوی حسان‌العجم بنهجے که احتیاج بشرح عبدالسلام رو ندهد ، بتحریر رسد ، در آئنه فکریست ژرف ، و کاریست شگرف ، در پیشگاه حضور (۱) ماذیز وسیلۀ تحسین و ذریعۀ آفرین تواند شد - و ذهن طالبان این فن راجلاے تازه و مشتاقان حدیث نو وکهن را صفاے بے اندازه خواهد بخشید - ازان جاکه این قلیل البضاعت که پروردۀ نعمت آن خداوند دولت است ، ارشاد کرامت بنیاد را امر واجب الاطاعت دانسته در ارقام این صحیفه پرداخت ، و درحل ابیات مشکله و انکشاف معانی معتضله ، و صحت الفاظ و لغات ، و تحقیقات اصطلاحات و استعارات ، و بوارسی تشبیهات و کنایات پرداخته ، شرح علحده نگارش ساختم و از تسطیر آن بهرۀ فراوان اندوختم - الحق نسخه ایست شریف ، و تحفه ایست لطیف ، که گرم روان بادیۀ سخن وری را موجب ابتهاج خاطر است ، و شهسواران عرصۀ نکته پروری را مورث انشراح وافر -

آنکه تفریح بخش کونین است بادۀ تحفة العراقین است
هدیۀ دلپذیر عالم جان گوهر شاهوار بحرین است -

اطناب کلام دقت اقتباس پسند موجز پسندان روشن قیاس نیست ، لهذا قطع نظر از اظهار قصص نموده کلک معانی نگار را

(۱) مراد از نواب محمد علی والاجاه بهادر -

بارتسام عبارت مختصر ماذون گردانیدم - و جوهر سخن را که حل ابیات متن بآسانی دران دست دهد ، برشتۀ سهولت کشیدم - و دیدۀ دل و دماغ را بسرمۀ انشا آرائی و توتیاے تکلف پردازی ننمودم - امید از گهر سنجان دریاے معانی و جوهر فروشان معدن نکته دانی آنست که اگر درین چمنستان کمال و نگارستان دامن خیال عیبے بنظر درافتد ، چون غنچه لب درهم کشند - و چون گل دهان بخنده وانکنند - و اگر قدرت بران باشد ، باصلاح کوشند .

اللهم ثبت اقدامنا علے طریق السنة و الجماعة و امتنا فیهم و احشرنا معهم صلے‌الله علے خیر خلقه محمد واله و اصحابه اجمعین و سلم کثیرا کثیرا -

شرح تحفة العراقین

المقالة الاولی و هی تسمی بعرائس الفکر و مجالس الذکر

ماثیم نظارگان غم خاک   زی حقهٔ سبز و مهرهٔ خاک
کاین حقه و مهره تابجایند   سرکیسهٔ عمر می کشایند

زی بمعنی طرف، و حقهٔ سبز مراداز آسمان، و مهرهٔ خاک کنایه از زمین باشد - و بیت ثانی علت بیان بیت اول است - حاصل اول هر دو بیت آنکه ما مردم از نظر کردن آسمان و زمین غمناک هستیم - از برای آنکه نظاره آنها سر کیسهٔ عمر مارا می کشایند - یعنی که عمر را کم می سازند - زیرا که گردش افلاک و انتقال کواکب که اثر آنها متعلق بزمین باشد، و اهل زمین را مضرت میرسانند -

وین طرفه که بربساط دوران   مهره زمین است و حقه گردان

طرفه بضم اول، چیزی را گویند که کسے ندیده و بنظر خوش آید، و در مقام تعجب نیز گویند، خواه دیده شود و خواه شنیده گردد - درین بیت خلاف قاعدهٔ شعبده بازان واقع شده، زیرا که آنها حقه را قائم میدارند و مهره را می دوانند، اما درین جا حقه که فلک است، گردان است - و مهره که زمین است، قائم است - پس این بازی طرفه است، که برعکس بازی شعبده بازان بوقوع آمده - و زمن بکسر میم آنکه از جای جنبیدن نمی تواند و زمین بسته می‌ماند -

خود بوالعجبان که سحر کار اند   گه قاقم و گاه قندز ارند

بوالعجبان بازی عجیب کنندگان را گویند، مثل سحر سازان، و این اشارت بر زمین و آسمان است - و قاقم و قندز

اگرچه نام روباه اند، دم آنها را بانگشتان خوبان تشبیه میدهند - اما در استعمال شعرا مراداز پوستین است - و قاقم پوستین سفید است و کنایه از روز - و قندز پوستین سیاه، مراد شب -

حاصل آنکه روز و شب مانند بوالعجبان سحرکاراند، گاه قاقم روز بر می‌آرند، و گاه قندز شب ظاهر مینمایند - چنانچه رسم بازی گران است که گاهے رنگ سرخ بر می‌آرند و گاهے رنگ سپید و سیاه -

وقت است که وقت برسر آید   سیلاب عدم ز در در آید
وقت است که مرکبان انجم   هم نعل بیفگنند و هم سم
وقت است که این چهار حمال   بنهند محفه مه و سال
گردون نمط پلنگ گردد   گیتی نفس نهنگ گردد
از چرخ زدن بیفتد افلاک   در رقص آید مفاصل خاک

درین ابیات آثار و علامات قیامت را مصنف ظاهر میکند - و مرکبان انجم عبارت از ستارگان است - و نعل وسم افگندن بمعنی از کار رفتن است - یعنی چون قیامت درآید، ستارگان آسمان از تاثیرات خود باز خواهند ماند - و چهار حمال که مراداز اربع عناصر است، از بار خود معطل خواهند شد - ویا مراد فصول اربعه باشد که وجود ماه و سال بر معرفت آن موقوف است - و محفه بالکسر و قیل بفتح عماری را گویند، اضافت بماه و سال نموده - نمط بمعنی نوع و گونه آمده و مفاصل بندهای خاک را گویند - درین جا اگر مراداز جبال باشد، مناسب دارد که در روز قیامت "تکون الجبال کالعهن المنفوش" خواهند شد -

بکشاده شود ز پشت این کوز   سنجاب شب و حواصل روز

ازپشت کوز آسمان مراد است - و سنجاب نام روباه است که پوستین سیاه دارد، ودرین جا کنایه از شب است - و حواصل نیز نام روباه که پوستین سفید دارد - مراد ازان روز است - و بکشاده

شدن عبارت از فرو افتادن - یعنی چون در عالم روز قیامت در آید وجود شب و روز منعدم خواهد شد -

یکسر شود امهات حیوان بسته رحم و فسرده پستان

امهات حیوان اشارت براربع عناصر است وبسته رحم و فسرده پستان شدن، عبارت از عقیمه شدن، وتوالد و تناسل را معدوم ساختن است - یعنے چون روز قیامت درآید این موالید ثلاثه که مانند امهات اند از صفت زائیدنی باز خواهند ماند -

در دیدهٔ ابلق جهان تاز از ناخنه روید استخوان - باز

ناخنه مرضے باشد از امراض چشم و آن معروف است - گویند که آن بدیدن سهیل بر طرف میشود - و انچه در چشم آدمی پیدا میشود، اگر علاج نه کنند، زیاده شود، و مانع بصارت گردد - و اگر در چشم اسپ پیدا شود، بمرور ایام اسپ را هلاک سازد - مراد این است که چون روز قیامت درآید، دردیدهٔ ابلق جهان تاز که عبارت از آفتاب است، آزار ناخنه پیدا شود و چشم او را کورکند - یعنی آفتاب بے نور گردد -

و ینک ز علامتی که پیدا است از آدمیان حفاظ[1] بر خاست
انصاف نهان شد و وفاهم همجنس نماند و آشنا هم
آثار سلامت از جهان رفت آئین امانت از میان رفت
پیدا است بر آستان دینی دجال هزار و مهدی نی
هر زهر که دست عالم آمیخت در جام جهان نمای ماریخت
هر شربت ظلم کآسمان ساخت خاص از پے جان خاصگان ساخت
این بام دگر بچشم ابدال بازی گه صد هزار اطفال
وین طفلان بین بشام و شبگیر [2] ابجد خوانان لوح تقدیر

از بام آسمان مراد است - ابدال گروهے از بندگان که حق تعالے زمین را بوجود ایشان قائم دارد - و ایشان هفتاد نفراند - چهل نفر در شام میباشند، وسی نفر در اطراف دیگر - چون یکے

[1] بانکسر نگاهداشتی مراد از حیا و شرم یا امور شرعیه باشد

[2] بامداد یعنی صبح

از ایشان بمیرد دیگرے بجاے او نصب میشود و از اطفال مراد از ستارگان است و اطفال باعتبار آنکه هر روز از رحم آسمان تولد میشوند - حاصل آنکه این آسمان را اگر بچشم ابدال که چشم حقایق بین است، میبینی، بازی گه صد هزار ستارگان است که مانند اطفال بعضے ازانها بازی کنان از مشرق به مغرب و بعضے از سمت مغرب بمشرق آمد و رفت میدارند - اما موثر حقیقی حق تعالے است، از سیر آنها چندان فائده مرتب نیست، بلکه آنها ابجد خوانان لوح تقدیر اند - یعنی محکوم امر او سبحانه تعالیٰ هستند، بذات خود موثر نیستند -

زان جمله نشانهٔ خطابست طفلیکه خلیفهٔ کتاب است
خاقانی رابه خطهٔ خاک نگزیر ازین مخاطب پاک

کتاب بضم و تشدید دبیرستان از جهت ضرورت شعر مخفف خوانده اند، و خلیفه عبارت از آفتاب است مصنف میگوید که درین کتاب نشانهٔ خطاب من آفتاب است، یعنی من اورا درین کتاب خطاب میکنم -

در خطاب بآفتاب بوجه مجمدت گوید

اے مهردهان روزه‌داران جان داروے علت بهاران
اے کعبه ره رو آسمان را وی زمزم آتشین جهان را
هنگامهٔ شب روان دریده پروانه بفرت آرمیده
از سهم تو درنقاب خضرا مستوری صد هزار رعنا

خطاب به آفتاب است که او مهردهان روزه داران است یعنی تا آنکه آفتاب بر آسمان باقی است روزه افطار کردن صحیح نیست جان دارو نوشدارو را گویند، علت بهاران مراد از خزان باشد - یعنے وقتیکه آفتاب در برج حمل می در آید، خزان که علت بهاران است، مرتفع میشود، و بهار گل میکند - و شب روان مراد از ستارگان است و نقاب خضرا اشارت بر آسمان، و صد هزار رعنا مراد نیز از ستارگان است که از دبدبهٔ آفتاب در روز نمودار شدن نمی توانند و مستور میباشند -

شکل تو بعالم سپنجی نارنج حدیقهٔ ترنجی
از فیض تو در دوگاهوارہ دو هندوی طفل شیر خوارہ
شش بانوی پیر کردہ هر هفت عالم بتو دیدہ هفت درهفت
زنگی طرب اهل عالم از تست جعد سر زنگیان خم از تست
دارد ز تو روی رومیان آب گیرد زتو جعد زنگیان تاب
دیباچہ روم را ز تو رنگ آئینہ زنگ را ز تو زنگ
کودک وشی و تراست دربر برلوح زبرجد ابجد زر
از رفتن تو دران ولایت این هفت صحیفہ بردہ آیت
زر پاشی و نا کشادہ گنجی تپ داری و نا کشیدہ رنجی

سپنجی چهار معنی دارد اول مهمان خانہ دوم خانهٔ عاریت بود سیوم علف زار چهارم خانهٔ علفے کہ مزارعان برکنار زراعت سازند - و برو نشستہ نگهبانی کشت زار می نمایند عالم سپنجی در کشف اللغات خانهٔ عاریت راگفتہ - نارنج باعتبار رنگ زرد و مجدر باشد - و حدیقهٔ ترنجی ' مراد از آسمان است یا باین معنی کہ چین و شکن دارد خطاب بافتاب است کہ شکل تو درین عالم سپنجی کہ مراد از دنیاست مانند نارنج زرد و مجدر می نماید دو گاهوارہ مراد از دو مردمک چشم و شیر خوردن عبارت از پرورش شدن است کہ این خاصهٔ طفل است -

حاصل آنکہ درین عالم اجسام هر دو مردمک درگاهوارهٔ چشم از فیض تو پرورش میشوند چہ کہ بصارت چشم از نور آفتاب است و شش بانو مراد از شش جهت ستارگان است سوائے آفتاب و چون مونث سماعی اند ' لهذا بانو گفتہ و پیر باعتبار قدیمی نامیدہ - هر هفت زیور و آرایش - و هفت در هفت مرکب نیز بمعنی آرایش و زینت آمدہ - زنگی طرب مستان را گویند و نسبت طرب بزنگی از برائے آنست کہ طبیعت اهل زنگ طرب انگیز می‌باشد - جعد بالضم موی مرغول و دیباچهٔ روم مراد از روز است و آئینهٔ زنگ مراد از شب یا مراد در مصرع اول زنگ رومیان باشد کہ سپید است و در مصرع ثانی مراد از زنگ حبش

باشد کہ سیاہ است و ابجد زر کنایہ از خطوط شعاع آفتاب است - دران ولایت اشارت بر ولایت مغرب است و هفت صحیفہ مراد از هفت آسمان و آیت بردن بمعنی طلوع ستارگان کردن است یعنی آفتاب را مخاطب کردہ می گوید کہ از رفتن تو سمت مغرب هفت صحیفهٔ آسمان ستارگان را چہ از ثوابت و چہ از سیارہ نمودار میکنند -

گہ در خفقان چو شاخ عرعر گہ در یرقان چو چشم عبهر
گہ کوثر عمرزای باشی گہ آتش جانگزای باشی
چون شان عسل نمائی از بر کو از نظر تو روغنین سر
از هر طرفی کہ اندر آئی اندازہ آن طرف نمائی
باشی بدریچها رسن ساز هر خاروخسی بشورسن باز
گہ دربن نردبان کنی جاے گہ بر سر کوکبان نهی پاے
گہ تیز روی و بر سر آئی گہ راست گهی کج اندر آئی
هم عارض لشکری هبا را هم شاهد مجلسی گیا را
رنگین تو کنی کمان شیطان چون طاق مقرنس سلیمان
در قصر شهان بسی نپائی زی بنگہ لولیان گرائی
روشن بتو چشم شاہ و درویش جود تو ز فیض آسمان بیش
هر ماہ بہ پیک رایگانی خلعت تو دهی دو استانی
یا خلعہ بدہ بزیردستان یا دادهٔ خویش باز مستان
آرایش تاج هرکس از تست افزایش گنج هرخس از تست
جز دست سبکسران نگیری خس پروری ارگران نگیری
از نطفہ تست نقطهٔ خاک زایندہ زر و جوهر پاک
آن را کہ ز بخت تیرہ روزی است از زادهٔ خاک خالی از زیست
ادبار بهر کسے کہ در تاخت اقبال بخاکش اندر انداخت

خفقان نام بیماری است کہ آدمی را بر هول می انگیزد و عرعر نام درخت بید است کہ لرزہ دارد ویرقان نیز نام بیماری است کہ آدمی را زرد می کند و نسبت بہ چشم عبهر کہ آن گل نرگس است ' برائے آنست کہ نرگس نقطهٔ زرد در شکم خود میدارد - و بیماری یرقان هم چشم را رنگ زردمي بخشد - حاصل بیت آنکہ آفتاب

را خطاب میکنند ومی گوید که تو گاهے بوقت طلوع از مشرق آزار خفقان بهم رسانیده چون شاخ بید لرزه داری و گاهے وقت غروب در مغرب از آزار یرقان چون چشم عبهر زردمی شوی وشان خانهٔ زنبور عسل که دران زنبوران شهد را پر میکنند - و آنراشان عسل میگویند - و در هندوی پولی خوانند - و هبا گرد را گویند - وقتیکه آفتاب در برج جوزاء می آید ، گرد بسیار میشود - دریں جامراد از ابر است که اجتماع آں از حرارت آفتاب است و عارض بخشی لشکر را گویند - و شاهد مجلس گیاه باعتبار آنکه نباتات از آفتاب رنگ و قوت میگیرند - و کمان شیطان قوس قزح را گویند واهل پارس آنرا کمان رستم هم میگویند - و پیک رائگانی مراداز مهتاب است ، وزادهٔ خاک کنایه از زرو جواهر باشد -

در مذمت زر گوید

باقفل زر از تو فرج استر — با مهرهٔ لعل گردن خر (۱)
مرد از پے لعل و زر نپوید — طفل است که زرد و سرخ جوید
گل زاں بود از فنا نهادش — کز لعل و زراست پر و بالش
گل را بشکنجه در کشد زر — چون زر و درم بسکه اندر
لعل ارچه شراره ایست خوشرنگ — خونیست فسرده در دل سنگ
اے دست بخوں فراز برده — جامه خرد از نماز برده
در کیسه هرکه زر فرو شد — چو کیسه طناب در گلوشد
آں را که به زر قوی است رایش — زر بنده شمر نه زر خدایش
از محنت آز برسر آرد — آز زرت آزری بر آرد
زر اول نام زردهشت است — زاں گبر بزر درشت پشت است
زر چیست جز آتش فسرده — خاکی بیمار بلک مرده
آں چشمه دل که بسته آید — از آتش بسته کے کشاید
تا هست دل تو بستهٔ زر — کے بررخ تو کشاید ایں در
تا ز آهن حرص جوشن تست — زر مقناطیس آهن تست

(۱) گویند اگر استر بار دارشود شکم او دریده بچه اش را بیرون آرند بنابران حلقهٔ زر که عبارت از قفل همان است در فرج استر گذارند تا از اسپان محفوظ ماند.

چون جوشن آهنی گسستی — از مقناطیس باز رستی
زر هست بت دوروی طرار — یکراه برین دورویه پشت آر
بشکن بت اگر هوای دین است — کاں بت که شکسته اند این است
خاقانی را بچشم هستی — دیدار زر است بت پرستی
اورا ست طریق بت شکستن — از آزر و آزری گسستن
آں شش سری که خلق خوانند — جز هفت سراژدها ندانند
زر در بصرش گهے گذر کرد — کو در رخ آئینه نظر کرد

شش سری زر خالص را گویند - نقل است که شش سری نام بت است که شش سرداشت ، و هر سر او از زر خالص کرده بودند - محمود غزنوی فرمود که اورا بشکنند و زر که ازاں آمد ، نام او شش سری اوفتاد .

خطاب بافتاب بوجه نکوهش

اے رنگ آمیز ایں گهرها — وی از تو گدازش صورها
اے دایهٔ مهربان هرخس — معشوقهٔ رایگان هرکس
صاحب صدری ولیک خودرای — در صف نعال هر خست جای
آں نور که بے دریغ باری — از دیدهٔ من دریغ داری
ایں شیوه نه شرط دوستان است — ایں سنت و قصد دشمنان است
شروان ز تو گرم و روشن اوقات — من درگو سرد زیر ظلمات
نے همنفسے نفس کشایم — نے خوش سخنی هوس زدایم
پر خنجر هندوی دل از غم — پر آتش پارسی لب از دم

دل پر خنجر هندوی شدن بمعنی چاک در چاک و پاره پاره شدن است ، و آتش پارسی بمعنی آتش خانهٔ پارسیان است که گاهے رو بانطفا نمی آرد ، و سمندر که کرم آتشی است ، دراں پیدا می شود -

مانندهٔ حلقه درم بس — نالنده ز دست کوب هرخس
گویا و خموش و بیدل ورای — جنبان و جماد بے سروپای
دل ریش بگوشه بر نشسته — در محنت و غصه پای بسته
تف دیده و زخم تپک خورده — قد الفے چومیم کرده

پس بر در خلق جاودانی … انشاد سرای رایگانی
حقا که منم چو حلقه بردر … آهم شده حلقه حلقه دربر
این حلقهٔ آتشین همه روز … در حلق همی شود نفس سوز
پس چون بجهد شود علی الحال … در پای بنات نعش خلخال
گردون که قبای شب زره زد … بر رشته جان من گره زد

قبارا زره زدن بمعنی پاره کردن است .

تو گرچه درفشها نمائی … روزی نکنی گره کشائی
بر روزن من نتابی از خشم … نه دردل من در آئی از چشم
میل تو بروزنم چرا نیست … در روزنم آخر اژدها نیست
تو روزن آن کسی فروزی … کز روزن پشت یافت روزی
چون نرگس شوخ کور دیده … سرنی و کلاه زر کشیده
از گنج تو خاتم زر آن یافت … کو خاتم پس چوکاز بشگافت
زر دربن سفره آن نهاد است … کش سفرهٔ زیر سرکشاد است
صدگانه چوماهی آنکسے راست … کاندر نودش هزار دریاست

صدگاه نوعی از درم نقره است و ماهی را جهت فلس که برتن اوست تشبیه داده و مراداز نود میم ملفوظی است ٬ و ازان میم مقعد مراد داشته ٬ یا آنکه چون سر سبابه به بند ابهام آرند ، آنرا نود گویند و ازان مقعداراده کرده بنا برمشابهت - یا آنکه از حلقهٔ میم مکتوبی حلقهٔ مقعد خواسته ٬ غرض آنکه این بیت در هجو آفتاب است ٬ چون مخنث را میباشد .

امروز نصیبه ناکسان راست … بیت المال فلک خسان راست
شد مردمی از نهاد عالم … از عالم چه ز روشنان هم
غربال زمانه ظلم بیز است … انصاف بده که رستخیز است
حالات فلک نمود مقلوب … خورشید ببخل گشت منسوب
نے نے غلط است هرچه گفتم … راه هوس است هرچه رفتم

خطاب بافتاب برسبیل معذرت

ای عین حیات عالم عین … ای قوت عین و قرةالعین

عین اول بمعنی چشمهٔ آب - و عین ثانی بمعنی زر - و عین ثالث بمعنی ذات ٬ و عین رابع بمعنی چشم - و این لفظ مشترک المعانی واقع شده - و قرینه بر هر یک دلالت میکند .

نشناختمت بچشم معنی … عیبم مکن ای غریب و اعمی
آری تو اگر هنر شناسی … زاعمی مطلب گهر شناسی
این ناز مرا بران غلام است … کو نیز هم آفتاب نام است
پنداشته ام که او است حاضر … زان کرده ام این عتاب ظاهر
بنگر که چه مرد پاستانم … کز مردم تا ملک ندانم
من هیچ نیم به هیچ معیار … از هیچ کسان به هیچ مازار
از گفت خودم خجالت افزود … رخ درخوی سرد زیبق اندود
دل برسر عذر جان فشان است … جان از پے خورده درمیان است
افگنده سرم که جای آن است … پیش تو بپای دست بر دست
گر دست تو نیست دستگیرم … از بیم عقوبتت بمیرم
صبح است سوی تو عذر خواهم … صبح است شفیع این گناهم
صبح از سر صدق تازه روی است … صبح آئینه وار راست گویست
عذر از نفحات صبح بپذیر … گرد از صفحات سینه برگیر
مهری تو حریف کین نباشی … روحی همه خشمگین نباشی
فیض تو چو فیض عقل عام است … قدر تو چو قدر عشق تام است
از عدل خلیفه جهانی … گه گاه سیاه پوش ازانی
بالائی و پستی از لطافت … نزدیکی و دوری از مسافت
مانی بهزار عشر زرّین … بر سورهٔ اختصاص یسین

عشر در مصحف بشکل آفتاب نویسند ، و آن علامت ده آیت باشد ، و از سورهٔ یسین مراد از ذات مبارک حضرت سید عالم است ، صلےالله علیه و آله و سلم .

زرین صدفی جواهر افزاے … در بحر کف محمدت جے
هر چند رداے زر نمائی … تارے ز رداے مصطفائی
مهر زری از پے بهارا … مهر حلقهٔ درع مصطفارا

نعت سید المرسلین و امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم

چرخ از پے درعش آفریداست چون حلقه درع زان خمیداست
در دامن درع آن مظفر نه چرخ ز حلقه ایست کمتر
درعی به هزار حلقه موزون یک حلقه درو چه کم چه افزون
هر درع که دست کبریا بافت خاص از پے قد مصطفی بافت
کان درع که داشت قد آدم تا ناف کمال اوست بل کم
در دست رضاے آن مطهر دست آبنوئے است خانداذور
بر جیب کمال ان مقدس کو آنکله ایست چرخ اطلس

آنکله بمعنی گره و تکمهٔ قبا آمده - و دست ابنو چیزی را گویند که ملوک و سلاطین بجهت بوئیدن در دست نگاه دارند که خوشبو باشد .

بر ملک بقا است شاهی اورا واهیست جهان واهی اورا
تا احمد ملکدار شرع است در مملکتش دو خطه فرع است
در دارالملک سر قرآن خطبه ابدی بنام او دان
نزل دلش از سرای قدمت پیش درش از برای خدمت
شد غاشیه دوزعالم پاک از کیمخت کبود افلاک
نه غاشیه ایست چرخ اخضر چار ارکانش نهاده برسر

چهار ارکان مراداز اربعه عناصر است

ایزد که قسم بجانش خورد است سجادش ادیم خاک کرد است
لشکر گه دین ستانه او کعبه شده کوس خانه او
هر شب که عمود صبح شد راست خاص از پے کوس کوب او خاست
در صحن بقا ستانه دارد و زنقد رضا خزانه دارد
گردون دهم ستانه او است فردوس نهم خزانه او است
خیمه زده شرع در جنابش حبل الله المتین طنابش
هم جانور است وهم سخن گو نخچیرستان خیمهٔ او
بگرفته جهان و هفت سقفش پس کرده بوفق شرع وقفش
بر نامهٔ وقف این ممالک توقیع زده که صح ذلک

این عالم دان کهین عطایش صد عالم نو نهاده رایش
دنیا که دو روز کاخ و کوخ است در راه محمدی کلوخ است
او اب حیات عشق خورده استنجا ازین کلوخ کرده
خاتونانیکه دل کشایند چون از ختن ازل در آیند
نا کرده به هیچ باب جلباب از کسوت هند و فرش سقلاب
بردست مجاهدان فکرے نا برده هنوز مهر بکرے
این طایفه را بدست انفاس مختار عرب شناس نخاس
مختار که مخ فطرت آمد گوهر دم و بدر فکرت آمد

مراداز خاتونان آیات کلام الله است - و از ختن ازل باضافت و بیانیه ازل باشد - و کسوت هند کنایه از سیاهی - و فرش سقلاب مراداز کاغذ - و مجاهدان فکری - مراداز مفسران - "مهر بکری بکسے ناسپردن،، مراد کسے را بر اسرار واقف ناکردن است - و مختار عرب مراداز آنجناب رسالت - و حاصل این چهار ابیات آنکه چون آیات قرآن مجید باعتبار کلام نفسی اول بر جناب مقدس آنحضرت بوساطت جبرئیل نازل شدند ' بعد ازان در تحریر آمده بر مفسرّان و علما ظاهر گشتند ' و مخ بمعنی مغز آمده و فطرت بمعنے پیدایش و دانائی است - چنانچه مستعمل است .

زان فضله که گوهرش بینداخت خاقانی عقد عنبرین ساخت
خاقانی اگر بد است وگربه از زله خوان اوست فربه
چون فربه شد زبرگ خوانش قربان گردد بر آستانش
آری حیوان چوگشت فربی قربانش کنند روز اضحی
پس پیش سگان نیفگنندش بل قوت محققان کنندش
هر کوسوی خوان مصطفی تاخت از فر و بهیش فربهی یافت
چون عید بقا رسد بناچار قربانش کنند بهر مختار
از دست سگان چنان شود شاد گردد ز سگان دوزخ آزاد

المقالة الثانیة الموسومة بمعراج العقول و منهاج الفحول و در مذمت خود گوید-

آنم که بدار ضرب عالم هیچ است عیار من دو جوکم

زیں بوم کثیف و بام منحوس زیر و زبر دو سکہ محبوس
دربند دو سکہ زخم پر درد رخ زیر شکنجہ آبلہ خورد
در دست زماں دو رویہ ماندہ بر ہر روئے سہ بت نشاندہ

در زمان سابق اہل فرنگ و روم بر درم صورتہائے بت نقش میکردند، پس مصنف میگوید من ہم خواہندۂ موالید ثلاثہ شدہ ام کہ محبت آں ہر یکے چوں یک بت از باطن من سر بر میزند۔

از بہر جنیبتان بالا نے طوق آید زمن نہ ہرا
زیفم نہ خلاصہ شک ندارم ازبے محکی محک ندارم

جنیبت اسپ کوتل را گویند، دریں جا مراداز جنیبتان بالا ملائکہ و عالم ارواح است۔ ہرّا ساز اسپ را گویند۔ حاصل آنکہ مصنف میگوید کہ من آں چناں شدہ ام کہ از من بعالم ملکوت و عالم ارواح ہیچ فائدہ نیست۔ و انفاس من صرف معاملہ معاش دنیویست و غافل از معاد اخروی۔ و زیف نقرہ قلب۔ و قیل بالکسر زر ناسرہ۔

یا صورت شش سری برونم یا افعی ہفت سر درونم
زری کہ بود خلاص کانی آواز دہد چو پرفشانی
من عیب کنم بہا نیارم تو غرہ مشو کہ بانگ دارم
طفلی بہوای زر ز نارنج میساخت دو کفۂ تہی سنج
وز چوب درمنہ درمیانہ میکرد عمودی زبانہ
دیدم کہ ترازوی بیاراست دوکفہ و شش علاقہ شد راست
باباد شدم دراں ترازو من زیں سو و بادزاں دگر سو
باد ارچہ ز اصل خشک سربود از من بعیار چرب تر بود
پس با کہ بوزن ہمسرایم کز باد بسنگ کمتر آیم
حیرت زدہ ام ز ظاہر حال تا چرخ زمن بآخر حال
پنج آیت مصحفی طرازد یا بند کتاب ژند سازد
از زرگر چرخ باز دانم تامن چہ زر از کدام کانم

از پنج آیت مصحف مراد خمس است کہ در مصحف مجید از طلا و لاجورد میسازند و ژند نام کتاب زردشت است بند

آں ساختن خود را معتقد آں کردن است۔ حاصل آنکہ مصنف میگوید کہ انجام من معلوم نیست کہ آخر چہ میشود، بخیر شود یا بشر یعنی مسلمان میمیرم یا کافر۔

خطاب بآفتاب وقتیکہ در حمل آید

اے دائرہ گرد نقطہ پرور اے بوتۂ و اے ترازوے زر
اے شاہد غمزہ زن جہاں را سلطار یک اسپہ آسمان را
از دولت تیز یافتہ فر شش ساعت راندہ ہفت کشور
شاہی و کمال تست مطلق دارندۂ صد ہزار بیذق

دائرہ مراداز آسمان۔ و نقطہ مراداز زمین۔ و بوتہ کرۂ آہن گراں را میگویند کہ آتش دارد: گرد بمعنی طے کنندہ۔ خطاب بآفتاب است حاصل آنکہ اے طے کنندۂ آسمان و اے پروردۂ اہل زمین۔ واے کرۂ آتش، واے ترازوے زر۔ خبر در بیت سیوم است۔ و آفتاب را ترازوے زر از براے آں گفتہ کہ زر در زمین از آفتاب پیدا میشود۔ مراداز شش ساعت نصف النہار است۔ و بیذق بکسرباے تازی، و فتح ذال معجمہ، پیادۂ شطرنج را گویند، و دریں جا مراداز ستارگاں باشد۔

فرزیں بسہ خانہ زیں سوے تست ماہ اجری خوار پہلوے تست

فرزیں عطارد را گویند بسہ خانہ از براے آں گفتہ کہ از فلک چہارم کہ خانۂ آفتاب است، تا فلک اول کہ آسمان دنیا است، عطارد بخانۂ سیوم واقع میشود۔ و ماہ را اجری خوار جہت آں گویند کہ استفادۂ نور از آفتاب میکند چنانچہ واقع است کہ "القمر مستفاد من نور الشمس" و اجری خوار وظیفہ خوار را میگویند۔ حاصل بیت آنکہ عطارد کہ دبیر فلک است پائیں تو بتفاوت سہ خانہ واقع شدہ و ماہ وظیفہ خوار از نور تو ہست۔

بالات شجاع ارغواں تن زیر تو عروس ارغنوں زن

شجاع صاحب شجاعت۔ و ارغواں نام گل سرخ۔ "و ارغواں تن شدن" مراداز سرخ بدن شدن است و ارغنوں بالفتح نوعے از سازہا است، ساختۂ افلاطون کہ رومیاں دارند۔ خطاب بآفتاب حاصل بیت آنکہ بالاے تو صاحب شجاعت سرخ بدن است یعنی مریخ کہ سپاہی فلک است، و لباس او سرخ و آں بر فلک پنجم

است ، و آفتاب بر فلک چهارم پس ازین جهت مریخ بالاے آفتاب واقع شد ، زیرا که پنجم برچهارم بالاے دارد ۔ و عروس ارغنون زن عبارت از زهره باشد که او بر فلک سیوم است پس برین تقدیر زیر آفتاب واقع شده ۔

والا گهرے بسیط ذامت   عالی نقطے محیط بامت

والا گهر باعتبار علو مرتبه و شرف ذات گفته ۔ و بسیط غیر مرکب یعنے از کسے مستفید نیست در ذات خود ۔ و نقطه بایں اعتبار که آں مجرد از ابعاد ثلاثه است ۔ چه آفتاب نیز کلی است ۔ اگرچه ممکن الافراد است ، اما تا حال فرد ثانی او محسوس نشده ۔ و محیط اشارت بر فلک البروج است ، که عرش عبارت ازوست ۔ حاصل آنکه تو از کسے فیض نمی گیری ، و مقام تو باعتبار علو منزلت از عرش است ۔ و چوں نقطه دور از بعد خلائق ، و متصف از شرف مرکز هستی ۔

لعبتگرکان و کان تمکین   خوردی (۱) پز باغ و باغ زریں
چوں اشتر بختی قدم زن   بیروں گذری ز چشم سوزن (۲)
باز از بره (۳) خوان نو نهادی   یک ساله غذاے خلق دادی
و زخاک دمیده سبزهٔ تر   یعنی بره باتره (۴) نکوتر
میغ از تو بر اسپ آسگون (۵) تاخت   میدان فلک پلنگ وش ساخت
نو روز زنار و سیب زریں   بکشاد ز تو فقاع (٦) مشکیں
کردی نظر و شکستی از تاب   قارورهٔ آبگینه (۷) پر آب
قاروره شکن طبیب آفاق   نعم النظری مسافر طاق
برهان تو برده عیسوی وار   داء الثعلب (۸) ز فرق کهسار
اینک سرکوه گشته زیں روی   از برگ بنفشه دیلمی (۹) موی
گلگونه بلاله هم تو دادی   خال سیهش برخ نهادی
باتست جبین باغ رخشاں   از طرهٔ سرو و جعد ریحاں
سعی تو کند که تجمل   پرزر ز قراضه (۱۰) سفرهٔ گل

---

۱ - خوردی ماکولات و اطعمه را گویند ۲ - اشارت است بر این آیت کریمه ان الذین کذبوا بایاتنا و استکبروا عنها لاتفتح لهم ابواب السماء ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط ۳ - بچه گوسفند ۴ - هر چیزے که با طعام خورند ۵ - دریاے خزر ٦ - شرابی که از جو وغیره می سازند فقاع کشادن کنایه ازلاف زدن وتفاخر نمودن است ۷ - قارورهٔ آبگینه کنایه از برف است ۸ - علتی است که موی سر ازاں ریخته شود ۹ - دیلم قومی است که موی ایشاں زنجیر دار و پرشکن باشد ۱۰ - مراد ریزه های زرد که در جوف گل باشد .

از بخشش تو سحاب اغبر   جلاب دهد بقدف عبهر
سوسن ز تو شد مبارز آثار   هم نیزه نمای و هم سناں دار
بر چهرهٔ شنبلید خوشتاب   نشره تو کنی بزعفراں آب
نیلوفربر تو دیده بکشاد   از یک نظرش جنابت افتاد
شب آں همه غسل زاں برآرد   تا روز نماز تو گذارد
او محرم تو تو کعبه او   او ساکن تو تو در تگ و پو
محرم که شنید معتکف وار   یا کعبه که دید ناقه رفتار
هرچه از ورق نبات بر رست   نیلوفروار عاشق تست
بستاں ز تو محشر الطیور است   هم صوت طیور نفخ صور است
بلبل بدعای تست شب خیز   خاکستر فام و آتش انگیز
قمری ز تو پارسی زباں گشت   طوطی ز تو کارنامه خواں گشت
شد فاخته از تو پارسا روے   صوفیچه نمای و ماجرا گوی
شارک ز تو مطرب چمن گشت   هندوی چهار تاره زن گشت
در وصف توای بهار خوش سیر   خاقانی راست منطق الطیر

اسپ آبگوں مراداز آسمان است ۔ فقاع بالضم نوعی است از شراب که از جو سازند و از مویزهم ۔ و قارورهٔ آبگینه مراداز حباب است ، یایخ بوده باشد ۔ دیلم بادال مکسوروياے مجهول ، ولام مضموم ، نام شهریست از گیلان ، که موے مردم آں جامجعد باشد ۔ و دیلمی ساکنان دیلم ۔ و قدف پیاله ۔ واغبر بفتح گرد آلوده ۔ و عبهر گل نرگس ، و سوسن نام گل است ، و شنبلید گل صدبرگ و نشره آنرا گویند که در قرآن مجید بجاے ثمن و نصف وربع بر صورت گل از زرمی نویسند ۔ قمری را پارسی زبان باعتبار فصاحت گفته ، و صوفیچه تصغیرش صوفی ۔ و نام جانور نیز آمده ۔ و شارک نام جانوریست پرنده سیاه رنگ که خالهاے سفید دارد و خوش آواز شود ۔ و چهار تاره نوعے از ساز است که آنرا چهار تاره گویند ۔ و شارک هم چهار ناخن دارد ، براے آں " چهار تاره زن " گفته ، و در بعضے نسخ بجاے صوفیچه بسین مهمله موسیچه نوشته اند ، و آں نیز نام سازیست که آواز حزیں دارد ،

باز آمدن بسر خطاب بآفتاب و شرح شکایت خویش

خاقانی را توئی همه روز   بازیچه نمای و مجلس افروز

گاهیش طلایه‌بان (۱) رازی   گاهیش ترازوی نمازی

هر خشک و تری که هستش از تست   کف پر زر و گل بدستش از تست

چون بانظر تو همنشین گشت   پشمینهٔ او بریشمین گشت

سردابهٔ (۲) وحشت زمانه   از فرتو گشت تاب خانه

آئی ببرش نسیج برتن   گاهی ز دریچه گه ز روزن

در روزنش افگنی همه روز   سجادهٔ چار سوی زر دوز

پس چون بمشکش نهی سر   دامانش کنی پراخچهٔ زر

اشکی که زدیده ریخت بر خاک   از خاک بدیده بر چنی پاک

آن روز که در نقاب باشی   آهش کند آسمان خراشی

تو خستهٔ ماتم خراسان   من بستهٔ دار ظلم شروان

مصنف شکایت حال خود میکند ، خطاب بآفتاب - و کنایهٔ آنست که آفتاب در آسمان چهارم است ، و خراسان نیز در اقلیم چهارم است - بایں سبب ماتم خراسان گفته باشارت بر شهادت حضرت امام ثامن ضامن بوده باشد - چنانچه مورخان درین باب نویسند و من مثل توبستهٔ قید شروان هستم که محبوس شدن خاقانی در چاه شروان قصه مشهور است احتیاج نگارش نیست - حاصل آنکه تو در آسمان چهارم محبوس شدی و من در شروان بقید افتاده ام .

تو راندهٔ آن طرف بوسواس   کان مولد تست و مسقط الراس

من زافت زاد و بوم غمناک   دل درتپ گرم و دیده نمناک

دو گرم دل و دو غم رسیده   دو زرد رخ و دو تپ کشیده

از گردش روزگار ایمن   من باتو گله کنم تو بامن

بینی که تن و دلم ز اندوه   قیرین چاه است و آهنی کوه

چون چاه خزینه‌دار سرباش   چون کوه شنیده را مکن فاش

زین اعمی سیر و اعجمی سار   بشنود وسه سر گذشت اسرار

---

۱ بالفتح فوجی که تفحص لشکر بیگانه کند و حفاظت لشکر خود کند   ۲ خانه زیر زمین که بسیار سرد باشد

ذکر سفر خویش از شروان بعزیمت ولایت قهستان

کاول که مرا امیر دوران   برهاند ز شهربند شروان

مراداز امیر دوران جمال‌الدین موصلی باشد - که حضرت خاقانی را از قید شروان خلاص کرد و شروان بالکسر و قیل بالفتح نام شهریست که نوشیروان بنا کرده بود - و مولد خاقانی همان است -

صحرای سفر گرفتم از پیش   بر لاشه عزم لاشهٔ خویش

از شط وبال بحر شروان   جستم بعراق مقصد جان

چون راه عراق در کشیدم   نعمت کدهٔ بهشت دیدم

آن پرسیه بجای ماندم   زان سوی سپیدرود راندم

سپید رود نام رودیست که مابین شروان و گیلان جاری است

فصل در قدح والیان عراق قهستان ومدح ان

در صفت انواع نعمت قهستان

دیدم بمثال هشت بستان   هر هفت ولایت قهستان

خاکش به مسیح توتیا بخش   سنگش به کلیم کیمیا بخش

هر روز دو عید (۱) دردیارش   هر سال چهار نو بهارش

مرزش نه گیاستان گلستان   شکر زار و قرنفلستان

خوزستان (۲) را دورخ نهاده (۳)   هندوستان راسه ضربه (۴) داده

برخاک رهش بهر خزان گل   بر آب رهش بهر کران پل

---

۱ مراد صبح و شام   ۲ شهریست کرانه دجله - دران شهر شکر و نبات بسیار می‌شود و خوز شکر را نیز گویند   ۳ یعنی در بازی شطرنج پادشاه را مابین دورخ نهادن علامت مات است یعنی خوزستان را مات داده   ۴ در بازی نردسه ضرب علامت مات است حاصل این بیت آن است که ولایت قهستان در طراوت ومعموری هر دو ولایت خوزستان و هندوستان را مغلوب گردانیده

گلها همه هشت روی و یک ساق — پلها همه هفت پشت و یک طاق (۱)
آبستن و مست نخل آزاد — بے جرعۂ ابر و نطفۂ باد
از تازش روم و زنگی ایمن — اما همه ساکنانش خاین
رضوان کدۂ چنیں برومند — مانده بکف زمانی چند

هشت بستان مراد از هشت بهشت است قهستان هر هفت ولایت برای آن گفته که در ولایت آن هفت شهر است و هر هفت زیور را نیز گویند - پس معنے آں باشد که بولایت قهستان مانند هشت بهشت آراسته و بزیور مزین شده، اے آباد گشته و چهار نوبهار مراداز چهار موسم است - و آں ربیع و خریف و زمستان وتابستان باشد - دورخ نهادن را در اصطلاح شطرنج بازان مات کردن است وسه ضرب دادن در اصطلاح نرد بازان بر حریف غالب آمدن است -

در صفت قطاع الطریق ولایت قهستان گوید

غولان کمیں کشای خوں ریز — غوغائی روز خسپ و شب خیز
مقصدنه (۲) و جمله کاروانی — دیده نه (۳) و جمله دیدبانی
روز از سرره رحیل کرده — مهمان کدهها سبیل کرده (۴)
حیلت گر و ناقصان قادر — تهمت گر و قاصدان قاهر
با راهروان دلیل گشته — بس راه زن خلیل گشته
خوش خنده و زهر پاش مادام — ضحاک دهان و اژدها کام
نا پخته ولے فسرده بے آب — چوں خایه مرغ از آتش ناب

---

۱ یعنی گلهاے آں زمیں از یک شاخ به هشت رنگ برمی آید وپلها چناں استحکام و متانه دارند که بریک طاق هفت طبقه عمارات است ۲ اے مقصد خرید و فروخته ندارند و با این همه تجاراند ۳ دیده دیکی ندارند و با این همه در مال مردم ملاحظه می کنند دید بان شخصی را گویند که برجای بلند نشسته نظر در اطراف گمارد و از آمدن فوج دشمن قلعه نشیناں را خبر می دهد ۴ یعنی هر روز با مردم قافله کوچ میکنند و خانها را در راه کرده اند قامردمان آیند و بمانند

کژ چشم و چو بحر مایۂ خشم — لا بلکه چو کژدم اند بے چشم
جاسوس و عسس همیشه هر یک — صد دست و هزار تیشه هر یک
زینساں همه ساکنانش منکر — چوں آب ترو چو آتش ابتر

یعنی ساکنان ولایت قهستان چوں آب ترای گناهگار، چوں آتش ابترای عقیمه - از براے آنکه تردامن گناهگار را گویند - و آتشیں مزاج عقیمه که نطفه در رحم سوخته شود - و ساکنان آنجا بداں صفت موصوف اند که بیان کرده شده .

در مذمت صباغاں گوید

صباغانش بلادری دار — بر چهره نشان نیل دیدار (۱)
تعویذ دهانش سامری وش — دود افگن صد زباں چو آتش
خمارانش جنابت انگیز — شیطان سار و ملایک آمیز
طباخانش کشیده خنجر — همخوان مسیح و آدمی خور
زرادانش گلو بر خلق — گلگونه کناں از خون هر حلق
بوآبانش حرامکاره — حاکم لقبانش رشوه خواره
خیاطانش خسیس و مکار — بوجهل دل و بلال دیدار
بگذشتم ازیں تباه کیشاں — و ز طارم شاں و شیب ایشاں

بلادری وار، مراد برخاصیت بلادر آمدن است و بلادر اول مفتوح و دال مضموم - نام ثمریست مشهور که آنرا در هند بهلاوه نامند - دوم : روغنی است که زناں در گیسوی خود می اندازند - و قیل نوعی از معجون است که از بلادر ترکیب می سازند - و نام دیوانه هم بنظر آمده .

درصفت فصیل و رود آب وغیره گوید :

پیرامن آں بلاد معظم — دیدمش یکے فصیل محکم
صد مصر طرب بهر دو میلش — صد نیل رواں بهر فصیلش

---

۱ یعنی صباغان آں ملک معجونی با خود می دارند برای دیوانه ساختن مردم و بر چهره نشان نیل ساخته اند تا بدانند که صائم و پرهیزگار اند و از کثرت عبادت بر پیشانی خود داغ نیلی دارند

گفتم که عراق نیل کی داشت — یا کہستان فصیل کی داشت
گفتند ندیم خاص سلطان — این جا است بشحنگی نگہبان
بر حسب حصانت سبیلش — فرمود فصیل و راند نیلش
الحق با ضافت چنان رود — بحر عدن از دو قله کم بود
سیلش ز خیال دوست کش تر — ذوقش ز سرشک خنده خوشتر
خوش نکہت عیسی از دم او — ترطینت آدم از نم او
وز خواب چو سر برآرد آدم — تجدید وضوکند بدو هم
دریاے محیط پیشکارش — محتاج زکواة چشمه سارش
در جنب فراخی کشادش — با غایت ژرفی نہادش
اخضرکه چوگندنا (۱) است ارژنگ (۲) — ماندهٔ گندنا است برتنگ (۳)
جیحون کم از اشک چشم اعمی — سیحون عرق دماغ افعی
مرغان او همای سیما — در مرتبه همعنان عنقا
چغرش بنواے نغز محرم — داؤد سماع و باربد دم
بر هر خط شط (۴) او که خواهی — اصداف به جاے گوش ماهی

ضمیر دیدمش بسوی قہستان که آنرا بلاد معظم تعبیر نموده - و مراد از فصیل حایطه که سور البلاد است - و دیدار پیش حصار و دیوار اندرون حصار نیز آمده - و کشتر بمعنی خوشتر - وجیحون نام رود معروف - و سیحون نیز بفتح نام رود است در ملک سند - و بعضے گنگ را نیز گویند ، اما غیر صحیح است - و چغر بمعنی غوک - و باربدنام مطرب خسرو پرویز است - بباء عربی ، و راے موقوف بصحت رسیده ، و در بعضے کتب بباء فارسی نیز دیده شد و گوش ماهی صدف بیابانی را گویند .

---

۱ بالفتح نوعی از سبزهٔ خوردنی ۲ نام نقاشی از چین که نظیر مانی بوده و هر کتابیکه صور و اشکال داشته باشد و نگارخانه را نیز گویند ۳ بمعنی غار ۴ کناره

شست افگن ماهیش سلیمان — ماهی خوراو مسیح و رضوان
هر لحظه بساحل از میانش — دندان فگنند ماهیانش

این بیت در صفت رود که در بالا مذکور شد ، نیز واقع است - و در مصرع ثانی کثرت ماهیان بیان میکند - و قاعده است که ماهی بعد هزار سال دندان می افگند - و دران رود ماهیان آنقدر کثرت دارند که هر لحظه یک ماهی دندان بساحل می افگند .

زان دندان بر گرفت افلاک — هر دندان را بسنگ تریاک
مریخ چو حق آن را بگذارد — زان دندان کرد دستهٔ کارد

درین بیت فاعل بگذارد فلک است ، یعنی چون فلک قیمتش را برابر سنگ تریاک که آن زهر مهره گران قیمت است ، نمود ، مریخ که سپاهی فلک است ، حق آنرا یعنی قیمت آن را ادا ساخته ازان دندان دستهٔ کارد خود ساخت و این مضمون مبالغه است .

آن مشرب صاف را بمعنی — نہرالله خواند جان عیسی
موسی و خضر درو شناور — ز و یک نم و صد هزار کوثر
من لاشه راه ناگزیران — افگنده بدست سخره گیران
رفتم بشتاب و غوطه خوردم — زان نیل و فصیل عبره (۱) کردم

در صفت شکارگاه سلطان گوید

پیش آمدم آن چراگه جان — صحرای شکار گاه سلطان
بافسحت او بچشم وصاف — چون نقطهٔ فا شده که قاف
گردون بسرش چو بنگری ژرف — چون حلقه جزم برسر حرف
از خیمه دران فضاے مسکون — پیدا شده صد هزار گردون
قربان گه و قرب گاه مردان — میدان گه و صید گاه سلطان

بدانکه وصاف بسیار وصف کننده یعنی در چشم وصاف کشادگی میدان آن چراگاه آن قدر است که که قاف مثل نقطهٔ فا برسر فا دران میدان می نماید - و آسمان در برآن میدان چون حلقهٔ جزم برسر حرف بنظر میدر آید .

---

۱ عبره کردن یعنی گذشتن -

در صفت خیمه هاے لشکر سلطان گوید

بر درگه اوصد آستاں بیش — هریک ز هزار آسماں بیش
بر طرف یک آستاں دوصد شاه — آلوده لباں ز خاک درگاه
هریک بسه بوسهٔ خطرناک — العبد نبشته برسر خاک
از گاو زمین آرمیده — فرمانش دوال بر کشیده
پس ساخته زاں دوال خوشرنگ — بر اسپ فلک حیاضه تنگ
کاں مرکب اگرچه عرش نیرو است — پالانی راه همت اوست

خطرناک از براے تعظیم گفته - وسه بوسه بر خاک دادن ، کمال نشان عبودیت است و در لفظ العبد نکته ایست دقیق - حضرت مصنف رحمه‌الله از هر حرف عبد یک چیز مراد داشته برین وجه از عین چشم و از بالب و از دال ابرو بمقابلت آں هرسه حرف عبد - این هرسه عضورا براے بوسه بر خاک مالید - ویا انکه هریک از ملازماں که بر خاک بوسه زدن از نقش لبهاے شاں بر خاک نقش العبد پیدا میشد ، و یاسه بوسه بدین معنی گفته که سه جا بوسه میدهند - و خطرناک در بوسه دادن بملاحظهٔ خوف که متادی بسوے ادب نشود - حیاضه : بالکسر ، دوال که بآں اسپ را تنگ می بندند ، و بعضے گفته اند که خانهٔ زین است - و پالانی اسپے که لائق پالان نهاده باشد .

صفت سرا پرده

می تافت سرای پرده از دور — چوں در شب تیره شعلهٔ نور
آری شب تیره هرچه نور است — نزدیک نماید ارچه دور است
نزدیک ولیک طالباں را — بس دور ولیک غایباں را
چوں آتش طور سوی موسی — نزدیک ولی رسیدنی نی
برگرد سرای پردهٔ خاص — حلقه زده سالکاں باخلاص
خاصاں همه در سرای پرده — از رشته جاں نطاق کرده
سرهنگانش آستاں گرفته — از مقرعه زن جهاں گرفته

در صراح مقرعه آلت کوفتن است - و بعضے بکسرمیم و فتح سیوم تازیانه را گفته اند .

در صفت مبارزان

صف های مبارزان مرتب — هر کوکبه صد هزار کوکب
تیغ آختگان پاک عنصر — بر تیغ نوشته رب انصر
پرداخته از جهاد اصغر — پس تاخته زی جهاد اکبر
بنموده بحرب آتش آمیغ — تیغی ز زبن زبانی از تیغ
یک حربه وصد هزار تاثیر — یک ضربه وصد هزار تکسیر
مغفر چو خرد نهاده برسر — شمشیر چو جان گرفته در بر
چوں ریم آهن بزخم آهن — صد چشمه کنند جسم دشمن

ریم آهن چرک آهن را گویند که آں از سنگ سخت ترمی شود - و سوراخ بسیار دارد - و در عربی آنرا خبث الحدید خوانند - حاصل آنکه مبارزان سلطان چشم دشمن را چوں ریم آهن از زخم تیغ سوراخها می‌کنند و چشمهاے خوں برمی آرند - مغفر بکسر اول و ثانی مکسور بمعنی کلاه آهن آمده

مه مرکب و مشتری شمائل — مریخ سلب زحل حمائل

این بیت در صفت همان مبارزان است - یعنے مرکب هریکے چوں ماه سریع السیر است ، و خود خاصیت مشتری دارند ، در سعادت - و سلب بکترودرع - و مریخ سلب باعتبار سرخ لباس گفته و تشبیه مریخ براے آنست که سپاهی فلک است ، زحل حمائل باعتبار هشیاری و خبرداری گفته - حاصل بیت ازاں مبارزان سلطان چوں ماه آسمان اسپ سریع السیر دارند ، و در سعادت چوں مشتری سعید اند و در شجاعت چوں مریخ خوں ریز و در خبرداری و هشیاری چوں زحل سراپا آگاه .

در گوشه دامن‌بقا شاں — در بسته طناب خیمه‌ها شاں
هر خیمه زشعریاں طنابش — فلکه فلک و مه آفتابش

شعریاں نام ستارگان یمانی و شامی است که بغایت روشن و منور اند مثل کهکشاں مسطور دارند ، و تشبیه آنها برسن کرده اند ، و درین جانسبت به طناب فلکه بادریشهٔ که اندرون خیمهٔ محل استادنی

ستون باشد - و مراد از آفتاب قبهٔ خیمه - حاصل آنکه خیمه هاے مبارزان سلطان از شعریان که نام ستارگان است طنابهادارد فلک بجاے فلکه و ماه بجاے قبهٔ آں خیمه هاست .

استاد سراے هفت رخشاں شاگرد غلام خاص ایشاں

مراد از مصرع اول آفتاب است یعنی آفتاب غلام آں مبارزان است و باعتبار همت و جهانگیری چه آفتاب یکه تازه است و عدیل ندارد - و مبارزاں بدستور در صفت ساکنان و مقابر اولیاء که در ولایت مذکور واقع است گوید -

رندان دیدم بهر خرابات پے گورکناں گه مناجات

مراد از رنداں اولیاءالله اند و از خرابات عبارت از حجرهاے ایشاں است گورکناں : حافران گور ، یعنی اولیاءالله آنجا در مکان هاے خود وقت مناجات بجناب باری هستی خود را محومیسازند ، گویا که خود را زنده در گور میکنند - رندان از براے آں گفته که خود را در ظاهر ملامتیه می‌نمایند - و در باطن طریقهٔ سلامت میدارند - و در اصطلاح سالکان ، رنداں گروهے اند که شراب نیستی خورده و نقد هستی باختهاند - و از اوصاف بشری معری گشته بهیچ قید مقید نیستند - حق تعالیٰ اسرار آنها را میداند و بر دیگر کس ظاهر نیست و مولوی معنوی می‌فرمایند -

نام شاں از رشک حق پنهاں بماند هر گدائے نام شاں را بر نخواند

اولیائی تحت قبائی لا یعرفونهم غیری مراد ازاں گروه باشکوه است .

صافی دم و درد خوار هر یک سر مست و خرد سوار هر یک

صافی دم باعتبار مستجاب الدعوات بودن و درد خوار باعتبار مشقت ذلت دنیا کشیدن و سرمست باعتبار محویت در حق و خرد سوار باعتبار عقل کل حاصل بیت آنکه رندان آں

شهر که کنایت از اولیاءالله است هر یک مستجاب الدعوات و محنت کشی در دنیا و محو در عشق الهی و مدرک کلیات اند درین بیت جمع اضداد نموده -

پروانه آتش سحرگاه دیوانه خانه زاد درگاه
شش پنج زناں داؤ برده اما همه نقش یک شمرده

درین بیت بازی نرد بیان کرده اند و در اصطلاح نرداں شش و پنج زدن بمعنی بر حریف غالب آمدن و بازی ازو بردن است که غلبه دارد - مراد آنکه آں بزرگاں که بالا مذکور است در بازی معرفت الهی داؤ از فرشتگاں بردهاند و نقش تمام افراد موجودات را باعتبار وحدت حقیقی یک شمرده اند و نظر از تعینات غیر برداشته در تعین یک نقش که آں عبارت از لا تعین است ، تصور نموده اند - و می‌تواند بود که نرد شش و پنج زدن معنی عبادت و ریاضت بسیار ساخته داؤ از بزرگان عصر خود بردن است ، و در مقام صلح کل در آمده ، بر حسن و قبح اصناف بنی نوع انسان نظر نکرده همه را باعتبار اصل حقیقت که ماهیت محض است یک شمرده اند ، و تعصب ندارند .

از باب بهشت سرکشیده دوزخ بدو جرعه در کشیده
خمخانه بدیده در کشاده کونین بمی گرو نهاده
از چنگ زمانه فارغ الذات از بیست و چهار روز ساعات
از مهر سرای هفت پرده دل چوں نارنج سرد کرده
وز زخم سپهر بیهده کرد چهره چو ترنج آبله خورد
زاں حوض که آبروی جسته دو دست بآبروی شسته (۱)
نادیده زمانه را ثباتی داده زبراتش براتی
بر عالم شرک از درشاه (۲) بر خوانده براءة من الله

---

۱ مراد از حوض دنیا است -
۲ ای درگه حق تعالی -

در صفت بارگاه سلطان و خاصگان او

من پیش چنین سران و گردن گشته متمکن و ممکن
سر برسر خاک پای شان بست چون خاک ببوی جرعه شان مست
بهر دل شان هم از دل خوش گه بلبله وار و گه صبوح کش

بلبله بفتح اول پیاله شراب را گویند. وقیل باهر دوبای تازی مفتوح صراحی شراب، و صبوح کش مرکب سقا و خدمت گار را گویند.

بر سفره خاص شان بهر باب ده کاسه بدست همچو دولاب
گه نامه برم لقب نهاده صد پر چو کبوتران کشاده
گه چون خبر آوری نموده ده پای چو عنکبوت بوده
انگاه چو عنکبوت و کبوتر دربان و رقیب شان بهر در

کبوتر مخفف کبوتر یعنی چنانچه برسر غاری که سرور کائنات در آنجا تشریف داشتند کبوتر و عنکبوت دربان و رقیب بودند. من هم جهت خدمت ایشان مستعد بودم و آن قصه مشهور است.

از نزل نوادران اماکن در بایستی نبود لیکن
دل رغبت بارگاه می داشت امید قبول شاه می‌داشت
من پیش مقربان درگاه انگشت زنان که الله الله
ای خاصه گیان سخن شماراست تعریف هم از شما توان خواست
امروز خواص شه شمائید در حضرت شه سخن سرائید
از چنگ وبال وآ خریدم در بارگه شرف بریدم
تا از سر بارگاه امکان در یابم دست بوس سلطان
من برسر پای عجز گردان مالندهٔ پای پای مردان
می‌گفتم و کس شفیق من نه در راه طلب رفیق من نه

در مدح وثنای ممدوح یعنی خواجه جمال‌الدین موصلی معمار گوید

روزی ز وثاق پای مردی می آمدم آفتاب زردی
در راه چو چشم باز کردم با خواجه بزرگ باز خوردم

با هشت جنان دو چارم اوفتاد کان خواجه بزرگوارم افتاد
صدری متفرد از خلایق عدلش بضمان ملک لایق

مراد از خواجه بزرگ از جمال‌الدین است باز خوردن بمعنی ملاقات کردن. ومراد از هشت جنان همان جمال‌الدین است که برسر راه با خاقانی علیه الرحمه ملاقات دست داد.

آن نقطهٔ کل که شد مسلم چون نقطه بروسه بعد عالم

این بیت در مدح جمال‌الدین موصلی که ملک الوزرا بود، واقع شده یعنی ذات او چون نقطه کل مدار عالم و مرکز بنی آدم است و عالم که عبارت از ما سوا الله باشد مانند سه ۳ بعد که اشارت بر عرض و طول وعمق است، بر ذات او چسپیده اند مخفی نماند که نزد حکما ابعاد ثلاثه طول و عرض وعمق را گویند که جسم بآن هر سه متصف است و اگر طول و عرض دارد وعمق ندارد آن راسطح گویند، و اگر عمق و عرض ندارد و طول دارد آنرا خط می‌نامند. و نقطه آنست که ازین ثلاثه هیچ ندارد حاصل بیت آنکه ذات ممدوح مانند نقطه از همه مبرا است اما عالم مانند سه بعد اورا چسپیده اند. چنانچه جسم نقطه. یا مراد از سه ۳ بعد عدل و لیاقت و طمانیت معموری و آبادانی ملک است و یا شریعت و طریقت و حقیقت باشد. و یا آنکه ممدوح بمنزلهٔ نقطهٔ کل است که مبداء وجود عالم ازوست و سه بعد عالم برو مسلم است یعنی ترکیب اجسام عالم از ترکیب وجود اوست و در اصطلاح محققان نقطه کل مرتبه وحدت را گویند که منشاء ظهور ربوبیت است.

برده بخلاف رسم عاده سجاده ورای آن سه ۳ جاده
از ظل ظلیل او برابرار ظلمات ثلاثه گشت انوار
جمشید ملک زجمع آتش صد آصف برخیا عیالش
چون دست کلیم پای گلگونش هارون وزیر گشته هارونش
جعفر کرم و نظام بخشش بل هر دورکاب دار رخشش

سادات رکاب او گرفته — چترش دو جهان فرو گرفته
پیشش بردار از شر و شور — جمهور مهان به از جم و هور

ظلمات ثلاثه مراد از تاریکی ابعاد ثلاثه باشد یا مراد از تاریکی رحم و تاریکی شب ، و تاریکی گور است - و کلام مصنف بر معنی اول اعاده میکند که از ظل ظلیل او برابر حاصل شد - و آصف بن برخیا نام وزیر حضرت سلیمان علیه السلام است و جعفر مراد از پسر یحیی برمکی که کریم بود ، و وزیر هارون رشید و قیل نام کیمیاگر که زر جعفری بدو منسوب است و نظام نام وزیر ملک شاه و دست کلیم مرکب آفتاب را گویند - و مراد از سادات درین جا خلفاء عباسیه است و جم مراد از جمشید یا سلیمان علیه‌السلام هور بمعنی آفتاب و نیز نام بادشاه است در نسل کیان وقیل نام ستارهٔ که بعد از هزار سال طلوع میکند .

چون مرکب او فرا تر آمد — بے من زمن این ندا بر آمد

یعنی مصنف علیه الرحمه میگوید که چون سواری جمال‌الدین موصلی نزدیک من آمد ، بے اختیار از من این ابیات غراکه بهترین اشعار است ، در مدح او بر زبان آمد .

مدح گفتن بر سبیل مخاطبه

ما اشرف قدرک ای فلک قدر — ما اشرح صدرک ای جهان صدر

درین هر دو مصرع ما کلمه تعجب است مبتدا واقع شده وباقی خبر اوست

ای عدل تو حرز بادشاهی — اول رقم از خط الهٰی

یعنی عدل تو نگهبان ملک و بادشاهی است - و اول رقم از خط الهٰی در موجودات عدل است - چنانچه آمده ”اول ما خلق الله العدل “

ای نور تو سایبان ایام — وی سایه ات نور بخش اجرام
ای عکس تو هشت باغ فکرت — وی رشح تو چار جوی فطرت
ای سرگره از تو عقد جان را — بل واسطه عقد آن جهان را
ای فر تو بر جهان فرتوت — چون قرصهٔ خور بآخر حوت

فرتوت کهنه و شکسته شده ، در صفت جهان واقع شده ، مراد ازان دنیا است - و در مصرع ثانی ذات ممدوح را در فیض چون آفتاب در برج حمل تشبیه داده - و مخفی نماند چون آفتاب در برج حمل در آید ، این جهان فرتوت را بهار نو بخشد وسواے این خوبیهاے گوناگون دارد حاجت بنگارش نیست ، و فیض ممدوح درین جهان فرتوت آن چنان است که آفتاب بعد رسیدن در برج حمل فیض بر عالم میکند - سرگره در فرهنگ جهانگیری امام تسبیح است که بر سر تسبیح تعبیه می‌نمایند -

معروف بفضل و عدل جاوید — چون فضل ربیع و قرص خورشید
عشق اول حال رسته در تو — امر آخر کار بسته در تو
زان تحفه اول آخرین طرف — زین تخته آخر اولین حرف

فضیلت ممدوح بیان میکند - حاصل آنکه عشق الهٰی بارادهٔ ایجاد تو پیش از ایجاد همه خلق در تو پیدا شده - اما وجود تو در آخر از همه موجود گشته پس ذات تو علت غائی عالم و باعث وجود بنی آدم است - از تحفهٔ اول اشاره بر عشق که در مصرع اول واقع شده - از تختهٔ آخر ، امر آخر که مصرع ثانی ظاهر است - حاصل آنکه ذات تو در اول ایجاد ، ایجاد اول است و در آخر تکوین ، تکوین آخر یا آنکه از تحفهٔ اول که عبارت از عشق است ، آخر او هستی ، چه آخر عشق که حرف قاف است ، وقاف کوه را گویند یعنی در عشق و محبت الهی مانند کوه قائم و مستقیم هستی و از تخته آخر که عبارت از امراست ، اول توئی - چه امر الف است ، یعنی در عدل وراستی و سخاوت چون الف استقامت راست داری .

بر ضد مخالفان مذموم — در ملک توئی امام معصوم
نا دیده فلک به هیچ دوران — جز دست تو زیردست سلطان
آن روز که شاه خلعه فرمود — خلعت همه خاص خلعتت بود
کلک تو ثبات ملک جسته است — عدل تو برات ظلم شسته است
دور است بصد هزار دوران — عزلت زتو چون فنا ز سلطان
اولاد تو از کمال بینش — اوتاد سرای آفرینش

این زال عقیمه کشته فرزند　　از فرزندانت با فر و ژند
هم ایشان اند بعد این زال　　میراث خوران ملک لازال
بر درگه تست بنده فرمان　　خاقانی و صد هزار خاقان

مخالفان مذموم عبارت از گروه شیعه است که آنها منکر امام وقت اند و عصمت را درگروه باشکوه ایمهٔ اثنا عشر رضی‌الله‌تعالی عنهم منحصر کرده اند ، و بر دیگران جائز ندارند ، مصنف درشان ممدوح خود میگوید که تو امروز درین ملک دنیا علی الرغم اعتقاد آنها حکم امام معصوم داری - وزیردست سلطان وزیر را گویند - زال عقیم : مراد از دنیا است - و اوتاد جمع وتد بمعنی میخ آمده - و نیز نام یکے از اولیاء الله - و آن چهارتن اند که درچهاررکن عالم نامزد شده اند - تفصیل اینکه در مغرب عبدالعلیم ، و در مشرق عبدالحی و در شمال عبدالمرید و در جنوب عبدالقادر که این هرچهار از اوتاد الدنیا میگویند که محافظت جمله عالم از برکت ایشان است -

پرسیدن ملک الوزراء خاقانی را از مولد و منشاء او

هر نظم کزین قبیل بشنود　　راندش رقم قبول و بستود
چون نطق صدف کشای بکشاد　　در سخنانش چه بحرها زاد
دیدی که زبحر در برآید　　در طرفه کزو بخار زاید
هر دری دان ازان دو گوهر　　یکدانه گردن دو پیکر
نطق و نفسش نتیجهٔ نور　　الحان زبور و نوش زنبور
پس کرد عنان گران چو مرکز　　فرمود سبک خطاب موجز
گفتا چه کسی و چیست نامت　　اصلت زکجا کجا مقامت

جواب دادن خاقانی ملک الوزراء را

گفتم متعلم سخن دان　　میلاد من از بلاد شروان
بوده چو خلیل عهد اول　　فرزند دروگر معطل
در غار بلا گزیده آرام　　انگشت خرد مکیده مادام
در بتکدهٔ هوا رسیده　　برهم زده هر بتے که دیده
در بند نجوم جاه مانده　　هذا ربی خطاب رانده

پس کرده بروی قبلهٔ راز　　انی وجهت وجهی آغاز
رشک آمده چرخ را زحالم　　افگنده بدوزخ و بالم
پس چشمه لطف بر گذشته　　آن دوزخ من بهشت گشته
پس ساخته از پئی منازل　　در وادی عشق کعبهٔ دل
و آخر ز برای قرب یزدان　　فرزند ضمیر کرده قربان

سوال کردن ملک الوزراء درسبب آمدن بعراق و جواب دادن خاقانی

گفتا بعراق چون فتادی　　زان ناحیه چون برون فتادی
گفتم که دران دیار پر شور　　نان شیرین بود آبها شور
آن خطه بدست قحط اسیر است　　جایش نه محل دلپذیر است
پیرامنش آبهای ناخوش　　بالاش مظلهای آتش
از صنعت چرخ و دست گردش　　دوزخ زبر و جحیم گردش
عاقل چه کند سواد خضراش　　آن شهر که دوزخ است بالاش
بختم سفر عراق فرمود　　زان آب و هوای قحط فرسود
چون راه عراق در کشیدم　　نعمتکدهٔ بهشت دیدم
چون باشد مرد غم رسیده　　از کنعان رسته مصر دیده
می‌پویم تاجوار درگاه　　بربوی قبول حضرت شاه
پروانه خویش کن پناهم　　تاراه دهد ببارگاهم
کان بارگه ار چه معجزآرد　　دارد همه چون منی ندارد
گرچه زحد ثنا است برتر　　نگزیردش از چومن ثناگر
جائے که نگین هنر نماید　　هم جلوه گرے چو موم باید
کان نقش کژی که درنگین است　　خواننده زموم راست بین است
هر حقه که لعل درمیان است　　اندک مومیش پاسبان است

نصیحت کردن ملک الوزراء خاقانی را و تحریص او برکسب فضایل

گفتا تو هنوز ناتمامی　　برگردنه مرد این مقامی
چند ازمن و من سخن فزودن　　خود قبلهٔ راه خویش بودن
تاریکی جهل خود ستائی است　　لا اعلم عین روشنائی است
لاف است جگر شگاف شیران　　بغی است گلوبر دلیران

لافی که زآدمم به برهان آنکه زاد رانی نیست نادان
آن کو شجره ز آدم آرد در بیت انا نسب ندارد
خود بین چو بوی برنگ و ناموس کآخر تو خجل شوی چو طاؤس
طوطی که نهندش آئینه پیش غافل شود از نمایش خویش
چون کم کند از خود آشنائی یابد شرف سخن سرائی

در بیان نمودن ملک الوزراء دقیقه گیری و خودستائی بادشاه را

شاهنشه ما سخن پذیر است اما به سخن دقیقه گیر است
اول شرفش ثنا پذیری است کمتر درجش دقیقه گیری است
آن خلعه که فضل او نگارد هرنو قدمی (۱) قدش ندارد
آن شربه که عدل او چکاند هر حوصله قدر آن نداند
صفری تو و شاه جامع از علم طفلی تو وشاه بالغ از حلم
نا دیده بساط شاه به هراس پی کم کن و پایگاه بشناس
حجاب غیور گرد درگاه تو بار طلب نعوذبالله
دیدی در گنج را نهفته آگه مکن اژدهای خفته
حجاب زبان برند زنهار این لاف مزن زبان نگهدار
طفلی ببر معلمان باش چون طفلان مهر بر زبان باش
خاصه که زبان سگ گزنده است در حبس دهان ازان فگنده است
نے بر تو زند زما نه خنده درگاه شه و سگ گزنده
تیغ است زبان کشیده درکار زین تیغ کشیده سر نگهدار
این تیغت را بقوت دین بے غایله کن چو تیغ چوبین
در دوزخ تن زبان زبانی است مفتاح بهشت بے زبانی است
ماهی بفلک مقیم زان گشت کاول که بزاد بے زبان گشت
مار از در خلد رانده زان است کاینک دو زبانش در دهان است
بگذر هم ازین قدم که هستی در بند زبان بگوش رستی
زین پای بسیج خانه کن باز هم مولد خویش مستقر ساز
در مکتب علم تخته برگیر هم عشر نخست را ز سرگیر
تاکی عجمی بدن همه روز بنشین عربیت اندر آموز
خامی سوی زاد بوم کن رای چون پخته شوی سوی عراق آی

۱ - یعنی نو امروز

جواب دادن خاقانی ملک الوزراء را

گفتم سفر دراز کردم حاصل چه برم چو باز گردم
آخرچه برم کم از ره آورد خاصه بدیار قحط پرورد
پرسند مجاوران چه گویم کز خواجه چه یافتی چه گویم
شاید که برم برات حرمان از خواجه بزرگ صدر گیهان
بر چشم خرد نقاب بندم پس بخل بر آفتاب بندم

انگشتری دادن ملک الوزراء خاقانی را که نقش نگینش اسم اعظم بود

گفت از ره گدیه پای برگیر هان خاتم من بنقد بپذیر
کامروز نگین خاتم ما است این خاتم زمردین که بالا است
چون خاص تو گشت خاتم من چون خاتم چشم شوهمه تن
کان بینی ازین نگین جاوید کز گوهر جام دید جمشید
مندیش چواین ترا است همراه از غول ره وسموم جانکاه
کاسماے مہین برو نوشت است تریاک بهین درو سرشت است
این مهر برغم دیو ریمن میراث جم است مانده برمن
چون یافتی این چنین تنعم بر خیز و ذخیره را مکن گم
گر شهر تو قحط یافت مندیش زین خاتم کن ذخیرهٔ خویش
جم هفت زمین بدین نگین داشت تو نتوانی یکی زمین داشت
این مهر شناس نشرهٔ هوش وقف ابدی است برتو مفروش
بر گوشهٔ او برغم اغیار لایوهب ' لایباع بنگار
ترسم که این را ز جان گرانی نه قدرآری نه قدردانی

باز آمدن خاقانی از عراق بشروان و اطلاع یافتن شروان شاه از حقیقت خاتم و طلب نمودن

آخر چو بمن سپرد خاتم چون خاتم پشت ساختم خم
کردم رکعات شکر جودش راندم صلوات بر وجودش
از خدمت آفتاب انور رجعت کردم چو سعد اکبر

رجعت در اصطلاح منجمان باز گردیدن مشتری را گویند یعنی بعد سوال و جواب بسیار باممدوح و حاصل شدن انگشتری' چون مشتری از خدمت او رجعت کرده درشروان از حد قهستان باز آمدم.

چون گشتم مستقیم طالع   بر تاختم از عراق راجع
باز آمدم از حد کهستان   دروان شر و سواد شروان

بدانکه چون یکی از کواکب خمسه متحیره را مقارنت بافتاب میشود، آن را مستقیم نامند - چون از انجا بر گردد، راجع گویند، و گردیدن مشتری را رجعت نام دارند آن سعد است و وجه خمسه متحیره از برای آنست که چون ستارگان سیاره درمیان استقامت و رجعت متردد باشند، آن را مستقیم خوانند و بسبب تردد متحیره نام کرده اند - حاصل بیت آنکه از خدمت ممدوح که چون آفتاب روشنی بخش است، مانند مشتری که سعد اکبر است، باز گردیده و مستقیم طالع از عراق در شروان که مکان مالوفه مصنف است، باز داخل شده.

بردی همه کس ز خاتم من   افسون تب و طلسم زادن

خاتم طلبیدن خاقان

این مهره بشهر مشتهر شد   خاقان بزرگ را خبر شد
چون هدهد قاصدی فرستاد   تهدید عذاب هدهدم داد
گفتا که رضای من ترابه   جمشید منم نگین مرابه
مهری که وجود راست فهرست   محبوس عدم مدار بفرست
در دست تو آن نگین نشاید   خود خاتمت آهنین بس آید
با خاتم جم چه عشق بازی   چون خاتمی از سرون نسازی

سرون بالضم وقیل بالفتح شاخ گاؤ و گوسفند.

شاه اسپرم و مشام عیسیٰ   بر آخر لاشه خرچه معنی

عبارت بادشاه درباب درخواست انگشتری که جمال الدین موصلی به مصنف داده است بیان می شود.

اسپرم: نام ریحان - شاهسپرم غم و شاهسپرهم نیز میگویند پیدایش او ازدانهای که لعاب دهان اژدها در محکمۀ نوشیروان بوجود آمده و قصه آن در فرهنگ جهانگیری به تفصیل مرقوم است، درین مختصر گنجایش ندارد.

عنوان مجوس وبسم بروی   دست جنب و کراسه دروی

کراسه در زبان انجیل قرآن مجید را گویند.

جواب دادن خاقانی شروان شاه را

گفتم شه ما بعدل پیدا است   این ظلم بود نه لایق ما است
شاهان بطریق عدل پویند   از شاه بعدل باز گویند
عدل ارنه مهندسی نمودی   این گنبد آبگون نبودی
در خاک نه آب عدل خوردی   گل گنبد آتشین نکردی
عدل آورد از پس زمستان   در علت طبع نضج (۱) نیسان
از عدل کشاده شد به گلزار   خون رگ گل به نشتر خار
عدل ار نه براستی در آید   بس فتنه که از جهان بزاید
از عدل بود مدار شاهی   بس ملک همان دگرچه خواهی
از عدل بمانده اند پیوست   این طشت (۲) بلند و خایه(۳) پست

غلو کردن شروان شاه در مطالبه خاتم و بهای او قبول کردن و ابا نمودن خاقانی

گفت ار بمثل بهاش جوئی   شهریت بها دهم چه گوئی
گفتم وقف است چون فروشم   خورشید بگل چگونه پوشم
نه پذیرم اگر بها فرستی   ور خود همه کیمیا فرستی

در صفت خاتم و حسد کردن مردماں گوید

گه گه که نهادمی در انگشت   بر مسند ماه کردمی پشت
دریای مهین که خضر دیدی   ز انگشت کهین من چکیدی
هر فضله که ناخنم بدادے   چرخ اش مه نو لقب نهادے
خورشید فلک حسد نمودے   کین خاتم کاش قطب بودے
باز آمدمی بقوت او   از ضعف دل وز زردی رو
گه داشتمی نهفته چون عیب   در عقد عمامه و بن جیب
گاهیش ز بیم دیو مردم   در کنج وثاق کردمی گم
ما دام که آن نگینه نور   می داشتمی ز خویشتن دور

---

۱ - پختگی   ۲ - مراد از آسمان   ۳ - مراد از زمین

سد خردم شکست می یافت　　یاجوج خیال دست می یافت
عقلم در آرزو همی سفت　　هوشم سخن طمع همی گفت
دیو املم بچاه می برد　　غول هوسم ز راه می برد
حرصم بدر طغان همی راند　　آزم بسوی تگین همی خواند

طغان و تگین هر دو نام پادشاه از اولاد سنجراند .

این گفتی صدر مهتران جوی　　وان گفتی مدح خسروان گوی
من مانده برین نمط زمن پای　　نه پیش ره و نه باز پس جای
گه بودمی از نیاز نانی　　بر خوان خسان مدیح خوانی
گاهے چو گوزن وقت نزهت　　افعی خواری زبان شبهت

مصنف علیه الرحمه میفرماید وقتیکه انگشتری را که تعبیر از نکتهٔ دور نموده اند ، از خود دور میداشتم ، نفس اماره برمن غالب میشد ، و دولت استغنا و قناعت ، بذلت حرص و طمع مبدل میگشت گاه چون گوزن افعی را خورد ، از نان شبهه میکردم ، و قاعده است که چون گوزن افعی را می خورد و آب دهان او و چشم او که در حالت مستی برسنگ ریزیده شده منجمد می شود ، و آن تریاک و زهر مهرهٔ گران قیمت است .

گه پیش در گوزن ساری (۱)　　چون افعی گشته خاک خواری
گه پیش بساط چند معیوب　　چون زرنثار در لکدکوب
گه وقت صبوح چند بدنام　　پذرفته و باز داده چون جام
رسم است که جام را طرب ساز　　بستاند پر تهی دهد باز
آخردم اگر شکسته گردد　　از رد و قبول رسته گردد
تا بتوان جام جم نمودن　　عار است بشکل جام بودن

در معنی کمال یافتن از عقل گوید

آخرشبے ازره تحیر　　رفتم بولایت تفکر
عقل آمد و گوش من بیفشرد　　پس شد بدکان وحدتم برد
من کودن و او برید و قاصد　　من اعمی و او دلیل و قاید
یک دست بدوش او نهاده　　دستے بعصاے شرم داده
می ماندم و می شدم بکوشش　　دستے بعصا یکی بدوشش

---

۱ گاهی که بر دروازه شخصی که مانند گوزن است در خاک او افتاده می بودیم

آخر چو نمود دستیاری　　برخاست طریق رستگاری
پیش آمد و پس بمیل باریک　　بکشاد ز چشم آب تاریک
سل کرد بدست چابکی زود　　بر مجری کآب تیره را بود
هر هفت طبق چنان جلا یافت　　کز هر طبق آسمان ضیا یافت

در معنی طلوع صبح گوید

من چشم فرا کشادم از دور　　پیرایهٔ صبح دیدم از نور
دیدم نفحات صبح صادق　　چون نکهت یار و آه عاشق
دیدم که سپیده بر فلک تافت　　این خیمه طناب آتشین یافت
شد لخلخه فلک دم صبح　　شد حلقهٔ ماه خاتم صبح

لخلخه دست اینوه که آن خوشبو باشد که بدست گرفته می بویند .

بربانگ خروس و کوس درگاه　　شد خرقه ملمع سحرگاه
من عز ابد فتوح کرده　　باشاهد دل صبوح کرده
از یک صبح آن بمن رسیده　　کادم بچهل صباح دیده

در کیفیت ملاقات حضرت خضر علیه السلام گوید

چون بیرق صبح بر سر آمد　　خضر نبی از درم در آمد
بگذارده فرض و کرده مجلس　　در بیت حرام و بیت مقدس
سجاده بکعبه وا کشیده　　پنجاه چله بر آوریده
گشته زمرمتش قوی سر　　دندانهٔ بارهٔ سکندر
بر خاک سکندر آمده جم　　تلقین و نماز کرده باهم
صدره ره عشق در گرفته　　یکسر سر نفس برگرفته
اندر برش از سر فضایل　　هر چار کتب شده حمایل
کرده زردای عالم الغیب　　باز افگن خرقه و بن جیب
فضل اله بر طراز جامه　　نور اله ریشهٔ عمامه
در دست عصای سبزگانی　　رکوه پر از آب زندگانی
پا افراز از نیاز کرده　　در حضرت پای باز کرده

بارہ بمعنی قلعہ ، و طراز نقش و زینت و نام شہرنیز آمدہ و عصاے سبزگانی یعنے عصاے زمردی، و رکوہ ابریق یا کشتی درویشاں کہ درآں آب می نوشند و بعضے گویند سبزگاں نام شہریست کہ عصاے آنجا بخوبی شہرت عظیم دارد، و پاۓ افراز کفش و نعلین را گویند.

مرد ذکروا اللہ اندریں راہ   وارفتہ ز آفت نسوا اللہ

یعنی آنحضرت کہ عبارت از حضرت علیہ السلام است بیاد حق ہموارہ و ثابت قدم بودہ از آفت نسیانی حق کہ بلاے عظیم است ، وارستہ و مصرع اول اشارت است بریں آیۂ کریمہ :" الاالذین آمنوا و عملوا الصالحات و ذکروا اللہ" و مصرع ثانی براں دلالت می دھد " و لا تکونوا کالذین نسوا اللہ "

خوش خلق چو مشک چینی از حلم   پر مغز چو جوز ھندی از علم
آں شیبت روی ارغواں وش   چوں برف تنیدہ گرد آتش
افتادہ ہزار عکس دلجوئی   بر شانۂ دست ز آئینہ روی
چوں فتق سبز جامہ ما دام   انداختہ پوست ہمچو بادام
می یافت حیات جاودانہ   طاؤساں غراب خانہ

مراد از غراب خانہ آسماں است ، و از طاؤساں ستارگاں یعنی از نور چہرۂ مبارک حضرت خضر ستارگاں آسماں اقتباس نور میکردند ۔ یا آنکہ از غراب خانہ عبارت از خانۂ چشم است ، و طاؤساں کنایت از ہردو مردمک چشم حاصل آنکہ از نور روے آنحضرت مردمک حیات جاودانہ می یافتند ۔ یعنی تغیر در بصارت مثل دیگر مردماں نبود ، و مردمک چوں ستارگاں آسماں در چشم خانہ میدرخشیدند .

می تافت ز نرگس پر آبش   بر نرگس ہاے سقف تابش

در مصرعۂ اول مراد از نرگس چشم آنحضرت است ، وپر آب باعتبار روشنائی گفتہ ۔ و در مصرع ثانی سقف مراد از آسماں است ، و نرگسہاے سقف عبارت از ستارگاں است و نرگس را بہ سقف اضافہ نمودہ باعتبار آنکہ نرگس بہ کاف فارسی دنداں

فیل را می گویند ۔ یعنی عاج را کہ بصورت گل نرگس تراشیدہ بر سقف عمارت می چسپانند ، و نگار می سازند ۔ حاصل بیت آنکہ در دیدن از روشنائی چشم آں حضرت نور بر ستارگاں آسماں متعدی میشد یا آنکہ نرگسہاے سقف کہ بر سقف از نقش عاج است ، از پر تو نور چشم آں حضرت چوں ستارگاں آسماں می درخشیدند .

چوں دید مرا چو غنچہ بشگفت   دوشیزہ چو غنچہ نکتہا گفت
آورد ہزار عید پیدا   کاں نیم ہلال کرد گویا
می زاد بوقت ہر خطابے   از نیم ہلالش آفتابے
دیدم ز ہلالش آشکارہ   بر صورت شست سی ستارہ

نیم ہلال مراد از لب آنحضرت است گویا کردن : بمعنی لب را بہ تکلم آوردن است ۔ ندرت آنست کہ ہلال گویائی نمیکند و ایں جا گویا شدہ و از نیم ہلال آفتاب زائیدن ، اشارہ بر سخن است ، یعنی سخن آں حضرت در فیض بخشی و رفع ظلمت نفسانی چوں آفتاب است از نیم ہلال کہ مراد ازاں لب است ، تولد میشد ۔ و آفتاب از نیم ہلال متولد شدن ندرت محض است .

در بیان تفقد کردن و عاطفت نمودن خضر علیہ السلام مرخاقانی را

نزدیک من از سر ارادت   بنشست بعادت عیادت
نالانی ایں تن نواں دید   مجروحی روح ناتواں دید
دست کرمم نہادہ برسر   لو انزلنا بخواند از بر
درد سرمن سر زبانش   بردہ از دم درد سر نشانش
نطقش چو گلاب برزدہ سر   کافور بھند عارضش در
تا درد سرم چو بیند از دور   بنشاند ازاں گلاب و کافور
اخلاق و حدیث خوشگوارش   بودند فواکہ و جوارش
تفاح من ایں وگل شکر آں   زیں دو شدہ خوان من صفاھاں
بود ایں دل من زغایت رنج   دیوار شکستہ زیر او گنج
او کردہ بہ کمتریں اشارت   دیوار شکستہ را عمارت
در ریخت بحلق من علی الروس   صد مطرح طاس و مشربۂ طوس

مطرح پیالهٔ کلان را گویند که آنرا اضافت بطاس کرده ،
معلوم شد که طاس از مطرح کلان تراست - و در بعضی نسخ
مشرده آمده که آن طاس کلان است که عربان دران ثرید خورند ـ
و نیز نام معجونیست که مقوی دل و دماغ است ومشربه نیز
بمعنی پیاله آمده ـ و اضافت بطوس برای آنست که از همه
کلان تر میشود ـ و علی الروس بمعنی اشتهار آمده چنانچه گویند :
" علی روس الاشهاد " و حاصل بیت اینکه مصنف میگوید که حضرت
خضر در حلق من صد جام کلان شراب حقیقت که هر یک آن
بمنزلهٔ مشربهٔ طوس است ریختند ـ یعنی تلقین و تعلیم اسرار
دقیقه و رموز لطیفه که موجب قوت دل و سبب انکشاف علم
جزوی و کلی باشد ، ارشاد فرمودند .

هر حرص مراکه طفل وش دید   چون غنچه گل گلوش ببرید
هر کشتی آز من که دریافت   همچون ورق شگوفه بشگافت
اوسکه روی سیم سیما   بی پرده بمن نمود عمدا
من طاق جبین و کرسی سر   برخاک نهاده پیش او در
می کردم با خود این مدارا   تا پیشکش از چه سازم او را
هم هاتف عقل دادم آواز   کاّن خاتم خواجه پیشکش ساز
بر جستم و خاتم آوریدم   بوسیدم و پیش او کشیدم
چون پیشکشی بدان خطر دید   حیران شد و تیز تیز در دید
گفت این بتو از کجا فتاد است   این معجز جم تراکه داد است
گفتم بعراق داشتم سر   با خواجه بزرگ خورد پرور
زان پس که کرم پناه من ساخت   این خاتم حرز راه من ساخت
گفتا بشکستگان بی قدر   تشریف چنین دهد چنان سر
پس خاتم دیگر از کف راد (۱)   بر خاتم من مزید بنهاد
گفت این سوی دست چپ همی دار   وان را سوی دست راست بگذار
کز قوت این دو مهر والا است   قوت دو فرشته چپ و راست
او صحن دلم بگفت میرفت   جانم بزبان شکر میگفت

(۱) راد بروزن شاد کریم و جوانمرد و صاحب همت و سعادت را گویند ۔

در مدح حضرت خضر علیه السلام بر سبیل مخاطبه و مکالمه

ای پیر مسافران والا   وی خادم خانقاه بالا

خطاب به خضر است ، بر سبیل مکالمه ، ای خضر علیه السلام
تو پیر مسافران والا هستی - و مراد از مسافران والا از ملائکه
یا ارواح یا اولیا یا ابدال یا اوتاد که مسافران ملک جبروت ولاهوت
اند ، و پیر بمعنی راهنما آمده ـ و خانقاه بالا مراد نیز از
آسمان است یا عرش یا کرسی -

ای حافظ بحر و بحر حکمت   وی خازن کوه و کوه عظمت
در دست گه تو طفل مزدور   کرسی داران مجلس طور

کرسی داران کرسی نشینان راگویند ـ و طور نام کوه است
که حضرت موسیٰ علیه السلام را بران کوه کلام باحق میشد -
و درین جامراد از حضرت موسیٰ علیه السلام است و هفتادتن
که همراه او بطور رفته بودند نیز باشد ـ

با مشعلهٔ تو رسته ز افات   وادی سیران راه ظلمات
بر کوهٔ قاف محمل تست   بنگاه خسان چه منزل تست
رنجه شدن ترا سبب چیست   آخر غرض تو زین تعب چیست

جواب دادن خضر علیه السلام

گفتا غرض من آنجهانی است   مقصود جزای جاودانی است
مارا چه غرض کشاید از تو   در کیسه ما چه آید از تو
صد گنج روان قرین راهم   از تو چه قراضه قرض خواهم
مردان که مجاهدان راه اند   از صام ستان زکوة خواهند
پیران سخن از غرض نرانند   آزادان آز را ندانند
آزادان را نه بینی افضل   از آزادی دو حرف اول

در مصرع اولی حرف ندا محذوف است - و افضل نام
خاقانی که افضل الدین محمد واقع است - و دو حرف اول لفظ
آزادی آز است - حاصل آنکه حضرت خضر علیه السلام خاقانی

را خطاب کرده میفرمایند که ای افضل الدین محمد من که آزادم دور از آزهستم ، یعنی رسیدن من نزد تو محض برای تربیت تست نه از راه حرص و طمع زیرا که آزادان از آز مبرا اند .

من دوش برای زله خاص — بودم ز خواص خوان اخلاص
در دعوت انس هفت مردان — بر زاویهای کوه لبنان
از دولتیان نشسته جمعی — انس همه شاهدی و شمعی
آن شاهد خاص و شمع مفرد — قرب احد و خیال احمد
پخته جگران و خام پوشان — تریاک دهان وزهرنوشان

پخته جگر کامل را گویند . و خام پوشان پوستین چرم خام پوش را گویند . و تریاک دهان با عتبار کلام شفا بخش وزهرنوشان : با عتبار سختی کشی دنیا . حاصل بیت آنکه حضرت خضر علیه السلام بخاقانی می فرمایند که من شبی در دعوت هفت مردان که عبارت از غوث و قطب و ابدال و اوتاد واخیار وغیرهم باشد در زاویه های کوه لبنان نشسته بودم ، آنها همه کامل و پوستین پوش چرم خام بودند و دهان ایشان در شفا بخشی حکم تریاک داشت ، و خود زهرنوش بودند یعنی از دنیا غیر از مشقت و ریاضت حلاوت نه برداشتند و تریاک زهر مهره ایست دافع زهر مار و کژدم وغیره و نیز معجونیست که آن را از گوشت افعی در اوایل ساختند آنرا تریاق عراقی میگویند از قاف قرشت و از کاف کلمن بهر دو درست است .

مسکین لقبان و مشکین انفاس — خالی ز خیال ناس و خناس

یعنی آن هفت مردان که بالا مذکور شد با عتبار نام و لقب مسکین اندای درویش و انفاس متبرکه چون مشک خوشبو یعنی دماغ روح را کلام ایشان معطر میسازد و از خیال ادمیان و شیاطین پاک اند و کار از ماسوی الله ندارند .

از پاس و سپاس خلق رسته — وز شور و شر زمانه جسته
بر رسته و رسته از چه آز — بر جسته و جسته درگه راز
صد غزوه بروم آز کرده — صد حج به حجاز راز کرده
دریا و سراب و جیب و دامن — سیاره و ثابته دل و تن

ای جیب ایشان باعتبار کثرت گریه و بکا چون دریا موج زن و دامن ایشان از نجاست تعلقات دنیوی چون سراب خشک و پاک و سیاره باعتبار سیر دل و ثابته باعتبار تن در زاویه یعنی تن ایشان در حجره مقیم است و خود باعتبار دل و مثال سیر عالم میکنند .

طوبی نفسان ز پاک بیخی — برتن خشن هزار میخی
هر حرص که نو بدیده بیخش — چون جامه زده هزار میخش
شش دانگ عیار آب و گل شان — دینار چهار دانگ دلشان
اهسته چو کوه زیر ژنده — تپ لرزه بکوه در فگنده
در وجد ز بحر موج زن تر — بحر از پی شان سجاده برسر
اندر قفس وجود هر کس — چون زاغ گرسنه چار کرگس

هزار میخ نام درع خشنی است که درویشان دارند و شش دانگ و چهار دانگ هر دو بمعنی خالص آمده و ژنده بازای فارسی دلق پیوند دار درویشان است و چار کرکس مراد از اربع عناصر و بعضی گویند نفس اماره و نفس لوامه و نفس مطمئنه و نفس ملهمه اما معنی اول مناسبت دارد از ثانی زیرا که از روی عناصر اولیا گاهی بر نمی آیند و مدام در فقر و فاقه و مشقت شاقه میباشند و لفظ گرسنگی دریں محل بسیار انسب است .

چون کوس شکم تهی پگه خیز — هر صبح دعای ناله آمیز
نا داده بخار فضله آور — دیگ معده بکاسهٔ سر
طباخ محققان چو خورشید — اما همه روزه دار جاوید
چون خورشید آسمان پرنده — خوردی پز خلق و نا خورنده
نه چون آتش که هر کجا تافت — انگاه پزد که خود غذا یافت

ذکر اشعار امام خاقانی که یکی ازان جمع ادا کرده

زان طایفه شب روی چو شعری — بر گفت ز گفتهٔ تو شعری

شب رو و شب خیز سالک بیدار را گویند که بشب نمی خسپد و بیاد حق مشغول باشد و شعری در مصرع اول بفتح شین

مجمعه ستاره ایست معروف که آنرا شب اهنگ نیز گویند و شعریان نام دو ستاره بزرگ که بعد جوزا بر آید و آنرا کلب الجباهم گویند و شعریان دو ستاره اند که یکے را شعر شامی میخوانند و آن از طرف شمال طلوع کند و دیگر را یمانی گویند و آن از جنوب طلوع نماید و هر دو عاشق بر سهیل اند لیکن یمانی باومیرسد جهت آنکه او هم بر طرف جنوب است و ازین است که یمانی را عبور گویند و شامی چون در جهت شمال است گویا از فراق همواره در گریه است و میان شعری و شعری تجنیس تام است و گفت و گفته نیز تجنیس دارد و در مصرع ثانی بالکسر کلام شعرا که آن بیت و غزل باشد .

حاصل بیت آنکه حضرت خضر علیه السلام میگویند منکه در آن شب در دعوت هفت مردان که مذکور اند در زاویه کوه لبنان نشسته بودم و در آن مجلس ازان طائفه پاکان بزرگی که شب رو مراد از آنست چون ستاره آسمان از نور خود منور شده ز اشعار تو شعری خوانده چنانچه آن در ابیات آئنده مفصل مذکور میشود .

کاتش بگروه در همی زد   زلزال بکوه در همی زد
این ازرق چرخ چاک میزد   وان چتر سحر بخاک میزد
این از ره وجد جان همی باخت   وان از سرحال سر بینداخت
هر یک بسماع شعرت از آه   مجروح کنان مرقع ماه
من چاک زده عمامه در حال   انداخته طیلسان به قوال
گفتم که کجا است این سخندان   گفته بعرصه گاه شروان
خاقانی نعت خوانش خوانند   مدحت گر خاندانش دانند
آن را که چنین بود حدیثش   چه شناسد عالم خبیثش
گفتند بجمع کین چنین کس   حیف است اسیر عالم خس
اے لطف ازل تو حافظش باش   وی خضر برو تو واعظش باش
من بهر رضاے جمع آن سور   نزد تو کشیدم از ره دور

مرقع ماه مراد از آسمان اول است و طیلسان چادر و شروان نام شهر خاقانی و عالم خس مراد از عالم دنیا ست و سور بالضم دیوار حصار و ضیافت و مهمانی و مخفف سرور و از جمع جماعه اولیا درینجا مراد است

وصیت کردن خضر علیه‌السلام خاقانی را بقبول مواعظ

اکنون دل و سمع یار گردان   آن گوش که دو است چار گردان
از شهره گوش هر زمانے   بر حافظه می سپار کانے
کین هرکلمه هزار کان است   بر چین که نثار فرق جان است
امروز نثار چین همی باش   فردا همه را نثار می باش
کآنجا که بتان دهند بارت   نگریزد ازین چنین نثارت
یا از پے شاهد نهانی   گوآنکله گر کنی توانی

آنکله تکمه قبا که از ابریشم وغیره می سازند .

این حور وشان پردهٔ فکر   پیرند و جوان و حامل و بکر

یعنی این سخنان من مانند حور اند در پردهٔ فکر دل- باعتبار پختگی و قدیمی پیراند و باعتبار تازگی جوان و با عتبار بر داشتن فواید کلی حامله و باعتبار پوشیدگی که کسے بران محرم نشده بکر و در مصرع ثانی جمیع اضداد است و این بیت بیان وصف سخنان حضرت خضر است که بخاقانی ارشاد فرموده اند .

یک یک بدوان بحجرهٔ گوش   یک یک بنشان بحجلهٔ هوش
کابین عروس حور بشناس   از ره گیران دیو بهراس
بسپار بعشق پای بوسان   جان روی نمای این عروسان

مواعظ و نصایح نمودن خضر علیه‌السلام خاقانی را

سر جملهٔ هر مواعظ این است   کایام چو زهر و انگبین است
در سایهٔ این دو رنگ منشین   همراهی این نهنگ مگزین
مفریب برنگ و بوی ایام   گلگونه صبح و غالیه شام
گلگونه و غالیه زنان راست   بر مرد سلاح حرب زیبا است

جانت از شب و روز در غریو است　　کاں زنگی و ایں سفید دیو است
طفلی توکه از سر دورنگی　　ترسانندت بدیو و زنگی
وای آنکه فلک دهد نویدش　　زیں دور صد سیه سپیدش
زاں ایں رصداں مقیم راهند　　کز قافله باج عمر خواهند
نتواں برموز حق رسیدن　　زیں نقش سیه سپید دیدن

رصد جای باج خواه و چبوترهٔ کوتوالی که از قافله باج می گیرند و نیز نام چبوتره منجماں است که سیر ستارگان ازان میکنند در زیر زمین بنیاد میسازند .

کا نها که دریں سیه سفید اند　　نی کرم قزند کرم بیدند

یعنے آن مردمان که دریں سیه و سفید که مراد از روز و شب است گرفتار اند کرم قزنیستند بلکه کرم بیداند زیرا که از کرم قز ابریشم حاصل میشود و آن نافع است و از کرم بید نقصان درختان است که اوراق را میخورد و مضر است و نیز گویند که کرم قز از بدن ایوب علیه‌السلام پیداشده .

یک روز شمر ز دور عالم　　ایں هفت هزار سال آدم
ایں روز نه روز دل فروز است　　فرزانه کش و یگانه سوز است
چوں موی که بزدگیاں کراز هیچ　　کوتاه و سیاه و پیچ در پیچ

سوال کردن خاقانی از مهتر خضر علیه السلام مسائل را از دلائل عقلی

چوں گرد دلم بوعظها گرم　　دل رنگ زری شد از سر شرم
نارنجی و نازی از سر دست　　بر چهرهٔ من نقابها بست
پس شرم ز پیش بر گرفتم　　جستم ره دخل در گرفتم
گفتم خبرے ده ای ملک پے　　کیں شیب و فراز را فنا کے
جانها که جواهر قدیم اند　　در عرصه‌گه امید و بیم اند
زاں سو تو پل شدن توانند　　یا در پل آتشیں بمانند
ویں عقل و رواں که نور باب اند　　از هفت رصد جواز یابند
رسته شود ایں دو حور تصویر　　از چار زبانی (۱) زبوں گیر

۱ ــ مراد از اربعه عناصر ـ

از ششدرشش جهت تواں رست　　از پنجه پنج حس تواں جست
ایں رقعه پست میلگوں چیست　　ویں چتر بلند نیلگوں چیست
ایں دایره کے نشیند از پای　　ویں نقطه چگونه خیزداز جای
زاں سوتر خط استوا چیست　　سکان سواد آں مکان کیست
چوں سوی خط سکون بادیست　　گرزاں سوی خط بود عجب نیست
زاں سو رحم چهار مادر　　بهرچه نزاید ایں سه گوهر
چوں شاهد عالم سبک پے　　ایں نیمه جماد و آں دگرحے

شیخ عبدالسلام که شارح ایں کتاب است چناں می نویسد که خط استوا دایره ایست که بردرازی زمین میگذرد و از مشرق بمغرب می پیوندد و زمین را ازینها دوقسم راست میکند یکے را جنوب خوانند و دیگرے را شمال - چوں رو بمغرب آورده شود قسم جنوب برجانب چپ باشد و قسم شمال بر جانب راست کذافی کفایت التعلیم انتهی کلامه .

و عبارت شرح موافق این است مایوازی من الارض معدل النهاراى الدايرة العظيمة علے سطح الارض الكاينة فے سطح معدل النهار الموازية لمحيط يسمى خط الاستواء -

صاحب گوهر مراد میگوید که در بلده که معدل‌النهار برسمت الراس آں بلد گذرد و قطب معدل‌النهار بر اُفق واقع شده باشد و آں موضوع را که معدل بر سمت راس آں گذرد خط استوا خوانند - و هر موضعے که از خط استوا بطرف جنوب واقع شود قطب جنوبی در آں موضع مرتفع و قطب شمالی منخفض باشد و باین قیاس احوال جمیع آفاق معلوم تواں کرد .

و اکبر ارزانی در مفرح القلوب نویسد که ارض بمشابه نقطه است در دایرهٔ فلک چوں وی در وسط سما واقع است در محاذی معدل النهار هماں ساں خطی بر وسط عرض فرض میکنند و این خط را خط استواء نام می نهند بنابر استواء و برابر بودن لیل و

نهار درینجا دایما و بدین خط ارض دو حصه میشود شمالی و جنوبی و این دو حصه بمشابه دو کاسه باشد که اب های هر دو باهم پیوسته بود ملتقی آنها خط استواء است انتهی .

و ازینجا معلوم شد که خط استواء بر ارض و خط معدل النهار بر سماست و الله اعلم -

و در رساله فارسی تقریر محور چنان نوشته هرگاه چون کره بر نفس خود حرکت کند بعد از اتمام دوره هر نقطه که بر محیط آن کره فرض کنند دایره رسم کندالا دو نقط متقابل که آن را دو قطب کره و دو قطب حرکت گویند و قطری که واصل باشد میان دو قطب آنرا محور خوانند .

و در منتخب اللغات نوشته محور که میان دو قطب پیوسته است انتهی .

و خط زمین که بچهار راج متساوی است تمام او معمور نیست بلکه بعضی ازان در جانب شمالی از فرط سرما ممکن نیست که حیوان درو تواند بود و دران معموره نیز موانع عمارت ز کوه ها و دریاها وغیره بسیار است و در جانب جنوب از خط استوا اندک عمارت یافته اند اما از غایت کمی آنرا در حساب نمی آرند .

پس ما حصل آنکه از خط استوا آنطرف که طرف جنوبی است کدام سکونت دارد وچه چیز است و هر گاه این طرف که شمال باشد محل سکونت حیوان و نمویات است چرا انطرف بهمین صفت موصوف نشود و چون یک نیمه عالم زنده و نیمهٔ دیگر جماد بود این تقریر سوال است و جواب در ابیات آینده مذکور است و هفت رصد مراد از افلاک سبعه است و چهار مادر اربع عناصر و سه ۳ گوهر موالید ثلاثه که آن حیوانات و جمادات و نباتات باشد .

جواب دادن خضر علیه السلام و رفع نمودن لجاج و ترغیب دادن بر شریعت و طریقت

هر نقد کزین عیار میرفت   صراف درون اونه پخرفت
پس گفت که این چه دیو بود است   کز پردهٔ کج رهت نمود است
هیهات هنوز دامت اینها است   چون نو قدمان مقامت این جا است
روکین نه سوال عارفان است   این خار ره مخالفان است
تعطیل نهال این سوال است   بدعت ثمرات این نهال است
از شیوهٔ دین حدیث رانی   پس جوهر جان قدیم خوانی

یعنی هر سوالیکه ازان حضرت نمودم چون از جادهٔ شرع انحراف داشت دل اوکه شناسندهٔ سره از ناسره بود قبول نه نمود و فرمود که این سخنان از مقتضیات شیطان است که ترا براه نا مرضیه حکما برده در مزله ضلالت و گمراهی انداخته است عارفان این را از عالم تعطیل و بدعت شمارند کسی را که متابعت دین قویم محمدی پیش نهاد او باشد حرف فلسفه شنودن و جوهر جان را قدیم خواندن موجب سفه و بی خردی است وانچه بحدیث و نقل ثابت و متحقق شده باشد بدلایل حکما محتاج نیست بلکه اشارات آن بر براهین مموهه اهل حکمت نمودن کمال نادانی است پس ترا باید که تابع شریعت مصطفوی بوده خودرافدای گنج فرقانی سازی و از خالق قرانی نصیبه برداری چنانچه حضرت عثمان برسر گنج قرآن سرفدا نموده بمراتب عالیه فایز گردید و از طریق نا مرضیه این طائفه محترز و مجتنب گشته مموهات فلسفه را از نیل خال سفید برص دانی زیرا که انچه کسے را که چشم او بسرمه شریعت منور باشد پیشوای و سلوک در ینهمای او حضرت رسالت پناهی بهتر که بمطلب رسد نه ابو علی که ضلالت را سرمایه سازد و چون کسے بدین محمدی تمسک گیرد و بحبل المتین احمدی چنگ زند از آتشین پل و از هفت جزیره فلک کے باو مضرت طاری گردد و اینها گی مانع وسد راه او تواند شد که بموافق حدیث شریف نبوی و نص فرقانی

بید قدرت الهی محکوم و منقاد اند و آخرفنا برینها طریانی می یابد و مصنف بقدم ذاتی که صفت ذات قدیم مطلق است و فلاسفه ازین معنے بمراحل دور واقع شده از اینست که خسروان دنیا و دین مال ایشان است .

چند از دم فلسفه ستودن   نی فلسفه بل سفه نمودن

حضرت خضر علیه السلام خاقانی را زجر میکنند و می فرمایند این سوالها که بامن کردی بر طریق مذهب فلاسفه است بلکه دور از دانائی و قریب بگمراهی است .

پا از سر این حدیث در نه   فلسے ز هزار فلسفی به
بانص و حدیث و نظم قرآن   یونے نه ارزد حدیث یونان
هان سنگ تو شرع زود واکن   دل را ز فلاخن فلاطن
در حکمت دین در آر جان را   حکمت حکم است توسنان را
قرآن گنج است و تو سخن سنج   هان قربان شو تو پیش این گنج
بر گنج بسے کنند قربان   قربان شو پیش گنج قرآن
عثمان چو باحمد اقتدا کرد   نه برسر گنج جان فدا کرد
گلگونه نمود خون عثمان   برروی مخدرات قران

مخدرات پرده نشینان و در اینجا مراد از آیات و معنی قران مجید است که هیچ کس از اسرار آن کماحقه مطلع نیست و گلگونه رنگیست مثل غازه که زنان برروے مالند گویند که چون محمد بن ابیبکر با جمعی رفت حضرت عثمان رضی‌الله عنه در تلاوت قران مجید مشغول بودند چون آنحضرت کشته شدند سر مبارک برآیۀ فسیکفیکهم الله الی آخره افتاد و یون بالضم نمد کهنه و یونان شهریست معروف و فلاخن ژوپین که از ریسمان سازند و ازان سنگ اندازند و فلاطن مخفف فلاطون است حکمت بفتحتین دانش و میانچی کننده درمیان نیک و بد بکسر حاوفتح کاف حکمتها و بفتح حاوسکون کاف لجام دهن اسپ یعنی حلقه لجام که در زیر زنخ اسپ بندند وازان حلقه اسپ

رام و نرم میشود و مطلق لجام را نیز گویند و توسن اسپ سرکش و فلسفه بازی و نیز جمع فلسفی و نو قدمان مراد از مبتدیان و عوام الناس است .

خود خون مطهر چنان کس   گلگونۀ قدسیان سزد بس
علمی که ز ذوق شرع خالی است   خالی سبب سیاه حالی است
این خال سیاه ز اهل ایمان   چون خال سپید دار پنهان
خواهی طیران بطور سینا   پرست مکن به پور سینا
دل در سخن محمدی بند   اے پور علی زبوعلی چند
چون دیدۀ راست بین نداری   قاید قرشی به از بخاری
بهر محل این محققان را   مخراق زن این مخرقان را
بردار کش از برای دین را   نقابان سرای دین را
یک روئی بکعبه هدی آر   شش روی مباش کعبتین وار
مپذیر درین کهن خرابات   از نو قدمان دم خرافات

سینا بالکسر سوراخ کننده و نیز نام پدر بوعلی حکیم و نیز نام کوه است بشام که موسیٰ علیه السلام را بران تجلی شده است که آن راطور سینا می نامند و نیز نام درختی است که صمغ او درخواص مانند روغن بلسان است و در منتخب اللغات نوشته است سینا جد شیخ ابی علی حکیم و بالمد قسم سنگیست و خال سفید برص راگویند و مراد از پور علی خاقانی است که پدرش رابوعلی' نجار میگفتند و بو علی نام حکیم است که در لغت سینا مذکور شد و قاید عصا کش کور و قرشی مخفف قریشی است و قاید قرشی مرکب مراد از جناب رسالت است صلعم و بخاری مراد از ابوعلی سینا که بخاریست و مخراق بکسر میم و سکون خای معجمه شمشیر چوبین و دره که از جامه سازند یا از چرم که آن تازیانه باشد و مخرقان یعنے رخنه کنندگان و اسم فاعل خرق است و آن بمعنے دریدن باشد مراد ازان مبتدعان که درنده احکام شریعت بیضاست و نقابان سوراخ کنندگان دیوار و درینجا مراد ازان حکما باشد که سند از

شرع شریف ندارند و کعبتین قرعه بازی که آن از عاج باشد و آن در قرعه اند شش پهلو هستند و از نو قدمای بدعتیان مراد است .

موهوم کلام شان نه مفهوم　　خالی همه همچو نقش موهوم
موهوم بود نبشته برجائی　　موهوم هم از سر و هم از پائی

ای لفظ موهوم که میم و واو و ها باشد و این هر سه ۳ حروف میان خالی اند یعنے نقطه ندارند و برائے آن نقش موهوم خالی گفته که لفظ ندارد و سوای آن لفظ موهوم را چون قلب کنے باز موهوم میشود مثل سگمگس و مراد آنکه کلام حکماء فلاسفه نفس موهوم است که هیچ معنی ندارد و از سر تاپا همچو لفظ موهوم که در صورت قلب هم موهوم است .

چون گنبدهٔ حباب پر پیچ　　شکلش بکمال و معنیش هیچ

یعنے اشکال فلاسفه مانند گنبد حباب است که بصورت شکل آن بکمال مے نماید و در معنے هیچ است که اصلش نیست .

چون صورت بوسه در تمنی　　حالی خوش و هیچ حاصلش نی

ای صورت بوسه تصحیف صورت توشه دارد که در تمنی هست یعنی تمنائی توشه اگرچه گرسنه را فی الحال خوش کند اما ازان هیچ حاصل نیست زیرا که گرسنه را سیری بدون خوردن نمیشود و تمنائی توشه فائده نمیدهد و کلام حکماء فلاسفه برین منوال است چون توشه در تمنایی حاصل .

و زچنبردف میان تهی تر　　رنگین و دو روی بے بن و سر
اقلید سرای دین بدست آر　　اقلیدس و رایهاش بگذار
ز اقوال مجوفت چه اید　　ز اشکال مزخرفت چه زاید
اقوال به عندلیب بگذار　　اشکال به عنکبوت بسپار
از هندسه عنکبوت را چیست　　کز قوت حرام بایدش زیست
از من کلمات شرع را پرس　　از رمز و بیان انبیاء پرس
در پیش روان شرع کن درس　　از پیش نهاد گمرهان ترس

مردان سوی دار ضرب تازند　　طفلان درم از سفال سازند
مندیش چودین کنی تقبل　　زین نیلی بحر و آتشین پل

اقلیدس بضم همزه و کسر دال کتابیست در علم حکمت و نیز نام حکیم که مصنف اوست میگویند که اقلید بمعنے کلید است و دس بمعنی هندسه یعنی کلید هندسه و مجوف میان تهی را گویند و نزدیک نحویان کلمه که عین او حرف علت باشد چون قول بروزن فعل و درین جا مراد از کلام بیهوده است و مراد از نیلی بحر آسمان است و آتشین پل مراد از دوزخ یا کرهٔ نار که در تحت فلک باشد و پل برائے آن گفته که گذرگاه یکے اوست .

در کشتی شرع چون نشستی　　زین هفت جزیره باز رستی
از عالم خاک بر گذر پاک　　کوخاک بفرق عالم خاک
طفلی که طرب ز خاک سازی　　رندی که درم بخاک بازی

درم بخاک بازی کردن قسمیست از اقسام بازی که طفلان در زمین کوه کرده درم می بازند آنرا درم بازی میگویند که خاصه طفال است .

چرخ است کمان کروهه کردار　　گل مهرهٔ اندرو گرفتار

کمان کروهه بضم کاف تازی است که ازان غلوله گل میرانند و در هندی غلیل میگویند و گل مهره کنایت از زمین است حاصل آنکه زمین مانند غلوله گلی در دست آسمان گرفتار است هرچه آسمان حکم کند این فرمانبردار اوست چون غلوله در حکم غلیل .

بر مهرهٔ گل مساز منزل　　کاندا ختنیست مهرهٔ گل
آنها که جهان قدیم دانند　　زین نکته که رفت بی نشان اند

حضرت علیه السلام خاقانی علیه الرحمه را میفرمایند که حکما فلاسفه از گمراهی خود که جهان را قدیم میگویند و بحدوث او قایل هستند ازین نکته هائی شرع شریف که بالامذکور شد و من بتو ارشاد کرده ام غافل اند فی الواقع فلاسفه را با علماء اسلامیه چه نسبت است .

در ترک شواغل دنیا و رفع حجابها

چون کرم قزت به باغ دینی   پر هست ولی پریدنی نی
آن پرکه بکرم قز برآید   پرواز بلند را نشاید
هرگه که بکرم پر برآید   می دان که زمان اوسر آید
چون تیر ز پر عاریت بس   زین چار پر چهار کرگس

کرم قز کرم ابر نسیم و چار کرگس مراد از اربع عناصر .

نمرود وشی و پشه مانند   پرواز بپر کرگسان چند
چون کرگس طامعی ازان بود   تیر تو خطا چو تیر نمرود
چون کرگسی و چو جیفه لاشی   آهنگ بسوی گوشت تاکی
چون نمرودت فریفت گردون   بر تیر طمع به تهمت خون
افسرده جهان پیرهن خیز   از بنگه این عجوز بگریز
پیوند فسرده چون گزینی   در بند عجوزه چون نشینی
دی ماه فنا است پند بپذیر   چون بلبل و نحل گوشه گیر
دم بسته قدم شکسته می مان   چون بلبل و نحل در زمستان
کاندر مه دی بباغ و کهسار   بلبل گنگ است و نحل بیکار

ماه دی ماه زمستان -

کاشانه دولت تو دامان   خلوت گه خاص تو کریبان
می ساز بسینه تابخانه   می کن ز جگر شرابخانه
از تف دل آتشی بر افروز   شهوات برو چو هیمه می سوز
چون برکنی آتش چنین گرم   خورشید فسرده گردد از شرم
پس قصد کند بمفرش تو   تا گرم شود بآتش تو
خورشید بدان کند تگاپو   کز مطبخ تو رسد ورابو
بر بند بدان قدر که نیر واست   این چار دریچه کزدرون سو است
تا بو که ز سه غرفه که بالاست   از حجره دست چپ کنی راست

بدانکه چار دریچه مراد از چشم و گوش و دهان و بینی که آن هر چهار از برون سو واقع شد یعنے بر ظاهر بدن انسانست و سه غرفه مراد از تجویف ثلاثه یکے حس مشترک دوم خیال

سیوم حافظه که محل آن دماغ است آن را حواس باطنی گویند چنانچه شیخ الرئیس بو علی سینا میفرماید .

سه تجویف دارد دماغ بشر   کز احساس باطن دهندت خبر
مقدم ز تجویف اول بدان   بود جای سه مشترک را مقر
موخر ازو شد محل خیال   که ماند ازو در تصور اثر
پس اندر نخستین اوسط بود   تخیل ز حیوان و فکر از بشر
اخیر اوسط جای وهم است و حفظ   ز تجویف آخر نباشد بدر

یک چند برین سبیل می باش   تخمی بزمین صدق می پاش
تادی مه ظلم در گذشتن   خورشید مراد باز گشتن
تا فصل ربیع جان رسیدن   بر گلبن عمر گل دمیدن
کانها که دل بهار دارند   دی ماه بدین صفت گذارند

در مذمت حساد گوید

گر رغم ترا بعالم دون   دونی دوسه بر کشید گردون
کوری است مراین کبودوش را   این باطل کوش و کینه کش را

مراد از کبود وش آسمان است .

در خط چه شوی چوسست رایان   زین خط و طلسم ناسزایان

در خط شدن کنایت از متغیر شدن و آزرده گردیدن و شرمنده شدن است و سست رایان مراد از حکماء فلاسفه که بی عقل و بی حوصله اند از برای آنکه غافل از علم شرایع اند زین خط مراد از آسمان و طلسم ناسزایان کنایت از علم فلاسفه چنانچه هندسه ونجوم است حاصل بیت آنکه مانند فلاسفه در حساب دائره های آسمان و اشکال هندسه و نجوم چرامتغیر شدی که نتیجه آن آخر شرمنده شدن است چه هر که علم شرایع بگذارد و چون حکماء سست رای مستغرق بحر هندسه و نجوم شود انجام اوبےبهرهگی و شرمندهگی است .

از دایره جز کژی چه زاید   کز نا اهلان جز این نشاید
گر بر حسد چنار چالاک   بید انجیری برآید از خاک
آنها که بعقل کار دانند   بید انجیر از چنار دانند

این سال بقا بصد رساند — وان بیش سه چارمه نماند
ای یافته تاج بی نیازان — مپذیر کلاه سر فرازان
در درد سر از کلاه هر کس — این بی کلهی کلاه تو بس
وان را که کلاه بی کلاهی است — بر هر دو جهانش پادشاهی است
وان کس که بسر کلاه جاه است — فرداش کلاه بی کلاه است

ایضا در مذمت حساد گوید سر افرازان مراد از دولتمندان متکبر است کلاه بکسر کاف و فتح لام بمعنی و بال و ندامت و خواری آمده .

تاکی بسجود بر در غیر — چند از انا خیر یک دو لاخیر
خاکی صفت خلیفه پویند — بر آتشیان سلام تا چند
اینها همه مرد لات و لوت اند — باد جبروت در بروت اند
در میکده قبله مهین شان — صد برکهٔ سرکه در جبین شان
بر جای پیمبران نشسته — ناموس پیمبران شکسته
از خیر کسان نوا گرفته — اوقاف بغصب وا گرفته
یک سر دو زبان چو ماربیسه — یک چشم و دورو چو بادریسه

بیسه باباى تازى وقيل باباى فارسى بمعنى مارسياه رنگ كه برو داغهای سفید باشد وآں دو زبان دارد و بعضی ارقم را گویند بادریسه تخته چوبین که در خیمه محل استادنی چوب است و یک چشم باعتبار سوراخ او گفته و دورو بایں که هر دو طرف صفحه دارد حاصل بیت آنکه در صحبت ارباب غفلت عاقبت خود را خوار کردن چوں ماربیسه دو زبان و چوں بادریسه یک چشم و دو رو بودن چه حاصل است و لوت بالضم با واو فارسی طعام چرب و لذیذ در کنزاللغات بالفتح ولات نام بت است و بعضی میگویند که لوت لفظ ترکی است بمعنی شمشیر یا جامه یا آب آمده غرض آنکه معنی اول صحیح است و باقی صحت ندارند .

چوں مرغ کشاده پر ولی بوم — چوں بوم بزرگ سر ولی شوم
در دولت و دیں چو بوم و طاؤس — یکسر سر و پای زشت منحوس
ای شاه طغان کشور دل — طمع از یمک و ینال بگسل

طغان نام بادشاه ترکستان است که باکمال خوبی و بزرگی بود و یمک و ینال هر دو نام وزرای ملوک ترکستان است و یمک بفتحتین نام شهر و بزبان ترکی طعام راگویند .

محمود نماند نطق در بند — از مدحت سومناتی چند
بر درگه هر خسیس بالی — چوں کوس منال بی منالی
میران زمانه را بهر سان — گلگونه و موی عاریت دان
هر دو ببر خرد کم از هیچ — این یکسره رنگ و آن دگر پیچ
رفت آنکه دریں سرای مجبور — جم سلطان بود و دیو مزدور
امروز بمقتضای دوران — جم مزدور است و دیو سلطان
مزدوری دیو آخر کار — جز ویل سقر چه آورد بار
هر کو در سفلگان مقر داشت — از آتش دوزخ آب خور داشت
هر کس که حریف عنکبوت است — ماوی گهش اوهن البیوت است
هر کس سوی جام ناکسان تاخت — خالی شد و جام کم ز کم یافت
باشد ببرکسان عالم — چوں جرعهٔ ناکسان کم از کم
هر کس که بمنزل طمع راند — در منع و عطای خلق در ماند
جز مشک سقاش هیچ مشناس — کاول دق دارد آخر آماس

دق زحمتی است که آدمی بداں لاغر و باریک میشود و سرفه و بلغم می فزاید و بالفتح جامه پشمینه که اکثر در مصر می بافند و بمعنی چیزی باریک هم آمده بدانکه این لفظ را عرب مشدد خوانند و فارسیاں مخفف استعمال کرده اند و مصنف دریں جا خالی شدن مشک را بدق وپر شدن مشک را بورم تشبیه داده .

ناں ریزهٔ سفرهٔ ناخساں چند — کف کفچهٔ دیگ ناکساں چند
چوں سگ در هر کس است جایت — زاں چوں دم سگ کج است رایت
این نا اهلاں نه اهل کار اند — سگ سار سزای سنگسار اند
به داں ز نهاد مختصر شاں — طوق دم سگ ز تاج سر شاں
در راه خدا شوی تن آساں — از خدمت ناخدای ترساں
بر چشمه شیر و می فرود آی — چوں شیر بفرث و دم میالای

فرث سرگین -

اینک آب طهور قلزم — از خاک نجس مکن تیمم

انتقال به نعت سید عالم علیه السلام

خاقانی از آستان اشرار   درخر به پناه‌گاه مختار
خاقانی ازین سرای تزویر   بگریز و رکاب مصطفی گیر
پی در ره دولت ابد نه   سر بر خط احمد واحد نه
از احمد تا احد بسی نیست   میمی بمیان حجاب معنیست
آن میم چو از میانه برخاست   احمد بصفت احد بود راست

حاصل آنکه درمیان احمد واحد حجاب میم است چون میم از میان برخاست احمد احد میشود چنانچه در حدیث واقع است انا احمد بلامیم و مصنف میم را تعبیر بجهان کرده از برای آنکه میم بحساب جمل چهل است و مراتب جهان نیز چهل است باعتبار منزل و آنرا تنزلات اربعین گویند و آن در حقیقت اضافات محض است چون آن اضافات را ساقط کنی احمد عین احد است و تفصیل اضافات که چهل است این است چنانچه گفته شد اشارت میم بران است و آن عقل کل و نفس کل و هیولی و طبیعت و نه فلک و هفت کوکب و دوازده برج و چهار عنصر و موالید ثلاثه و انسان که اخرین مراتب است .

از بولهبان وقت بگریز   در فتراک محمد آویز
دست آویزی که امن عقبی است   جز فتراک محمدی نیست
لب مرکه (۱) قاف را بسنبد (۲)   کزمیم محمدی بجنبد (۳)
لب رنجه (۴) شود زمیم نامش   زان تحفه جان (۵) رسد مدامش

مراد از بولهبان کافران و آزار دهندگان مسلمانان است . سنبیدن بمعنی سوراخ کردن

لب موضع میم نامش اوفتاد   حق سی و دو دانه گوهرش داد
از حرمت آنکه میم وار است   لب دایرهٔ سخن گذار است
لب کیست که این حدیث راند   خود خط جهان به میم ماند

---

۱ – مخفف کوه – ۲ – سنبیدن سوراخ کردن و رخنه نمودن ۳ – یعنی چون لب از میم محمدی در تکلم آید ببرکت اومی گرداند که کوه قاف را باآن رفعت و عظمت بسنبد یعنی کوه قاف را محیط گردد ۴ – لب رنجه شدن کنایت از تکلم است
۵ – تحفه جان کنایت از سخن نیکو است .

یعنی لب را موضع میم برائی آن گفته که حرف میم از اتصال شفتین میخیزد یعنی حرف شفوی است و سی و دو دانه مراد از دندان است و لب را نسبت بایں سی و دو دانه ازان کرده که عدد لب بحساب سی و دو میشود و ازین هم ترقی کرده میگوید که لب کیست که دعوی نسبت میم محمدی نماید بلکه تمام جهان بمشابه دائره میم است .

در روضهٔ فطرت جهاندار   آدم شگوفه است و میوه مختار
احمد پس آدم است شاید   میوه ز پس شگوفه آید
این سورهٔ جود و آیت جد   پیش اب وجد اوست ابجد

جد بمعنی بخت و بزرگی آمده حاصل آنکه جناب رسالت صلعم بمنزله سورهٔ جود و آیت بخت و بزرگی است و اب وجد او که مراد حضرت آدم و حضرت خلیل‌الله علیه‌السلام اند اگرچه پیشتر از جناب رسالت انداما بمنزله ابجد اند باعتبار سباقت که بعثت آن جناب مقدس بعد آن هر دو پیغمبر واقع شده و این مضائقه نیست که سوره در پس ابجد بآخرمی آید .

اب کیست خلیل وجد که آدم   او بهتر ازین و بلکه زان هم
بعد از همه آمد است ظاهر   سوره پس ابجد آید آخر

ذکرمعراج حضرت رسالت پناه صلی‌الله علیه‌وسلم و صفت براق

میدان ازل ندیده باری   بر پشت فلک چنین سواری
آن شب که سپهرش آفرین کرد   احسنت زمانش هم زمین کرد
بر قمهٔ قبهٔ فلک رفت   تا قلهٔ قبلهٔ ملک رفت
بر شد بدمی از این حباله   زان سوی فلک هزار ساله

قمهٔ نوک بالائی هر چیز قبهٔ معروف قله سرکوه قبله ملک عبارت از بیت‌المعمور باشد یعنی آنجناب رسالت برقبه فلک تا بلندی بیت المعمور رفتند درین بیت حمل بر حصر نیست بلکه لامکان زیر قدم او در آمده حباله بمعنی دام و رسن و قید آمده درین جامراد از دنیا ست .

در زیرش مرکب روان تن   گویا و خموش و رام و توسن

این بیت در صفت براق واقع شده. روان تن بمعنی آنکه تن او چون روح است مجرد از علایق و گویا باعتبار رسول علیه‌السلام و خموش باعتبار غیر و رام باعتبار آنحضرت و توسن باعتبار غیر و ضمیر که در زیرش واقع است راجع بحضرت است.

کره بده فحل آسمان را   پس فحل شده ردای جان را

آسمان رافحل گفته از برائے آنکه ابائی علوی اند و ذریت ثابت و ردای جان ای برائے بردن جان و مراد ازان جناب رسالت است که در لطافت و شرافت حکم جان داشتند.

در مرتع قدسیان چریده   در مربط سدره آرمیده

مرتع چراگاه جانوران و قدسیان مراد از فرشتگان و مربط جای بستن و آن طویله باشد و سدره در لغت نام درخت کنار است بضم کاف و آن را سدرة المنتهی گویند که در آسمان هفتم است و مقام حضرت جبرئیل علیه السلام است و فاعل چریده و آرمیده براق است و در سدره آرمیده عبارت ازان است که جناب رسالت در شب معراج براق را در سدرة المنتهی گذاشته خود بدولت بالای عرش تشریف بردند و سیر لامکان فرمودند و مصنف بر آن اشارت نموده که در سدره آرمیده.

پیش از آدم بکاخ رضوان   افگنده هزار سال دندان (۱)
پرورده و بر نهاده داغش   رایض بر یاض هشت باغش
از حوض طهور آب خورده   بر خاک جنان مراغه کرده
نا بوده برای نا خوشی جان   بر آخر خشک (۲) آخشیجان
جای و علفش نه زین کهن فرش   از خوشه چرخ و گوشه عرش
هم پیکرش از سلاله نور   هم پرچمش از کلاله حور

۱ دندان افگندن عبارت از دندان در بر آوردن یا چریدن است یعنی براق پیش از خلقت آدم در بهشت جا داشت - ۲ آخر خشک کنایه از قحط و تنگی معاش مقابل آخر چرب که کنایه از مکان بسیاری عیش و فراخی نعمت باشد.

رایض رب النوع فرس که اومدبر نوع اسپان است بمعنی چابک سوار آمده و داغ نهادن عبارت از انتخاب نمودن است یعنی رضوان در بهشت بران براق داغ محمّدی نموده برائے سواری معراج آنحضرت انتخاب کرده بود و از حوض طهور کنایت از حوض کوثر است و جنان بالکسر بهشت و بالفتح دل و مراغه غلطیدن اسپ را گویند و آخر خشک مراد از دنیا و اخشیجان چهار طبع که عرب آنرا اربع عناصر گویند.

و آخر خشک را باخشیجان اضافت کرده برائے آنکه اهل دنیا از اربعه عناصر مرکب اند خوشه چرخ برج سنبله و کهن فرش مراد از دنیاست و سلاله بالضم آنچه بیرون کشیده شده از چیزی - مراد از نطفه و ولد باشد که خلاصه است پرچم دم و کاکل درینجا مراد از ایال اسپ است کلاله بالضم موی پیچیده و پرشکن و درهم که عبارت از زلف است.

پیشانی و ناصیه فراهم   جوی می و شیر هر دو باهم

می رنگ سرخ دارد و شیر رنگ سپید مخفی نماند که در رنگ براق اختلاف است و نزدیک مولوی گنجوی علیه الرحمه ثابت شده که سراپا مشکین است چنانچه در شرفنامه بشب رنگے منسوب ساخته و نزدیک خاقانی علیه الرحمه باثبات رسید که رنگ او سرخ و موی پیشانی او سپید برائے ایں پیشانی را بشیر و ناصیه را بمی تشبیه داده و بعضی اسپ سفید و بعضے ابلق گفته اند.

جنی حرکات و آدمی روی   ناهید عذار و مشتری خوی
چون زلف بتان دمش گره ور   چون خوی مهان دمش معطر
چون پشت چمن بهار پیرا   در برقع جل شگوفه آسا
لطف قدمش ز نور ساده   دستارچه بسته طوق داده
بر آب [زده ملک] صفیرش   ایام نبوده سخره گیرش
رخشے چو درخش تیز و رخشان   لابل چو درفش خور زر افشان
داده لقبش دران منازل   مضمار ضمیر دلدل دل

دستارچه بمعنی فوطه و دست پاک را گویند که در گردن
اسپ می بندند و صفیر درینجا مراد از آواز است که بوقت
خورانیدن آب بر اسپان میزنند و مضمار بالکسر میدان و اسپ
باریک میان و تیل چابک سوار و درینجا مراد معنی ثانی است
و دلدل نام استر سفید بسیاهی مایل که حاکم اسکندریه بجناب
رسالت فرستاده و آن جناب مقدس بحضرت امیرالمومنین علی
کرم‌الله وجهه را عطا فرمودند و بعض میگویند که حضرت ماریه
نیز همراه دلدل آمده اند .

نه ترس که دره افگند سم　　نه سهم که راه را کند گم
نز تیر اثیر در رمیده　　نز شیر سپهر سر کشیده

نز در اصل نه از براۓ رعایت نظم الف را حذف کردند
اثیر کرهٔ آتش را گویند که بر آسمان چهارم است - تیر اثیر
مراد از آن حقه آتشین است که براۓ رجم شیاطین از آسمان
میزنند و عرب آنرا شهاب می نامند و شیر سپهر مراد از برج
اسد است این بیت در شجاعت و شهامت براق واقع شد یعنی نه
از شهاب ثاقب میرمد و نه از شیر سپهر میگریزد قاعده است
که همه اسپان از حقه آتشین و از دیدار شیر رم میکنند و این
اسپ خلاف دیگر اسپان است .

از غرش وغره اش همه راه　　پیدا شده صور و نور ناگاه
بر پشت چنین فلک نهادی　　بنشسته چنان ملک نژادی
گفتی که سوار شد علی‌الحال　　بر نفس شریف عقل فعال

حاصل بیت آنکه چون حضرت بر آن اسپ سوار شدند
چنان معلوم شد که بر نفس ناطقه عقل فعال سوار شده و عقل
فعال نزدیک حکما عقل عاشر است که در عالم کون و فساد متصرف
است بلکه فلاسفه اورا خالق عالم تکوین میدانند .

وین گفت که دور باد یارب　　چشم بد ازین سوار و مرکب
احمد بچنین براق میمون　　زین دار الحزن رانده بیرون
ز اقلیم حدوث بر گرفته　　راه ملکوت در گرفته

مراد از اقلیم حدوث دنیا است و راه ملکوت عبارت از افلاک
است یعنی آنحضرت رخت عزیمت از دنیا برداشته عازم سیر
افلاک شدند و بالاۓ عرش رفتند .

بی پرده دران منازل نور　　با معتکفان بیت معمور
آموخته عصمت انبیا را　　آمیخته شربت اصفیا را
بگذشت ز هفت و شش در تنگ　　زندان سه بعد و صحن دو رنگ
هفتم رصدش جواز داده　　پای از سر سدره بر نهاده

یعنی آنحضرت در شب معراج از هفت فلک و از شش جهات
دنیا بر گذشتند بلکه از زندان سه بعد که عبارت از طول و عرض
و عمق باشد و صحن دو رنگ که کنایت از لیل و نهار است بر
هم گذشتند یعنی متصف بصفتی شدند که اطلاق جسم و مکان
چه از زمین و چه از آسمان باشد برو اطلاق نتوان کرد و ششدر
تنگ آسمان هارا براۓ آن گفته که بر مذهب حکما افلاک باهم اتصال
دارند و انفصال ندارند - و هفتم رصد مراد از فلک هفتم است
جواز بالفتح رواقی در واشدن و آبی بستور کشت دادن و سیراب
کردن است .

شب راه بنور جسم رفته　　زی مقصد جان بجسم رفته

زی بمعنی طرف است و این بیت دررد مذهب معتزله و شیعه
که منکر رویت اند واقع شده یعنی آنحضرت در شب معراج
بنور افضال‌الهٰی وقوت قدرت نا متناهی از همین جسم که دارند
بر آسمانها تشریف بردند و رویت مقصد جان که عبارت از ذات
باریست تعالی شانه بهمین جسم بشر که دارند حاصل کردند
چنانچه حضرت نظامی علیه‌الرحمه می فرمایند .

دید محمّد نه بچشم دگر　　بلکه بدین چشم که دارد بشر

پیش آمده عرش نورهان خواه　　نقد دو جهانش داده در راه
از وادی قدس سر کشیده　　در کعبهٔ بی جهت رسیده

نورهان تحفه را گویند که پیشکش سلطان سازند و کعبهٔ بی
جهت عبارت از لامکان ست که نه جهت دارد نه مکان .

درگاه قدم بدیده دیده — لبیک بگوش سر شنیده
رویت شده هدیهٔ نزولش — طغرا شده آمن الرسول اش
بشنید نود هزار اشارت — لا احصی رانده در عبارت
آن ساقی منصف اندران شب — صد نصفی در کشیده تالب

گویند که جناب رسالت در شب معراج نود هزار اشارت که عبارت از راز مخفی است گوش فرمودند و بعضی ازان بر علماء مذاهب اربعه ظاهر است و اکثر مخفی است نصفی بالکسر پیاله را گویند .

باز آمده در جهان لاباس — جرعه بصحابه داده زان کاس
او دفتر عشق و چار یارش — یک بود و ده و صد و هزارش

اصول اعداد چهار اند - آحاد و عشرات و مآت و الوف ازین زیاده نیستند و صحابی کبار آنحضرت نیز چهار اند و باقی اصحاب در جنب رتبهٔ ایشانند و در شرف اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم داخل اند و اعداد غیر نامتناهی اند و در جنب این چهار مراتب است چنانچه خود میفرمایند .

اصحابش بیش و کم نشاید — کاعداد همین چهار باید
هر چار چهار رکن تمکین — بل چار حدود کعبهٔ دین
گر زان شرفی که مصطفی داشت — معراج بحضرت خدا داشت
خاقانی را هم از شب داج (۱) — در حضرت مصطفی است معراج
گر زین سخنان سحر کردار — حسان عرب شدی خبردار
بانگش بزدی ز عالم پاک — یا حسان العجم فدیناک

المقالة الثالثة فی وصف بلاد عراق و همدان و مدینة السلام بغداد و مدائح اصحابها و هی تسمی بسبعة الاوتاد

ای عیسی ره نشین جهاندرا — هم خانه عیسی آسمان را
ای نامزد صلیب اکبر — یعنی خط استوا و محور

---
۱ تاریک

آفتاب را هم خانه عیسی علیه السلام برائے آن گفته که هر دو سکونت بر آسمان چهارم دارند نامزد بمعنے تعین آمده و صلیب اکبر عبارت از شکلی که از تقاطع خط محور و استوا بصورت صلیب بهم رسیده و آفتاب بر آن عبور میکند و محل سیر اوست و عیسی ره نشین مراد ازان طبیب هست که بر سرره نشسته دوا فروشی میکند و نسبت طبابت بافتاب برائے آنست که بحسب ظاهر و رفع علل خزان و احیاء اموات و نبات و دور شدن برودت مستزاد از اجسام تعلق باو دارد .

بر کل وجود کلهٔ سور — برقله چرخ قبهٔ نور

کله بالکسر کاف تازی و لام مشدد سایبان و سور مخفف سرور است .

مانی بعرابیان اشقر — نیزه بکف و برهنه پیکر

اشقر کسی که موی و چهره او سرخ باشد و رنگ آفتاب برنگ اشقر نسبت تمام دارد و در کتب لغات اشقر اسپی که یال و دم او سرخ باشد و شتر سرخ مو را نیز گویند و بمعنے رنگ سرخ و سفید هم آمده و نیزه بکف باعتبار خطوط شعاع آفتاب و برهنه پیکر برائے آن گفته که آفتاب در چشم مردم بصورت برهنه مینماید .

زان نیزه آتشین نمائی — تا حلقه آسمان ربائی

کمال صنعت نیزه بازان آن است که حلقه را از نوک نیزه میربایند مصنف آفتاب را میگوید که تو هم از خطوط شعاع خود که مثل نیزه آتشین است ماه را که حلقه آسمان است میربائی یعنے نابود میسازی یقین است که چون آفتاب طلوع میکند ماه نابود میشود .

سهم تو کند ز چشم مردم — هم دزد نهان وهم عسس گم
دزد از تو ز ترس زان گریزد — تا نیزه ات خون او نریزد
خود دزدان با تو چون ستیزند — دزدان ز برهنگان گریزند
با آنکه برهنگی گزینی — زربفت دهی بهر که بینی
تو محرم کعبهٔ بقائی — آن به که برهنه تن نمائی

در صفت دل گوید مشابهت کعبه

آن کعبه که از سکون معاف است   او را همه گرد خود طواف است

یعنی آن کعبه دل که سکون ندارد بلکه متحرک است طواف گرد خود خود میکند و از خارج زوار ندارد .

آن کعبه که خانه قدم بود   آن وقت که وقت در عدم بود
نه بر سرراهش ام غیلان   نه گرد درش سپاه پیلان
راهش همه حلهای در باز   بنشسته قریشیان سر باز

ام غیلان درختیست خاردار که مغیلان باشد و آن در اصل ام غیلان بوده بکثرت استعمال الف محذوف شده مغیلان شد حله بالکسر مع التشدید در عربی فرود آمدن است و حلول بمثله و نیز بنظر در آمده که حله خانه از پشم که آن خیمه صحرا نشینان است و نیز مقامیست نزدیک کعبه و نام دیهیست در حوالی شام و اسرار را برائے مشابهت کعبه نسبت بقریشیان کرده یعنی چنانچه در کعبه قریشیان سکونت دارند هم چنان دو کعبه دل اسرار الهی و رموز نامتناهی و حقایق شگرف فوج فوج اقامت ورزیده اند .

آن حی کرم بعالم حی   طی کرده حدیث حاتم طی

یعنی آن کعبهٔ دل که زنده کننده کرم است دو عالم ناسوت پیش سخاوت خود حدیث حاتم طی را طی کرده ای محو ساخته و دل راحی کرم برائے آن گفته که کرم تعلق بدل دارد و بمال نیست پس دل زنده کننده کرم است نه مال و از عالم حی مراد از عالم ناسوت است که بالفعل حیات دارند یا عالم ملکوت یا عالم ارواح یا عالم جنات و کرم فعل کریم است و کریم حقتعالی است چنانکه گویند .

که هست افرینندهٔ جان کریم .

حی و طی هر دو نام قبیله ایست که در عرب مشهور اند و نیز حی کرم نام مکان است چون حله .

وادیش هزار ساله راه است   لیک از ره عشق نیم گاه است
ره چون کف دست پای بالا   نه بیم سرو نه ترس کالا
هم ریگ روان او روان ها   هم دود سمومش آسمانها
هم روض سرور مرتع او   هم حوض طهور مصنع او
فارغ دل بختیانش در حال   از رنگ مهار و زنگ خلخال

از بختیانش مراد مستان الهی اند که مخمور شراب دیدار و دیوانه وجد و حال اند و از تکلیفات رسمی و از آرایش چشمی دور و از انوار تجلیات سبحانی پرنور اند سموم بالفتح باد گرم و بهر عضو که به رسد خشک گرداند و آدمی و جزآن ازان باد هلاک گردد و ریگ روان بالکسر کاف فارسی است بجانب شمال مانند آب روان است در آنجا جانوری نمیزید و جان‌بر نمیشود گویند که آن ریگ همه سیماب خیز است و آب آن ریگ سیماب برمی آرد و هر که آب آنجا بخورد فی الحال بمیرد و در وادی کعبه دل هم ریگ روان است و آن عبارت از خطرات گوناگون باشد یا مراد عالم ارواح است که آن در وادی کعبه دل مانند ریگ روان سیر دارند .

از فیض نخست زمزم او   وز عز اساس محکم او
رنگ حجرش سواد دلها   خاک حرمش مراد دلها
خط ملکوت ناودانش   شهرستان ازل مکانش
بیمارانش درست خیزان   مسکینانش خزینه ریزان
روح از پی آبروی خود را   خلد از پی رنگ و بوی خود را
دست آب ده مجاورانش   ارزن ده برج کوترانش
مانده همه سالکانش مادام   در سعی و وقوف و طوف و احرام
چون دائره هرکجا رود صدر   هر روزش عید و هرشبش قدر

اے دل که چون دائره نشیب و فراز ندارد و هر جاکه رود یعنی سیر کند بمنزله صدر است یعنی مبرا از جهات یعنی خلاف کعبه معروف که آن جهات دارد هر روز آن کعبه دل چون روز عید است و هر شبش چون شب قدر بخلاف کعبه معروف چه

که عید او در سال یکبار می آید و آن عیدالضحیٰ باشد و سالک چون زیارت کعبه دل کند روز و شب او چون روز عید و شب قدر معروف سرور و سعادت میباشد کوتر مخفف کبوتر و ارزن قسم غله که بهندی راله گویند .

چون نقطه یکے شده حدودش   بیت الله اولیں وجودش

یعنے کعبه دل که محل انظار الهی است چون نقطه حدود ندارد چه نقطه بالذات مجرد از طول و عرض و عمق است بخلاف کعبه معروف که جهات دارد - کعبه دل بیت الله اولین است و کعبه گل ثانی پس کعبه دل بر کعبه گل مقدم است مخفی نماند که نقطه آنرا گویند که طول و عرض و عمق ندارد و خط آنرا گویند که طول دارد و عرض و عمق ندارد و سطح آنرا گویند طول و عرض دارد و عمق ندارد پس نقطه مجرد است ازابعاد ثلاثه .

اینک ره کعبه شهنشاه   کو پخته عشق و بختی راه
خاقانی ازیں قدم که هستی   در کعبه دل گریز رستی
هر گه که حدیث کعبه رانم   عقل آید و می مزد زبانم
زیں نامه چوتر کنم دهاں را   جاں بوسه زند سر زباں را

باز آمدن خاقانی برسر خطاب بافتاب

ای درد و وثاق هفت پرده   بر تو دو عروس جلوه کرده

وثاق بالا خانه یا مطلق خانه و درینجا دو وثاق مراد از دو خانه چشم است و هفت پرده صفت اوست زیرا که پرده با وثاق مناسب پس بریں تقدیر واو عطف زاید است و دو عروس مراد از هر دو مردمک چشم و جلوه کردن بمعنے متجلی گشتن و ظاهر شدن است خطاب بافتاب ای فلاں هر دو مردمک چشم در دو خانه چشم هفت پرده که متجلی شده اند از فیض تست اگر نور تو جلوه نمیکرد مردمک را نور بصارت حاصل نمیشد و حکما گفته اند که بصارت و افزایش بینائی چشم مردم تعلق بافتاب دارد و معنے بر تو جلوه کرده اینست که نور از تو حاصل کرده اند و احتیاج بتو دارند .

و الفجر دلیل رفعت تست   و الشمس طراز خلعت تست
گرچه متفرد عظیمی   هاں تا نزنی دم از قدیمی
تو محدثی و سخن جزایں نیست   از قطب چه ترسی ار چنیں نیست

بیت اول در تنبیه آفتاب و بیت ثانی دلیل آنست - یعنے اے آفتاب اگرچه تو هم متفرد هستی مثل تو فرد دیگر نایاب است لیکن از غرور تفرد دعوی قدیمی مکن که تو محدث هستی و اگر محدث نیستی از قطب ترسیدن چه بود و ایں ترس تو دلیل حدوث است و ترسیدن آفتاب از قطب برائے آنست که تنیں فلک که بصورت اژدها ست جانب قطب است و اورا راس و ذنب گویند و آں کسوف آفتاب است که بسبب حیلولة الارض نور آفتاب منطفی میشود و اگر حادث نباشد ترا زوال از برائے چیست .

در صفت زمین

رخ زردی اگرچه روح پاکی   زردی است نشان ترسناکی
فرداں چار اند و مملکت دو   یزداں قرآن و کعبه و تو
هر چار مراد بخش جانها   دو محدث و دو قدیم ازانها
هم کعبه وهم تو بے نظیرید   در شیب و فراز ناگزیرید
نه پشت فلک چو تو سپر داشت   نه ناف زمیں چو او پسرداشت
دانی که هوای کعبه دارم   جاں روی نمای کعبه دارم
آں کعبه کدام قبله شرع   منسوب بواد غیر ذی زرع
هیچ اشدت ای فتاده بردار   کز سر دلم شوی خبردار
از دهر خط امانم آری   پس گوش سوے دهانم آری
کز سستی دل نمی توانم   کآواز بتو بلند رانم
چوں دریا جوش کم نمائی   چوں ماهی گوش بر کشائی
از من سخن دو در پذیری   شرحے که دهم بیاد گیری
چوں آب زبر کنی بیانم   تا آتش آب خواشت خوانم

تحریص نمودن آفتاب بر سفر زمین

دست از سفر فلک بداری　　یک ره سفر زمین برآری

گرت این سفر اختیار گردد　　جاه تو یکی هزار گردد

یک نیز هزار در سفر شد　　کز خانه سه گام بیشتر شد

بیدق چو گذاشت هفت خانه　　فرزینی یافت جاودانه

قران ز سفر جهان گرفته است　　روح از سفر آسمان گرفته است

قطره ز سفر شود چو گوهر　　گوهر ز سفر شود بهادر

فایده سفر بیان میکند که اے عدد چون سفر اختیار کرد بحرکت سه قدم بمرتبه هزار رسید و آن اینست اول احاد دوم عشرات سیوم مأت چهارم الوف است - پس باید دانست احاد که بمرتبه الوف رسید بسبب سفر است و سه گام اشارت بر عشرات و مأت و الوف باشد و چون احاد مرتبه عشرات و مأت راطی کرد بمنزله الوف رسید و روح مراد از جان است یا مراد از عیسیٰ علیه السلام باشد که ایشان را روح الله میگویند.

خاصه سفری که بر زمین است　　کان دارخلافهٔ مهین است

مراد از دارالخلافت مهین شهر مدینهٔ منوره است

از حق نظر رضا زمین راست　　پیرایه اصفیا زمین راست

پر کار فلک چو و اکشادند　　اول نقط زمین نهادند

گردون ز زمین جلال گیرد　　خط هم ز نقط کمال گیرد

صفوت ز خواص خاکدان است　　فضلنا خاص خاکیان است

آن صف که مقامران پاک اند　　درشش در نرد تخته خاک اند

خاک است امین هر جواهر　　خاک است امیر هر عناصر

خاک است محل فیض یزدان　　خاک است محیط رحل قرآن

کعبه که ز عرشیان سپه تاخت　　از کرسی خاک تکیه گه ساخت

دل آئینه دو روی پاک است　　این آئینه را غلاف خاک است

روی سوی آن سرای پاکی　　روی سوی این بساط خاکی

آبستن و بکر ذات خاک است　　گهوارهٔ کائنات خاک است

این چرخ زدن که آسمان راست　　خاص از پی طوف خاکدان راست

روغنکدهٔ ایست چرخ و ارکان　　گردش چو خر خراس گردان

گردون ز قضا شبے بها یافت　　کاقبال رکاب مصطفی یافت

زان وقت ز دست لطف پیوست　　آثار نثار بر سرش هست

پس خاک شریف تر ز افلاک　　کارامش مصطفی است در خاک

این پیر زمانه چرخ گردان　　هست آفت جان راد مردان

راد جوانمرد را گویند.

تو کسری عدلی ای ملک پی　　چون پیر زنان ز چرخ تاکی

پیر زنان را با چرخه الفت تمام باشد و در تنیدن ریسمان که آن مدار معاشی ایشان است و درینجا از پیر زنان کواکب مراد است و از چرخه آسمان و خطاب بآفتاب است سپر او بر زمین و منع از سیر فلک یعنے ای آفتاب تو بادشاه عادلی و برکت اقدام تو چون برکت اقدام فلک است پس چون پیر زنان با چرخه آسمان چه الفت داری دل از محبت آسمان بردار و بسوئی خاک فرود آئی که درینجا مرقد مبارک سید عالم است چنانچه گفته شد.

اینک نه فلک خراس رنگست　　آتش کدهٔ و دودهنگ است

خراس بمعنے آسیا و رنگ بچند معنے آمده و درینجا بمعنی مانند اوست و آتشکده بمعنے کره آتش و دودهنگ بمعنے روزنی که از دود بیرون رود چون روزن مطبخ و گرمابه پس مصنف میگوید که فلک از دماغ تو دود برمی آرد یعنے ترا در پردهٔ مغرب میکشد و در خسوف سیاه میکند فلک را آسیا سنگ برآے آن گفته که سنگ بالائی او آسمان است و سنگ پائین او زمین و ما بینهما مثل دانه ها اند که درین هر دو سنگ واقع شده اند و در گردش آن هریکے نوبت بنوبت شکسته و ریزه میشود و دنیا که منبع فساد عالم کون و ایجاد است مانند آتشکده سوزناک است و خاصیت دودهنگ دارد چه خانه هر دو دماغ را خراب میکند غرض آنکه دنیا جائے آزار است و زمین و آسمان خاصیت خراس دارد محل امن نیست.

ناری سوی دودگه چه پوئی   مغ نیستی آتش از چه جوئی
یکره بحریم خاک پیوند   زین گنبد آبگینه تا چند
خود روده مباش خود رای   آن به چو زمین ز سرکشی پای
پای افرازی کنی ز تسلیم   زین پای روی بچارم اقلیم
بردست سبق بدولت خاک   چارم کشور ز هفتم افلاک
از کشورها چهارمین به   ز اعداد بهین این چهارمین به
خورشید که مالک زمین است   دارالملکش چهارمین است
چارم کتب است نص قرآن   چارم عرض است کون انسان

این بیت تعلق بابیات ماقبل دارد - حاصل آنکه ملک عراق اگر چه مراد از خراسان است کشور چهارمین است و حاکم آنجا آفتاب است - پس شرف درجهٔ چهارمین را حاصل است چنانچه بیان کرده میشود و در اعداد مرتبه چهارمین الوف است شرف دارد براخوان خود و همچنین جمشید بن طهمورث بن هوشنگ که سر آمد سلاطین کیان است بادشاه ملک چهارمین بود یعنے عراق و همچنین قرآن مجید که چهارمین کتاب است و همچنین پیدائش انسان که کون چهارمین است - یعنے اول کون جماد و بعد آن کون نبات و بعد آن کون حیوان و بعد آن کون انسان و همچنین علت غائیه که مدار فوائد عالم ثلاثه است آن علت چهارمین است پس ازینجا معلوم شد که درجه چهارمین باعتبار مدارج ثلاثه شرف دارد و آفتاب را خطاب میکند که اگرچه توهم بسبب آسمان چهارم شرف داری اما شرف زمین چهارم که عبارت از عراق است برهمه بلاد ترجیح دارد باید که از آسمان فرود آئی و فیض از خاک عراق بگیری چنانچه حضرت نظامی گنجوی میفرماید .

خم نقره خواهی و زرینه طشت   زخاک عراقت نباید گذشت

پس شرف ظاهر است .

طوبی لک گر کنی تجشم   زی روضهٔ کشور چهارم
مه قعده فلک جنیبه سازی   دو اسپه سوی عراق تازی

قعده بفتح اول اسپ سواری و جنیبت اسپ کوتل و دو اسپه بمعنی جلد شتافتن است .

جز فر عراق بر ندارد   آن ناخنه کابرش تو دارد
او برگیرد پی بهی را   آن ناخنهٔ شبانگهی را
خاکش همه خاک آن جهانی است   آبش همه آب زندگانی است
سرخاب رخ تو هست خاکش   جلاب لب تو آب پاکش
آن آب و هوا کند علاجت   مادر زادی کند مزاجت
از علت آفتاب زردی   چون علت اصل پاک گردی

حاصل بیت آنکه آب و هوائے عراق که موجب حیات و سبب افزودی قوتهائی روحانی است از مرض زردی که روئے ترا عارض میشود خلاصی میبخشد و طبیعت ترا بر اصل خود بحال آرد و حکماء فلاسفه ذات باری را علت افرینش موجودات گردانیده اند برائے آن گفته اند که چون علت اصل پاک گردی یعنے چون ذات باری مبراو منزه گردی .

آبش همه کوکب مذاب است   سیارهٔ مرکز تراب است
روحیست فسرده جرم خاکش   زان ثابته شد نهاد پاکش
شد خاک عراق چرخ اکبر   شد چرخ برین عراق اصغر

مخفی نماند عراق اکبر از ابتدای ملک هند تا آخر بصره و عراق اصغر از ملک حجاز و روم و غیر ذلک پس مصنف علیه‌الرحمه عجم را که عبارت از عراق است نسبت بچرخ اکبر نموده که آن عبارت از فلک الافلاک باشد و چرخ برین راکه مراد از آسمان اول است عراق اصغر نامیده - پس ازین نسبت دلالت بروسعت زمین عراق میکند با آنکه خاک عراق در رتبت و عزت حکم چرخ اکبر دارد و چرخ برین باین وسعت در حکم عراق اصغر است . در کمی شرف و قلت وسعت یا آنکه چرخ اکبر بمنزله ملک عراق و چرخ برین بمنزله جهان خورد و این برین تقدیر است که اگر جهان اصغر خوانده شود چرا که در بعضی نسخ لفظ جهان هم دیده شد .

بیت المعمور دان بلادش   بیت المقدس شهر سوادش
معمورچه عرش ثانیش، دان   مقدس چه جهان ثالثش خوان
هم سبع شداد سبعی ازوی   هم ربع بهشت ربعی ازوی

سبع اول بفتح سین مهمله مراد از ارم است که بنا کردهٔ شداد است که آن هفت منزله است یاعبارت از هفت فلک است و سبع ثانی بضم سین مهمله هفتم حصه را گویند ربع اول بفتح رای مهمله تخته و منزل را گویند و ثانی را بضم رای مهمله حصه چهارم رامی نامند حاصل بیت آنکه باعتبار وسعت ملک عراق هفت فلک هفتم حصه از عراق است و منزل بهشت که وسعت کثیر دارد در پهلوی فراخی زمین عراق حکم چهارم حصه از عراق دارد یعنے کشادگی هفت آسمان و فراخی بهشت پیش میدان عراق بغایت قلیل است چون پیش سبع هفتم و بهشت نیز بمشابه حصه چهارم است ازان.

این سبع شداد و ربع شداد   بر تخته اوست صفر و احاد

این بیت هم موید بیت اول است بر طریق لف و نشر غیر مرتب واقع شده یعنے این سبع شداد عالی بنیاد که عبارت از هفت فلک است بر تخته زمین عراق حکم احاد دارد و ربع شداد کنایت از بهشت شداد است بمنزله صفر واقع شده و زمین عراق را تخته برائے آن گفته که صفر احاد بر تخته می نویسند و وجود تخته باعتبار وجود صفر و احاد کلان تر است.

بینی رخ اختران ز تشویر (۱)   از فر عراقیان عرق گیر
خاکی که مسدسش بزاید   در هر سر ازو مثلث آید

مسدس و مثلث هر دو نام خوشبو است که آن ساخته حکما است - گویند که مسدس از شش چیز مرکب میشود - عطر و گلاب و عنبر و عود و مشک و صندل و شامه آن نافع دماغ است -

و ترکیب مثلث از گلاب و عطر و مشک است حاصل بیت آنکه خاک عراق خاصیت خوشبو است پس معلوم شد که مسدس

---

۱ شرمندگی!

نفع دارد امابوئی مثلث برو غالب است اگرچه اجزای آن کثیر باشد بخلاف دیگر بلاد این مضمون او غائیست نه واقعی.

هر سحر حلال من که دانی   در گوش عراقیان بخوانی
در هر قدم از دم ملایک   آوا شنوی که مرحبا بک

سحر حلال مراد از شعر است که فریفتگی دل ازان حاصل است.

در صفت لشکر گاه سلطان

آئی به پناه گاه عالم   لشکر گه بادشاه عالم
لشکر گهش از پی نشان را   اصطرلابیست اسمان را

اصطرلاب بضم اول وسین مهمله نزد بعضے و نزد اکثر بصاد مهمله ترازوی آفتاب لیکن زبان یونانیست که اصطر ترازو ولاب آفتاب را گویند و از اصطرلاب شمار کواکب و خواص آنها و حقیقت بروج با سعد و نحس و اختراق دریافت میکنند گویند که لاب نام حکیم است اصطرلاب ساخته اوست و بعضے گویند لاب نام پسر اصطر است و اصطر نام پدر اوست این ترازوی حساب کواکب مرکب بنام پدر و پسر شد و بعضے از مورخین گویند که لاب نام پسر ادریس علیه السلام است که بعد وضع بزبان یونانی آنرا اصطرلاب نام نهاده و حذف همزه نیز درست است یعنے صطرلاب حاصل بیت آنکه لشکر گاه سلطان از برائے دریافت نشان یعنے حساب کواکب حکم اصطرلاب دارد چه سپاه او چون ستارگان آسمان از تعداد و شمار بیرون است و از ملاحظه آن ملاحظه کواکب دست میدهد چون اصطرلاب آسمانرا فتامل.

بینی چو قضا فراخ میدان   درگاه خدایگان ایران
برداشته قحط کشور دین   کشور ده کافه سلاطین
برجیس رکاب و آسمان رخش   سلطان جهان ستان جهان بخش
پیشانی ملک یافت مقصود   از [داغ محمد ابن محمود

بر گوهر تاج او فرشته   ما اعظم حرمتک نبشته

بر چوب سریرش از دل پاک   بنگاشته بخت الا خدمناک

چترش فلک المحیط خوانند   تختش به محل عرش دانند

برجیس مشتری را خوانند و آن ستاره سعد است و فلک المحیط فلک آعظم را گویند .

آوازه شد اندریں کهن فرش   کالسطان استوا علی العرش

زاں عرش قوی نهاد شد دیں   هیں آیت کرسی فلک بیں

طغراش سپهر صولت آمد   ابروی عروس دولت آمد

فرخ لقبش فرود طغرا   زیر ابرو است چشم بینا

گردوں بهزار لب بخندید   کاں جرم هلال منخسف دید

از هزار لب خندیدن مراد بسیار خندیدن است و جرم هلال عبارت از طغرائی سلطان است که محمّد ابن محمود نام دارد و منخسف شدن عبارت از سیاهی پیدا کردن است - قاعده هست که هلال منخسف نمیشود و آں خاصهٔ ماه است در شب چهاردهم درینجا طغرای که بصورت هلال است از سیاهی وجود گرفت و بنوشتن در آمد گویا که هلال بخسوف در آمده می نمود فلک ازیں سبب از یک لب نیست بلکه بهزار لب بخندید برائے اینکه هلال را کسوف گرفته است بخلاف رسم زمانه .

یسین صفت است نام والاش   نون و القلم است شکل طغراش

در هیچ کراسه دیده اند ایں   نون و القلمی و رای یسین

حاصل اینکه نام آں ممدوح که بالا مذکور شد بصفت یسین است و طغرای که بالای آں نام مینویسند بمنزله نون و القلم است که صورت نون با طغرا مشابهت دارد پس درینجا بطریق ندرت میگویند در هیچ کراسه یعنی در قرآن مجید کسے دیده است که نون و القلم فوق یسین است زیرا که در مصحف مجید سورهٔ یسین مقدم بهر سوره نون و القلم است و سورهٔ نون و القلم مؤخر از یسین است درینجا ندرت بنظر در آمد که نون و القلم که عبارت از طغرا است فوق یسین که مراد ازاں نام بادشاه است مرتسم شد و کراسه در زبان سریانی قرآن مجید را گویند .

از نوک قلم بر افسر ماه   بنوشت که اعتصمت بالله

تپ لرزه و صرع آسمان دید   از توقیعش بساخت تعویذ

صرع نام علت است معروف و توقیع نشان و نشان کردن بر مکتوب و تیز کردن شمشیر و مانند آں بر فسان و درینجا مراد از فرمان بادشاه است که درو حکم باشد و طغرا بالای آں بود مخفی نماند که دریں بیت باعتبار ظاهر خلل در قافیه آمد و آں اینست که در مصرع اول دید بدال مهمله است و در مصرع ثانی تعویذ بذال معجمه و قاعدهٔ آں اینست هر کلمه که آخر او دال باشد و ماقبل وی حرف علت ساکن بود آں دال را مخیر است خواه معجمه خوانند خواه مهمله چنانچه در فرهنگ جهادگیری نوشته اند .

آناں که بپارسی سخن میرانند   در معرض دال ذال را نشانند

ماقبل وی ار ساکن جزو او بود   دال است و گرنه ذال معجم خوانند

پس درینصورت تعویذ و تعوید هردو جایز است خلل در قاعده نیست .

خرم دل آسماں گزیناں   تعویذ نویس اوست سلطاں

آورده بدست کوثر آمیغ   جنات بزیر سایهٔ تیغ

آمیغ بمعنی آمیزش و آمیخته جنات را زیر سایهٔ تیغ گفته دلیلش اینکه قال علیه‌السلام الجنة تحت ظلال السیوف الغازی .

کوشش به پناه تیغ براں   شیر است ز چرم گرگ غراں

حصرم دیدی کز و چکد می   در معرکهٔ بیں پلارک وی

حصرم بکسر اول و ثالث خرمای نا پخته و غوره انگور و مرد بخیل و ترش روی و تند خوئی و پلارک جوهر تیغ و بمعنی تیغ نیز آمده ایں بیت در تعریف شمشیر بادشاه واقع شده یعنے تیغ او اگرچه در سبزی بمثل غورهٔ انگور است امادر جنگ ازو خون میچکد چوں می و ایں تعجب است در جهاں که می از غوره برمی آید خلاف قیاس .

زاں حصرم که اصل بادشاهیست   کشنیز سپهر گندنائیست

ایں بیت مشتمل بر سه معنی واقع شد اول آنکه تیغ بادشاه انچناں هیبت و صلابت دارد آسماں که چوں رنگ گندنائیست

پیش او مانند دانه کشنیز محقروبی اعتبار است یعنی کاریکه شمشیر ممدوح کند آسمان کردن نمی تواند معنی دویم آنکه کشنیز دخیل مهمات را گویند پس درینصورت شمشیر بادشاه که اصل بادشاهیست دخیل مهمات آسمان است و آسمان بدون استصواب آن کار کردن و کار آراستن مقدور ندارد و سیوم آنکه تیغ بادشاه در سبز رنگی مانند کشت زار گندنائیست و جواهر او مانند دانه کشنیز است و این طرفه است که در کشت گندنا کشنیز پیدا شده فافهم .

تیغش سفر روان اعدا است — طوبی سفرے که روضه سیما است
بحریست کفش که ماهیش تیغ — بر ماهی بحر گوهر آمیغ
در بحر بسی است ماهی آری — بر ماهی بحر چیست باری
صد چشمه کند بچوبهٔ تیر — کاس سر دشمناں چو کفگیر
تیرش همه اژدهای با پر — هر یک دو دهانه از دم و سر
ماند به نهنگ وقت هنگش (۱) — پیکان دو شاخه پر خدنگش
زاں مقراضه بقد هر دوں — برنده قبای اطلس از خوں
و ز نوک سناں بران بدنها — دوزنده ازاں قبا کفنها
شصتش کند از سر تماشا — نخچیر به مرغزار مینا
دارد فرسش بداں نشانی — بر پرچم دم شیر آسمانی

شیر آسمانی مراد از برج اسد است و در معنی تعلق به بیت بالا دارد یعنی شصت ممدوح در مرغزار فلک شکار میکند و ازین است پرچم فرس او از دم شیر است و این دلیل است بشکار کردن او بر فلک .

رایش که اساس دین کند راست — چوں نحل مهندس است و بنا است

بنا بنا کننده و اندازه کننده را گویند و نحل ز نبور شهد و مهندس براے آں گفته که شان عسل را بنا میکند و تربیت میدهد و خانه خانه میسازد - حاصل بیت آنکه رای ممدوح بنیاد دین را راست کند ای محکم سازد مانند ز نبور عسل که مهندسی کرده خانه عسل را درست کند و پر شهد گرداند .

---

۱ قصد

کرد از تف تیغ آب سانش — آهک ز دل مخالفانش
آری چو بکف شد آتش و آب — سازند ز سنگ آهک ناب
می سازد بخت کینه ورشاں — زاں آهک سرمهٔ بصرشان
دشمن ز نحوس مادر آورد — آواز مخالفت بر آورد
آری بدهد چراغ ناساز — وقت سکرات یک دو آواز
بینی چو چراغ جاں سپارد — اندر خفقاں فواق دارد

خفقاں نام علت است دل را در اضطراب اندازد و فواق بالضم دمیکه در سینه قید شود و آنرا در هندوی هچکی گویند .

چوں بیذق نطع پست بالا است — هر بیذق کاں ز خیل اعدا است
کرده است به تیغ هندوی زاد — اقلیم عجم هدایت آباد
ز اں هندوی شد عدونگوں سر — چوں هشت بحرف هندسی در
تا هندوی او ز جمع اشرار — گشته است چو زنگی آدمی خوار
از بسکه ز شخص کشتگاں خورد — شد کرکس چرخ جیفه پرورد
زاں روز هنوز هیضه دارد — کاں خوردنیش نمی گوارد

کرگس چرخ عبارت از سر طایرو نسر واقع باشد که آں هر دو ستاره اند بر شکل کرگس که در آسمان هفتم می باشند حاصل آنکه شمشیر ممدوح چنداں دشمناں را کشته که کرگسان فلک از خوردن آں هیضه بهم رسانیده اند .

تا چهرهٔ ملک شد بقم گوں — خمخانه نیل گشت گردوں
زاں نیل نوشت دست رضواں — بر بازوی حور نام سلطاں

بقم گون سرخ رنگ را گویند و بقم نام چوبے است سرخ رنگ که آنرا بهندی چوب پتنگ خوانند و گویند که اصل او از خون سیاوش است .

از رایت و رویتش جهاں شاد — بر طایر و طالعش بقاباد
تا طالع او فلک نشین گشت — نحسین (۱) فلک عدم گزین گشت
تا طایر (۲) او همای ساں شد — سعدین (۳) به صورت استخواں شد

---

۱ مراد زحل و مریخ   ۲ نشاں   ۳ مراد زهره و مشتری .

صحرای ابد معسکرش باد   جبریل نقیب لشکرش باد

تا غمزهٔ چشم اختران است   تا طرهٔ بام آسمان است

پیکانش بدشمنان بد روز   چون غمزه دوست بادکیں توز

غمزه بمعنے برهم زدن مژگان باشد و اشارت بچشم نمودن آمده و توز بمعنے اندوختن و جمع کردن چیزی باشد و رنگ بی کمان را نیز گویند کمان ازان رنگ مربوط و محکم میشود .

باد از سر خنجرش کشیده   اعداش چو طره سر بریده

خاقانی را بمدح خوانی   پیدا است چو خوشه صد زبانی

جان کرده سبیل مدح سلطان   رانده خط لایبام بر جان

خطاب بافتاب و در انتقال از عراق بهمدان گوید

چون یافتی اتصال درگاه   هجرت کنی از معسکر شاه

راه همدان بدیده پوئی   هذا البلد الامینش گوئی

خضراش مثال کعبه خوانی   الوندش بوقبیس دانی

کوهی حجرش جواهر پاک   میخ زمی وستون افلاک

تیغش بفراز برده خرگاه   زان سوی بسماک سالها راه

بیخش به نشیب کرده آهنگ   ز ان سوی سمک هزار فرسنگ

سیمرغ بدامنش فرودید   سی مرغ دگر چو خود در و دید

ای کوه الوند که در شهر همدان واقع است انقدر ارتفاع و وسعت دارد که سیمرغ بدامن آن همچو خود سیمرغ دیگر دیده سماک بالکسر منزلی از منازل قمر و آن دو ستاره اند بصورت رمح یکی سماک اعزل دویم سماک رامح و آن هر دو بمنزله دو پای برج اسد است گویند بر فلک هفتم است .

الوند مکان گرفته هر یک   قافی بدهان گرفته هر یک

کار همدان چه دست بالااست   کالوند قرارگاه عنقا است

پشت همدان که روی دینی است   الا بوجود اوقوی نیست

شهری بینی بهشت مرزش   دهقان فلک بکشت ورزش

نعمت کش اوز جنت افزون   گاو گردون چوگاو گردون

آبش ز لطافت انگبیں وار   بادش ز نشاط زعفران زار

پس ساخته خضر در حریمش   حلوای مزعفر از نسیمش

در بازارش برای ریزی   چرخ است کمینه خاک بیزی

اجرام نگر شعاع ریزان   چون مشعلهای خاک بیزان

یاقوت و زر است خاک و خاراش   زان است هوا مفرح آساش

گر بنگرش درمنه کارد   خاکش همه زعفران بر آرد

زان است که مرز دور داور   دولت کده ایست شادی آور

هر روز ز چرخ ره روانش   آیند هزار کاروانش

خود کل عراق مهد جانها است   اما همدان عروس آنها است

کناف عراق باغ دینی است   اما همدان بهار معنی است

چون در همدان مقر گرفتی   حظ همدان زهر گرفتی

هم طالع و دیں سعید بینی   هم شام و سحر دو عید بینی

در مواقف سادات همدان گوید

آئی بمواقف سعادات   جنات نجات بخش سادات

یعنے آن مواقف محلهٔ سادات است و نجات بخش عالم نام دارد .

آن شارع شرع و جادهٔ جود   آن صدر نما و سدره مخضود

سدره مخضود بکسرسین مهمله عبارت از درخت کنار است در هندوی بیر نام دارد مخضود درخت بے خار المخضود الذی لاشوک له حاصل آنکه ممدوح مانند کنار بےخار است یعنے سراپا فیض دارد و ممانعت ندارد .

آن اوج جلال و مرکز جاه   مضمار سپهر و مربط ماه

نخاس گهٔ بنات گردون   زرادگه سماک میمون

نخاس بازار برده فروشان و بنات گردون عبارت از بنات النعش است که آن چند ستاره اند باهم متصل در آسمان هفتم و فارسیان آنرا دختران فلک میخوانند زرادگاه ای سلاح خانه و جای ساختن بکتران و دیگر آلات حرب سماک منزلیست از منازل قمر ذکر آن بالا مذکور شد . حاصل بیت آنکه درگاه بادشاه مانند نخاس است که دران دختران فلک را فروشند و این اشاره بمرتبه علویست و هم درگاه او سلاح خانه

سماک است یعنے سماک رامح نیزهٔ هلی خود برای حفظ و امانت
در درگاه بادشاه می سپارد چه سماک صورت رمح دارد و بعضے از سماک
مراد زره گراوند پس معنے چناں میشود که محل سکونت و ارام
سماک رامح درگاه بادشاه است یا آنکه آسمان هفتم که محل نخاس
گاه بنات النعش و زرادگاه سماک رامح است درگاه بادشاه هم
مثل آن در رفعت و وسعت حکم فلک هفتم دارد که سماک رامح
و بنات گردون درانجا سکونت دارند مضمار بکسرمیم تربیت کننده
آسپان که اورا چابکسوار گویند و بفتح میم جای دو انیدن اسپاں
و در لغت قدیم اسپ باریک میاں را نیز گویند و مربط جای
بستن ستوران اگرچه ماه که پیک فلک است و در هیچ جاتوقف
ندارد چوں بدرگاه ممدوح رسد از برای حصول فیض و تماشای
آن درگاه توقف کند و از سیربسته گردد برائے ایں مربط ماه گفته .

آن مقصد نیت اولیاء را   آن مصعد همت اصفیا را
درگاه رئیس شاه پرور   سلطان همم خلیفه گوهر
دارای هدی علای دولت   دریا صلت و نهنگ صولت

یعنے ممدوح بادشاه صاحب هدایت است نامش علاء الدوله
که در زمان حضرت مصنف سلطان عراق بود و صلت بالکسر
و التشدید پیوستن وهدیه دادن آمده و صولت بالفتح حمله
بردن و تکبر کردن و کشتی کردن .

آن افسر گوهر نبوت   وان گوهر افسر فتوت (۱)
آن پاک سلاله جلالت   آن صدر شجاعت و رسالت
ذاتش ز جهاں مهیں لطیفه   بهتر خلف از پسیں خلیفه
قطبی زسه آفتاب غرا (۲)   بو القاسم و بوتراب و زهرا
دوران گر آسمان داد است   ایں قطب کز آفتاب زاد است

یعنے ممدوح بمنزله قطب و در آسمان بداد و انصاف گردش
دارد و بیت ثانی موضح ایں معنے است و قطب گردش ندارد
اما ایں قطب که عبارت از ذات ممدوح است برائے جهانگیری

۱ جوانمردی   ۲ روشن

سیر دارد و از سه آفتاب غراجناب رسالت و حضرت علے مرتضی
و حضرت فاطمة الزهرا است ممدوح از بطن ایں هر سه متولد
شد یعنے سید است و فاطمی نسب است .

گر معجزه نیست مادر آورد   قطبی که شنید آسمان گرد
این قطب کلید دین و داد است   برما در آسمان کشاد است
بند در آسمان شد از هم   شد چوں شب قدر روز عالم
زاں هرنفسے دریں ممالک   نقد است تنزل الملایک

در مدح مجدالدین خلیل گوید

مجدالدین کآسمان کشای است   عکس کفش آفتاب رای است

آسمان کشا سیر کننده آسمان را گویند و بعضی مستجاب
الدعوات را نیز گویند .

دارد کفش از سخای جاوید   صد بچه شیر خور چو خورشید
هر معجز آن کف دل افروز   شیر آلود است جامهٔ روز (۱)
زاں شیر مکیده بد مسیحا   یک روزه ازاں ببود گویا
در اکنون دردو چشمش آید   شیر از کف اوت جست باید
چوں نیست عجب ز صنع تقدیر   ز انگشت خلیل ازدن شیر
مجدالدین کو خلیل معنی است   گر شیر دهد کفش عجب نیست
شد خانقه صفا ضمیرش   ز ان گنبد پیر خواند پیرش
زیں پیش فرشتگی نهاں بود   ایں خضر لباس دیوساں بود
تا مجدالدین بوعظ خواندش   از شیطانی اثر نماندش

مراد از فرشتگی اعمال حسنه و خیرات مبرا و آئین احکام
اسلام و رواج امور شرع باشد و خضر لباس لباس سبز مراد از
آسمان که رنگ سبز دارد و دیوساں بودن کنایت از مانند دیو بودن
است حاصل بیت آنکه مجدالدین در جهاں تولد نشده بود اعتقاد
پیش آن اعمال حسنات که اشارت فرشتگی برآن است از عالم

۱ - شیر الودن جامه که عبارت از سفیدی روز است دلیل است بر شیر خوردن
و فیض بردن او از کف معجزه او -

مخفی بود و آسمان مانند شیاطین عالم را از فتنه و فساد خراب میکرد چون مجدالدین پیدا شد آسمان و زمین بوعظ موثر او خاصیت نیکان گرفت و احکام دین و آئین شرع از برکت انفاس و وعظ او در عالم پدیدار شد.

سید کوهیست کوه امکان حضرت بحریست بحر احسان
کوهی وچه کوه ملجاء نوح بحری وچه بحر مشرب روح
بحری ملکوت بر کرانش عالم چو جزیره درمیانش
هر هشت جنان چو خاشه بروی هر هفت بحار غرفه دروی
گاو (۱) و صدف (۲) فلک بدودر این زاده ز عنبر آن ز گوهر
در بحر کشاده روی و سر زیر ماهی قلم و نهنگ شمشیر
مردان مهان درو شناور ماهی بکف و نهنگ در بر
ماهی دو زبان چو مار افعی در شست بنان زبان معنی

این بیت نیز بدستور ابیات سابق در مدح مجدالدین واقع شده یعنی قلم او دو زبان چون مار افعی دارد اما در شست انگشتان چون زبان است در دهان بمعنی که تمامی اسرار الهی و حقایق نامتناهی بیان میکند.

وان پشت نهنگ اژدها خوار همچون شکم صدف گهردار
آورده ز موج بحر والا گوهر بکف و حباب بالا
غواصان نا شده نگون سر ز ان کف بکف آوریده گوهر (۳)
کشتی طلب خطا نکرده بر جودی جود باز خورده (۴)
هر کشتی حامل یک اقلیم از رخنه چو آفتاب بی بیم

۱ - گاو فلک یعنی برج ثور - ۲ - صدف فلک چند ستارها که بصورت صدف نمایان اند - ۳ - غواص تانگون سر نشوه گوهر بدست نیارد و از غواصان مراد از اعیان و خواص انحضرت اند - یعنی غواصان ان درگاه نگون سر نا شده گوهر بدست اورده - و مراد از کف اول شمشیر است ۴ - یعنی کشتی مطلب مردم خطا ننماید و بان درگاه که جودی جود اوست رجوع میکند

کشتی فلک درو بیک بار چون قوس قزح شده نگون سار
این بحر شکار گاه دین باد تا محشر مشرب یقین باد
خاقانی را سحاب خاطر زان بحر کشیده فیض ظاهر

درین بیت تعقید واقع شده یعنی سحاب خاطر خاقانی ازان بحر که عبارت از ذات ممدوح باشد فیض گرفته.

ابرار چه مجاهد تو اذا است مایه اش همه از زکوة دریا است

در مدح فرزندان مجدالدین که فخرالدین و عمادالدین نام دارند گوید خطاب بافتاب

چون طلعت مشتری بدیدی در خدمت شعریان رسیدی

از مشتری مجدالدین مراد است و از شعریان عبارت ازان دو فرزندان اوست و شعریان دو ستاره اند یکی را شعری شامی و دیگر را شعری یمانی گویند که در روشنی و سعدیت نسبت بمشتری دارند حاصل بیت آنکه هر دو فرزندان مجدالدین که فخرالدین و عمادالدین نام دارند در فیض بخشی و هدایت دهی بر خلق حکم پدر خود دارند.

بر ترز فلک نهی مکانش و ان فخر و عماد شعریانش
از بر عماد یافتی بر وز فرهٔ فخر یافتی فر

در مدح ایمهٔ همدان و ستایش انان

آئی بطواف کعبهٔ عین یعنی در زمرهٔ فریقین
بسته کمر آسمان بخدمت در حلقه حافظان امت
جمعی همه جامعان معنی دل شان همه جامعان معنی
قومی همه سالکان عصمت دل شان همه سال کان عصمت
آن صف که مدرسان دین اند ظل حق و سایس زمین اند
بی سایه سایبان روا نیست این خانهٔ سایسان که دینی است
از دانه علم قوت هر یک لا علم لنا قنوت هر یک
چون آدم خوانده علم اسما نا کرده فرامش آدم آسا

هل من داع ز حق شنیده   مالا عین رات بدیده
تا آب حیات شرع خورده   بر حرص نماز مرده کرده
افتاد ز طبع شان طاء طمع   همچون باء عندلیب در جمع

یعنے طاے طمع از طبیعت ایشان چنان افتاده که بای عندلیب در حالت جمع چه چون عندلیب را جمع کنی عنادل میشود و آن بدون افتادن بای عندلیب که آن حرف بای تحتانیه و بای ابجد است حاصل نیست و تخصیص طبع برائے آنست که طمع و طبع هر دو طاے خطی دارند و افتادن بمعنے دور شدن آنست و مراد از نماز مرده نماز جنازه باشد .

حرفی ز علوم حق دها شان   چون جذراصم عقیدها شان
چون تیغ زبان کشیده پیوست   از خامه زبان مار در دست
ز ان تیغ و قلم عروس اسرار   چون تیغ و قلم شده حلی‌دار
پیش و پس دین بکلک بران   کرده چو حروف کلک یکسان

یعنے علماء همدان مانند لفظ کلک از پیش و پس یکسانند چه لفظ کلک را چون منقلب کنی باز کلک میشود که مقلوب مستویست و آن علماء نیز از هر طرف و از هر راهی که امتحان کنی در شمایل و خصایل یکرنگ و یکسانند دخل ریا و عیب ندارند یا آنکه مانند آفتابند که پس و پیش ایشان در روشنائی یکسانست و معنے ثانی از کلام خواجه معلوم نمیشود مگر بتکلیف چنانچه بیان کرده میشود ظاهرا درین معنے دلیلش اینکه اعداد کلک هفتاد میشود و ازان عین مراد داشته و عین آفتاب را گویند فافهم مولوی نظامی علیه الرحمه فرموده .

پس و پیش چون آفتابم یکیست .

این طایفه کا نجم زمین اند   در سایهٔ آفتاب دین اند
بینی همه را بزینت و زین   از منصب مفتی عراقین

در مدح کافی الدین احمد مفتے عراق گوید که اورا امام الدین نیز میگفتند

دارنده دین احمد احمد   مخدوم جهان جهان مفرد
آن ناصح و ناصر سلاطین   سلطان ائمه کافی دین
بر کافه خلق امام کافی است   فاروق فرق مدام کافی است
تا برسر خلق سروری یافت   فرق فرق افسر سری یافت
این حاکم حق بر اهل عالم   بل حاکم اهل آسمان هم
خود ختم برو است جاودانی   منشور قضاے آسمانی
کردند ملائک آفرینش   کای قاضی شهر آفرینش
او نائب حق سزد بدان سر   فردا بقضاے آن جهان در
نقشش چو عمل مروض مرضیست   فتویش چو حکم حتم مقضی است

مروض ریاضت کرده شده و مرضی پسندیده حتم بالفتح محکم و واجب کردن و حکم کردن باشد یعنے ذات او مرتاض و صاحب ریاضت است چنانچه عمل او پسندیده است و حکم او چون حکم محتم واجب است که کسے ازان عدول کردن نمیتواند و مروض حامل شدن رحمت نیز آمده .

الحق حق اوست در همه باب   تاج فرق و رئیس اصحاب
تا قاضی دین چنو رئیس است   ادریس کمینه چک نویس است

چک نویس قباله نویس را گویند .

تا کلکش امین آسمان است   امروز بر آسمان چنان است
کانجم خط حرزهاے شافی   نپذیرد بے سجل کافی
خود خط بقاے آن جهانی   زو یافت سجل جاودانی
خطهای ثواب اولیا هم   بے نقش سجل او است مبهم
ز و باد خطوط دین سجل دار   تاطی شود آسمان سجل وار
تا زنده بدوست صورت داد   اندر نزع است جان بیداد
معمار اساس انبیا اوست   حمال امانت خدا اوست
شرع است اساس انبیائی   عدل است امانت خدائی

کافی که در عدل بے نظیر است　　　بااین همه خود دقیقه گیر است
از صورت عدل ذات او باد　　　عدلش مدد حیات او باد
کز هر چه بکارگاه دینی است　　　از عدل دراز عمر تر نیست
از عدلش امام فرق دان است　　　کز وی فرقدر فرقدان است

فرقدان نام دو ستاره ایست نزدیک قطب شمالی و درینجا نام محله ایست که در شهر قزوین واقع است .

در مدح ملک المشایخ مجدالدین ابوالقاسم بن جعفر قزوینی گوید

مجدالدین ناصر شریعت　　　قدسی نفس و ملک طبیعت
بوالقاسم بحر پر جواهر　　　بر بوالحکمان کوه قاهر
برکنده بخامه دوشاخی　　　بیخ سفهائی سنگ لاخی

سفها جمع سفیه یعنے کمینه که مراد از ملاحده است - سنگ لاخ زمین سنگستان عبارت از کوهستان است یعنے ملحدان که از ترس مسلمانان گریخته در کوهستان سکونت دارند مجدالدین بن جعفر بیخ و بنیاد آنها را بر کنده بقوت قلم دوشاخهٔ خود براهین باهره وحجت های قاهره قایم کرده مذهب باطلهٔ آن طایفهٔ ضاله را مردود و باطل ساخت یا مراد از سفها دزدان و رهزنان باشد که در نواحی آن شهر در کوهستان سکونت داشتند

محمود صفت بکلک و فرمان　　　ویران کن سومنات و خذلان
قزوین زین پیش قدر زان داشت　　　کاندر خود یک در از جنان داشت
تامولد این امام گشت است　　　آن در که بکیش بود هشت است

حاصل هر دو بیت آنکه حصار شهر قزوین یک در دارد که آنرا باب الجنة میگویند - مصنف میفرماید از تولد شدن ممدوح آن شهر که یک در داشت چون جنت بهشت در شد یعنے سراپا بهشت گشت یا انکه قزوین در اصل هشت در دارد - از آن جمله یک درباب الجنان نام دارد و از تولد شدن ممدوح هر هشت در راباب الجنان نام افتاد و در حکم بهشت باشد چرا که بهشت هشت در دارد .

خاک درش آسمان لقب یافت　　　و زهم لقبش جهان لقب یافت

لقب نوعی از علم است یعنے علم مشتمل است برسه قسم و تفصیلش اینکه اگر نام مشتمل بر حرف اب و ام باشد آنرا کنیت گویند چون ابوالقاسم و ام کلثوم اگر چنان نباشد دران باید دید که متصف است بوصف یانه - اگر متصف بوصف باشد آنرا لقب خوانند چون حیدر که درندهٔ اژدها ست و این صفت است والا اسم است چون زید و عمر و ضمیرشین بمصرع ثانی اگر راجع بخاک در سازند معنے چنین میشود که از هم لقبی خاک در او جهان لقب یافت ای بزرگی حاصل کرد و اگر راجع بممدوح کنند معنے اینست که خاک در ممدوح که آسمان از هم لقبی او لقب یافته شرف و رفعت و بزرگی یافته و جهان از هم لقبی آسمان شرف حاصل ساخته خلاصه تقریر آینکه خاک در ممدوح آسمان را شرف دارد و آسمان زمین را از بزرگی مشرف نمود .

در مدح مجدالدین ابو جعفر گوید

مجدالدین قدوة المشایخ　　　آن بحر طهور و طود شامخ

طود شامخ کوه بلند را گویند .

بو جعفر تختهٔ هدایت　　　سلطان ولایت ولایت
چون جعفر صادق الکلام است　　　صد جعفر برمکی غلام است

از جعفر اول مراد از جعفر صادق رضی‌الله عنه هست که انجناب مقدس در تمام عمر بکذب متهم نشده و در صداقت کلام مشهور افاق است و جعفر ثانی پسر یحیی برمکی است که وزیر هارون رشید بود و عباسه خواهر هارون باو منسوب است که در سخاوت و بخشش عدیل نداشت .

و عظش که حقایق است مطلق　　　آتش سوز آتشی ست الحق
وان آتش تا گرفت آفاق　　　حراقه چرخ گشت حراق

حراقه سوخته چقماق که برائے گرفتن آتش موضوع است که آنرا در هندی جامکی می‌گویند درینجا مراد از آفتاب است .

بو جعفر چه که جعفر علم   جعفر چه که بحر اخضر علم

بو جعفر نام ممدوح است و جعفر ثانی نام جوئیست و میگویند که جع بمعنے جوی آب و فر بمعنے عبور کننده لاکن از معنے اصلی خود تجاوز کرده مرکب نام جوی شد مثل بعلبک و جعفر ثالث مراد از همان جعفر برمکی است یا مراد از جوی آب باشد - حاصل آنکه آں ممدوح که کنیت او ابو جعفر است چوں جوی علم است ازاں ترقی کرده باز میگوید چه جای جوی آب بلکه دریای خضر است یابه جعفر ثالث در سخاوت تشبیه واقع شده و بحر اخضر دریای مغرب است که آفتاب درانجا خود را غروب میکند چنانچه در کلام الله واقع است حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدها تغرب فی عین حمئة و در بعضے نسخ بجای علم بحر اخضر حلم در ملاحظه آمد و الله عالم .

در مدح قدوة المفسرین امام الدین حافظ گوید

پیرایه شرع امام حافظ   تلقین ده اصمعی و جاحظ

در مدرسش از پی بیانی   بو عمر کمینه عشر خوانی

جبریل امین بلوح ایماں   بر حافظ حفظ کرده قرآں

پیشش ز برای درس تنزیل   طفلے متعلم است جبریل

اے زینت دهنده شرع شریف که آں امام الدین حافظ است اصمعی و جاحظ که هردو فاضل و لغت داں بودند تلقین ده انها است اصمع بالفتح بمعنے مرد کوچک گوش و تیز فهم و هشیار دل و شمشیر نیز آمده و لقب جد ابوسعید است باصمعی شهرت دارد - و جاحظ از یکی علماء معتزله است و بو عمر نام قاریست که از قراء سبعه و عشره و ده ایت که بر لوح نوشته اطفالان میخوانند و عشر خواں مرکب مراد از طفل مکتب است و مراد از تنزیل قراں مجید است .

این قصه بخل باز گفتند   حوراں ز سر نیاز گفتند

کیں حافظ کیست گفت رضواں   پیرے است خزینه دار قرآں

بالای جناں قرار جاهش   شهر همداں قرارگاهش

باهم زاد ازپی مواعظ   لوح محفوظ و جان حافظ

یعنے لوح محفوظ و جان حافظ هردو توامان اندچه انچه در لوح محفوظ مسطور گردیده در جان این حافظ بهماں طریق قرآن مجید جلوه نموده و انچه در باب مواعظ بزبان الهام بیان میکند او بهماں وتیره در لوح محفوظ مثبت و مرتسم است گویند که حافظ استاد زمخشری است و الله اعلم .

با وحی بجاں گرفت پیوند   باشد سخنانش وحی مانند

دین پایگه از پناه او یافت   ز و جاه علاء دین علویافت

در مدح علاءالدین رازی گوید

علامه دین علاء رازی   کارش همه کار دین طرازی

هر جاکه نه اوست حارس دین   مدروس شمر مدارس دین

طغرل فلک فضایل آمد   گو مدرسه دار طغرل آمد

از برکت او بعالم دل   طغرای نجات یافت طغرل

طغرل نام بادشاهے که از بادشاهان آل سلجوق که برادر زادهٔ سلطان سنجر بود واو در شهرری مدرسه ساخته و مدرس آں علاؤالدین رازی بود - گویند که طغرل نام پدر علاؤ الدین نیز هست و الله اعلم طراز چند معنے دارد اول شهریست در دریائے چین که خوبان آنجا مشهور اند دویم کارگاه نقاشان و نام بیابانی است در نواح یمن سیوم کارخانه شکر که در خوزستان است چهارم پیراستن چیزها و ساختن و آراستن باشد و این جاهمین معنے مناسب است .

آں قوت که اصل جاں نوازی است   ناں ریزهٔ خواں راز رازی است

ختم فضلای فاخر است او   زاں وقت ثنا بآخر است او

هر چند بآخر است ذکرش   فهرست مفاخر است ذکرش

او خواهد بود تا قیامت   عنوان جرائد کرامت
تا این طبقات داوران اند   اسلام و بقا برادران اند
منشور بقا بنام شان باد   توقیع خرد کلام شان باد

فهرست و عنوان هردو بمعنے اول کتاب است لاکن فرق این است که عنوان سر نامه را گویند که جزو کتاب است خلاف فهرست که آن جزو کتاب نیست و خارج کتاب است و جامع فصول کتاب و توقیع فرمان بادشاه را گویند .

خطاب بافتاب انتقال از همدان به بغداد

ای چتر تو زیرسایۂ چرخ   زردی ده نیم خایه چرخ
هرروز بمنظرے نهی تخت   هرماه بحجرۂ کشی رخت

خطاب بآفتاب بر سبیل ترغیب سمت دارالسلام بغداد شریف ـ خایه بیضه را گویند و نیم خایه در اصطلاح فارسیان گنبد رامی نامند و فلک را نیم خایه برائے آن گفت که نیمۂ او زیر زمین است و نیمه او که نمایان است بالاست و آفتاب زردی ده اوست یعنے روشنی بخش او منظر بالفتح جای دیدن و نگریستن و اینجا مراد از منظر مطلع آفتاب است ـ برائے آنکه هرروز از مطلع دیگر طلوع میکند .

چون یافتی از عراق مطلب   سازی ز چهار باد مرکب
زین افگنی از هلال برباد   در زین شوی و شوی ببغداد

آفتاب را میفرمایند که تو چون از سیر بلاد عراق مطلب خود حاصل کردی اکنون طرف بغداد روان شو و فیض از خاک بغداد حاصل کن مراد از چهار بادیکی باد شمال دیگر جنوب سیوم صبا چهارم دبور است غرض آنکه از سرحد عراق بسرعت سریعه باستعجال تمام بان سمت روان شو بغداد نام شهریست آباد کردۂ منصور بن علی بن عبدالله بن عباس است و بغداد را پیش از آبادانی باغ داد گفتندی از برائے آنکه نوشیروان عادل در هر هفته دران باغ بار عام داده مظلومان را بانصاف رساندے چون شهر بنا کردند الف را ساقط کردند بغداد گفتند یا بکثرت استعمال حذف شد .

از بهر مبارکی منزل   این ورد تو بسکه رب انزل
ای بر سر صفر برده لشکر   بغداد طلب ز صفر بگذر
بغداد ترا ست گنج پرویز   بر گنج نشین ز صفر بر خیز
بیت الشرف تو هست بغداد   از صفر فلک چه آوری یاد
از صفر چه حاصل است بارے   جز چهره کشادن بهارے
بغداد بهار باغ داد است   پیشانی بخت ازو کشاد است

صفر مراد از برج حمل است زیرا که مهندسان علامت حمل را صفر می نویسند ـ حاصل آنکه آفتاب را مصنف میگوید: تاکے مائل برج حمل که محل شرف تست ، باشی ـ بطرف بغداد عبور کن که بغداد بمشابۂ گنج پرویز است ـ و محل شرف و تمکین تست ـ و صفر خالی را گویند و از خالی ترا چه حاصل است ، که تهی آخر خود تهی است مگر آن وقت که تو در برج حمل که عبارت از صفر است ، می آئی غیر از چهره کشادن بهار دیگر چه حاصل است ـ و گنج پرویز مراد ازان گنج است که اردشیر بابکان جمع کرده بود ، و آنرا گنج شایگان نیز نامند ـ و پرویز بالفتح و بای فارسی نام پسر هرمز بن نوشیروان که اورا خسرو نیز گفتندے ـ و در حبیب السیر خسرو پرویز هر دو مرادف آمده ـ وجه تسمیه این است که پرویز در زبان پهلوی شیرین گفتار را گویند ـ و خسرو نیز شیرین گفتار بود ـ برائے آن اورا پرویز میگفتند .

تاکی بر شیروگاؤ باشی   باهر دو بکاو کاؤ باشی

مراد از شیر برج اسد است و گاؤ مراد ثور ـ و کاو کاؤ رنج در رنج را گویند ـ حاصل بیت آنکه تابکی در برج اسد و برج ثور در رنج و وبال باشی ـ و ازانجا بر گذر و بسوی بغداد در آے ـ و قاعده است که چون آفتاب در حمل و ثور می آید ـ این هر دو ماه بهار اند ـ و اسد خانۂ اصلی اوست یعنی از حمل بگذر ، و از ثور و اسد نیز دور شو زیرا که حمل صفر است ، سراپا خالی ، و از اسد سیر خاطر خواه حاصل نیست و ازین گاؤ عنبر نیز بوجود نمی آید پس خود را در رنج انداختن چه حاصل است چنانچه خود می فرمایند .

نے شیر بصید رهبر آید　　نز گاؤ امید عنبر آید
بردار ز شیر و گاؤ پایت　　بغداد طلب کہ اوست جایت
تریاک دہ اوست مشک دہ او　　چون چشم گوزن و ناف آهو

گوزن بفتحتین گاو دشتی ، کہ چند شاخ دارد و از آب چشم او تریاک زهر است ، گویند وقتیکہ گوزن در کوهستان مار را بخورد ، آب سرخ از چشمان او جاری شدہ اندرون گو کہ مستقل آن چشم است ، جمع شدہ ، منجمد میشود ، مردم او را بفریب و حکمت میگیرند و آن منجمد شدہ رابر آوردہ در شیشہ نگاہ دارند و پازهر ازان است . و الله اعلم . و تریاک بکاف تازی وقیل بقاف قرشت نیز آمدہ .

در صفت بغداد

شهرے بینی چو فکر دانا　　دروی همہ کائنات پیدا
چون عارض دوست از نکوئی　　دروی همہ آرزو کہ جوئی
یا همچو شب وصال از ذات　　ماوی گہ انس و جای لذات
چون فرضہ (۱) گہ فضاش بینند　　آنها کہ کرام کاتبین اند
بر لوح کرامت از پے یاد　　بغداد کنند مشق بغداد
ارواح کہ بردرش گذشتند　　فردوس همین برو نبشتند
پس چون بہ بهشت باز خوردند　　بغداد کهین اش نام کردند
بستانش حدائق است و اعناب　　سکانش کواعب اند و اتراب
آدم بدل جناں شمردش　　چون شد بفرشتگان سپردش
آن دجلہ درو برائے آن است　　کو غسل گہ فرشتگان است

حدائق جمع حدیقہ ، بمعنی ریاض و مرغزار واعناب جمع عنب اے انگور ، و سکان ساکنان و کواعب جمع کاعبہ اے زنان نارپستان و اتراب دختران باکرہ و بالفتح همسالان و جمع ترب این الفاظ در تعریف بهشت واقع شدہ چنانچہ حق تعالی فرمود حدائق اعنابا و کواعب اترابا

(۱) فرضہ گہ کنایت از رود خانہ ایست کہ ازانجا اب برکشند . یعنی چون کرام کاتبین فرضہ گہ وسیع بغداد بینند از همہ دست کشیدہ مشق لفظ بغداد کنند تا از لوح دل ان محو نمی گردد .

و بغداد رابہ بهشت تشبیہ کردہ ، برائے آنکہ در بهشت کسے پیر نمی شود و همیشہ بجوانی مسرور باشد . آب و هوائے بغداد نیز کسے را پیر نمیکند و همیشہ جوان دارد . و این برسبیل مبالغہ است نہ واقعی .

درصفت دجلۂ و کرخ بغداد گوید

دولاب کهین دجلہ چرخ است　　مصراب مهین چرخ کرخ است
قطریست ز کرخ چرخ هفتم　　قطریست ز دجلہ بحر قلزم

قطر بضم کاف کنارہ ، ونام موضعیست میان واسط و بصرہ . و درین جا مراد از معنی اول است . یعنی . کنارہ . و کرخ نام محلہ ایست در بغداد کہ حضرت معروف کرخی ازانجا مشهور است و قطر بفتح کاف چکیدۂ آب را گویند ، و قلزم نام دریائیست ذخار . حاصل بیت آنکہ چرخ هفتم باوجود کمال وسعت بمنزلۂ یک کنارہ است از محلۂ کرخ ، یعنی بغایت قلیل است و بحر قلزم در پیش دجلۂ آن حکم قطرہ دارد در غایت قلت و گویند قلزم نام شهریست کہ دریاے شور متصل آن میرود ، برائے این آنرا بحر قلزم گویند ، چنانچہ بحر عمان می دانند کہ آن همنام شهریست ، و دریاے شور با او اتصال دارد ازین جهت بحر عمان نام نهادند و این بیت بر سبیل مبالغہ در وسعت و فراخی شهر بغداد واقع شدہ .

اجرام ز دجلہ روی شویند　　زین روی همہ سفید رویند
گہ سیم گری نماید آبش　　گہ شیشہ گری کند حبابش

سیم گر تارکش را می گویند کہ سیم را گداختہ تارمیکشد . و درین جا مراد از خطوط باریک تحریک آب است کہ از وزیدن باد پیدا می‌شود . شیشہ گری کردن : بمعنی شیشہ ساختن است ، و حباب صورت شیشہ دارد . پس حاصل بیت آنکہ باد کہ برروے آب دجلہ می وزد گاہ از حرکت آن خطوط امواج مثل تار سیم کہ آن بچشم می در آید ، و گاهے حباب چون شیشہ شکل بستہ بصورت می گراید .

آبش بدل گلاب دانند　　زو درد سر سران نشانند
گر شیشه کند حباب شاید　　شیشه ز پے گلاب باید
گر روح ندیدۀ مصور　　اینک حرکات دجله بنگر
تابا کف و باد هم قرین است　　خاتم خاتم نگین نگین است
آزاد رونده چوں مسیحا　　در سلسله رفت راهب آسا
باد است برو مروق آثار　　گه برگ نما گهے گره سار

یعنی باد بر آں دجله گاهے مروقی می کند یعنی نقاشی که آں برگ نمائیست وگره سازی یعنی نقاشاں بر دیوار عمارت گاهے صورت برگ و درخت و گل می طرازند و گاهے گره یعنی خانه خانه میکنند ، چنانچه بر دیوار عمارت دیده باشی .

آں باد نگر بسطح اوبر　　بر جدول سیم شکل مسطر
باد ار نه مهندسی نماید　　زو شکل قلیدس از چه زاید
دجله شه آبها است یکسر　　اما ز عروس نرم روتر
از دست مشاطۀ رونده　　بر چهره نگارها فگنده
آں تفته دلاں که گرم تازند　　تسکین همه ز آب دجله سازند

در صفت زورق که برروے دجله روان است

زورق ز برش روان و ساکن　　چوں صورت رهروان باطن
چوں کنگرۀ سحاب آبان (۱)　　بر کوهۀ آسمان شتابان
چوں قوس قزح خمیده کردار　　اما نه بشکل او نگوں سار
قوس قزحی که از بخاری　　بر راس و ذنب کند سواری (۲)
چوں ناقۀ صالح از بن وسر　　ثعبان کلیم زیرش اندر

این بیت در صفت کشتی هاے دجله واقع شده - یعنی کشتی هاے آں دجله چوں ناقۀ حضرت صالح علیه السلام است که آں هر چند زراعت کفار را میخورد ، و آب چشمۀ هاے انهارا تمام می آشامید و شکم خود را ازاں اسباب گراں میکرد ،

۱ نام ماه هشتم از سال شمسی است - ۲ یعنی آں کشتی بر نشیب و فراز امواج دریا چناں می رود که گویا قوس قزحی است که بر راس و ذنب سواری می کند -

و با این اورا سیری حاصل نمیشد ، و این کشتی هم بدستور اسباب عالم را در شکم خود میکشید ، گرانبار شده میرفت . این تشبیه بنابر حمل اثقال واقع شده . باقی خبر ثعبان کلیم مراد ازاں چوب کفچه دار است که ملاحاں کشتی را باں میرانند . و سبب روانگی کشتی ازاں چوب است .

استاده رونده آسمان وار　　بر طلق رونده کیمیا وار

یعنی چنانچه آسمان بصورت ایستاده محسوس است و فی ذاته سیردارد ، و کشتی نیز بر آب دجله در دیدن مردم همچو ایستاده می نماید و در حقیقت بر آب روان است و میرود مانند طلق در کیمیا ، که عبارت از اکسیر باشد ، سیردارد و طلق سنگیست مطبق درخشنده که کیمیاگراں خلاصۀ او بحکمت می کشند . و آں را در کیمیا گری بکار می برند . و آں بشکل سیماب رخشاں بود . و درین جا از طلق رونده مراد آب دجله است ، و کشتی بر آں آب مانند طلق در اجزاے اکسیر سیردارد و صورت روندگی او بنظر نمی آید .

پشت و سر آں بلند آهنگ　　چوں پشت کمانچه (۱) و سر چنگ
هر بار که حامله بر آید　　صد بچه بیک شکم بزاید
زیں سیر بخورد هر که جانور　　پس قی کند آں همه بداں سر
زورق عجب است و دجله باهم　　مهد عیسی و اشک مریم
رودے است که کوثرش عدیل است　　آبش سلسال سلسبیل است
لا بلک ز رشک او همه سال　　شیداے مسلسل است سلسال
بغداد بدو ارم نهاد است　　کو گنج روان و ایستاد است
بغداد خلیفۀ مکانها ست　　جاے خلفا که هست ازانجا ست

خلیفه بمعنی نائب است و ولی عهد ، و مکانها عبارت از اماکن شریفه ، مثل مکه و مدینه و مسجد اقصے و بیت المعمور - حاصل مصرعه آنکه بغداد ولی عهد و نائب آں مکانهاے شریف است - دلیلش اینکه جاے خلفاء است - و مراد از خلفا آل عباس است ، مثل هارون الرشید وغیره .

۱ بروزن طپانچه نام سازی است مشهور -

در صفت حرم خلفا که در بغداد است گوید

بینی حرم خلیفتانش   لاف حرمین از آستانش
آن دارسلام اهل اسلام   آن دار سرور و سور ایام
سد هدی و سواد اشراف   ربع کرم و ربیع انصاف
مهدی شده مهدیان دین را   یعنی خلفاء راشدین را

در مدح خلفاے آل عباس گوید

بینی امراے آل عباس   با پیکر لطف و برقع باس
چشمه طلبان و خضر عادت   موران سلبان و جم سعادت

این بیت در مدح خلفاے آل عباس واقع شده - یعنی هر یک خلیفه در ذات خود چشمهٔ حیات را طالب است مانند خضر علیه السلام - یعنی از روے سخاوت و سعادت و کرامت حیات ابدی یافته اند ، نام ایشان تا قیامت بر صفحهٔ روزگار باقیست - چون نام خضر علیه السلام سلب لباس را گویند ، موران سلبان باعتبار سیاه لباس ، زیرا که خلفاے بغداد لباس سیاه دارند - وجم درین جا مراد از حضرت سلیمان علیه السلام است بقرینهٔ موران .

در پردهٔ دین قدم فشرده   رخت از بر هفت پرده برده
شعری نظران و آسمان ظل   کیوان روشان مشتری دل

شعری نام دو ستاره است که بالا مذکور شد ، و نظر اینها سعادت بخش است ، و آسمان ظل ، باعتبار آن که سایهٔ ایشان چون سایهٔ آسمان محیط است بر تمام خلق جهان - کیوان روشان - باعتبار لباس سیاه وعلومرتبت - زیراکه کیوان زحل را گویند ، و مکان او آسمان هفتم است - و تشبیه او باعتبار سیاه لباس و علو منزلت است ، نه در خاصیت - و مشتری دل باعتبار آنکه دل آنها باعتبار ذخیره سعادت دارد و نظر ایشان بر خلق سراپا رحمت .

چون افریدون مکارم آموز   چون اسکندر مکانت اندوز
در صدر شرف ملک شه آثار   در راه سخا نظام رفتار
هر یک کسری بر اهل کسری   هر یک معنی بگاه معنی
بر دعوی ملک هفت کشور   هر یک دو گوا فگنده در بر

ملک شاه نام بادشاه است از سلجوقیان و نظام مراد از نظام الملک است که وزیر ملک شاه بود در غایت جود وسخا شهرت دارد ، و مدرسهٔ نظامیه بنا کردهٔ اوست .

گیسو شده جفت و داده تزئین   زان جفت بجفتهٔ سلاطین

چفتهٔ بجیم فارسی بازی طاوس را گویند و بمعنی لکدزنی اسپ نیز آمده - و قیل اصلاب و خاندان و درین جا مراد از معنے آخر است .

هم عرض چو دودمان مطهر   هم خلق چو گیسوان معطر
پیوند گرفت بهر نیرو   بیخ شجره بشاخ گیسو
وین یافته بیخ و شاخ تمکین   زان بیخ شریف و شاخ مشکین
چون بگذری از جناب آن صف   آئی بدگر جناب اشرف

در صفت خلیفهٔ بغداد گوید

بینی حرم خلیفة الحق   داراے امم ، امام مطلق
از صف حواریان بر آئی   در صدر مسیح دین در آئی

خلیفة الحق اشارت به خلیفه عصر خود که المقتفی بالله (۱) نام دارد و بعداو یوسف که پسر او بود ، بر مسند خلافت نشست وگاذران مراد از حواریان عیسے علیه السلام است که آن دوازده کس هستند - مصنف میگوید که مقتفی بالله بمثابهٔ عیسٰی علیه السلام است و دیگر خلفاء بمنزلهٔ حواری اند - یعنی درنیابت واوامر و نواهی مطیع و منقاد اویند - و در هر کار و هر امر از ذات او اسناد دارند - و بعضے برآنند که در عصر خاقانی خلیفهٔ بغداد المستضی بالله بود و یوسف پسر اوست و حواری بالفتح گاذر ، و یاری دهنده و سفید پوست .

و قصهٔ آن اینست که روزے عیسٰی علیه السلام بر سرآبے دوازده نفر گاذر را دیدند که برخت شستن مشغول بودند - حضرت علیه السلام برایشان دعوت کردند ، و اوشان قبول نموده ایمان آوردند - و در جواب ''من انصاری الے الله ؟'' دم '' نحن انصار الله ''

(۱) بصحت رسیده نام خلیفه معاصر خاقانی علیه الرحمه المقتفی بالله هست و شارح همین قول را معتبر داشته (حاشیه)

زدند - و بشرف ولایت و سعادت مشرف شدند و دست از کار خود باز داشته در سفر و حضر رفیق و خادم بودند - و خوان از آسمان برایشان نازل می شد - و در زبان عربی و بعضے می گویند در سریانی گاذر را حواری گویند که حور سفید کردن باشد - وهر کرا که جامه سفید است او را حواری گفتندے .

آنها صورتند معنی اینک — آنها شعب اند طوبی اینک
آنها همه بیدق اند و فرزین — اینک شه صدر و داور دین
بینی پس برقع جلالش — ارواح نظارۀ جمالش
ترسم که چو یافتی حضورش — حراقه (۱) صفت شوی ز شورش
در ساحت قربش ارنهی گام — آن بینی ازو که از تو اجرام
جمشید ثواب گوش بینی — خورشید سواد پوش بینی
یک خاتم او هزار جمشید — یک انگشتش هزار خورشید
اهل ملکوتش آستین بوس — پیش درش آسمان زمین بوس
گیسو و عمامه تاج بر تاج — از چرخ و زمانش باج بر باج
بر دوش ردای کبریایش — در گوش ندای انبیایش
هم جبهت بخت وهم لبانش — فرسودۀ نعل مرکبانش
از بوسه لبانش خاک فرسود — و ز خاک دهانش کوثر آلود
از بسکه سران سلطنت جوی — مالند برآستان او روی
پیدا است ز پیکر سلاطین — برخاک نگارخانۀ چین
شاهان خاک اند در ره او — بوسندۀ خاک درگه او
رضوان که مراتب علویافت — تشریف ز دست بوس او یافت
تابوسه گه آن خجسته دست است — قدر لب حوریان شکست است
اوراست ز غایت جلالش — در هشت بهشت چار بالش
خود پر کبوتران مینو است — کا گین (۲) چهاربالش اوست

مینو بمعنی بهشت و کبوتران مینو مرکب عبارت از ملائکه باشد و چهاربالش مسند را گویند .

جزویست ز دفتر نبوت — رکنی است ز کعبۀ فتوت
آن جز و که کل عدل از و خاست — آن رکن کاساس دین کند راست

---

۱ - بانضم سوخته والت نفط اندازی ۲ - اگهن پر و مالا مال

سردان معالم یقین اوست — سردار عباد مخلصین اوست
خود واسطه اوست درره دین — از آل عباس و آل یاسین
زی خاک درش نفوس بالا — دادند پیام کانظرونا
گردون ز سعادتے که هستش — طشتیست برائے آبدستش
وین دهر کزو است رستگاری — استاده برائے طشت داری
وین جرم زمین ساکن ارکان — چون خامه میان طشت گردان
تاراے خلیفه زین دومایه — بشناسد علم طشت و خایه

مراد از دو مایه زمین و آسمان است علم طشت و خایه علمے باشد و مسخرها و لعبت بازان کنند که تخم مرغی را پر از سیماب کرده در طشت گذارند ، و آن طشت را در آفتاب نهند چون آن طشت در آفتاب گرم شود ، آن تخم پر از سیماب بهوارود، این را مردم عوام از طبیعت آن مسخره دانسته تعجب نمایند ، و این نمی دانند که سیماب را خاصیتے هست که چون گرم گردد ، بسوے هوامیل کند و آفتاب اورا بقوت جاذبه بخود می کشد ، چه هردو مائل یک دیگر هستند - و سیماب از آب منجمد می شود و این ظاهر است و لهذا آفتاب آن را جاذب است ، چنانچه جامه را تر کرده در آفتاب گذارند - آفتاب آن آب را بسوے خود میکشد و جامه را خشک می کند پس زمین و آسمان مانند طشت و خایه اند و هیچ اصل ندارند - و مردم عوام را فریب می دهند و ممدوح میداند واز بازی مردم فریب آسمان و زمین واقف است و چون عوام غافل نیست بلکه از اصل خبردار است و حق تعالے را فاعل حقیقی میداند و اعتقاد اوبر ستارگان نیست .

چون کعبه مقیم در حجابست — چون قرآن عنبرین نقاب است

خلفاء عباسیه لباس سیه دارند ازین سبب ممدوح نیز سیه پوش است ، حاصل آنکه قرآن مجید بظاهر عنبرین پوش است ، اے سیاه پوش ، در معنی مملواز انوار الٰهی و مشحون از اسرار نا متناهی است بدستور ذات ممدوح در لباس سیه پراز انوار و مملواز اسرار است .

وانگاه چو کعبه و چو قرآن — مخدوم وامام اهل ایمان
زاده ز جهان و از جهان به — عم زادۀ مصطفی چنان به

با همتش آفتاب نا چیز — هم دولت مصطفی است این نیز
بخت ازلش ابد بقا دان — وین هم برکات مصطفی دان
ورنه بشر این همم ندارد — لا بلک فرشته هم ندارد
رد کردهٔ دار ضرب دینی است — هر سکه که آن بنام او نیست
خود بررخ زر شدن نیارد — آن سکه که نام او ندارد
زان سکه که نام او بر و تافت — پیشانی مشتری رقم یافت
وان سکه کزین سپس طرازند — از سکه روے ماه سازند

سکه از روے ماه ساختن عبارت از انکه سکه را از روے زمین گم کردن است چه هرچیزیکه بر آسمان رفت از زمین مفقود و نابود باشد، حاصل بیت آنکه سکهٔ که بعد انقضاے عهد ممدوح اگر نقش سازند آن سکه سکهٔ روے ماه خواهد شد، یعنی از زمین مفقود خواهد گردید ، چراکه مثل ممدوح بادشاه دیگر مستجمع الحسنات پیدا نخواهد شد ، هرگاه که چنین بادشاه در جهان پیدا نشود، گویا که سکهٔ سلطنت از دنیا بر خاست .

وان سکه کزو گرفت مفخر — روحی است نه نقش حاصل زر
بازر دل انبیا است همراز — از حرمت مهراو نه از آز
پیدا است بمهر او شب تار — بر گردون صد هزار دینار
اینک بنگر نه از پس شام — زرهای خلیفتے است اجرام
بر هر جرمے بضرب فرمان — المقتفی آفریده یزدان

جرم در لغت حبشه ستارهٔ- درین جا مراد از درم و دینار است که برو نام خلیفه ثبت شده- و بسبب نام او آن درم و دینار در عالم رواج یافته .

مخفی نماند که نام ممدوح المقتفی بالله است یاالمستضی بالله درین باب اختلاف است اکثر برانند که خلیفهٔ بغداد در عصر خاقانی علیه الرحمه المقتفی بالله بود ، بهر تقدیر یوسف پسر اوست ، چنانچه از بیت آینده ظاهر می شود .

زان ظل خداے دین به نیر و است — خورشید نژاد یوسف او است
خورشید کناد بادشاهی — در سایه سایه الهی

بر کوهه عرش مهد او باد — اقبال ولی عهد او باد
این تاج ستان و تاج ده باد — آن ملک فروز روز به باد
خاقانی را روان شد انفاس — در مدحت خاندان عباس
مرغیست ثنا سرای ایشان — در مانده بدامگاه شروان
روز یکه فلک دهد خلاصش — بغداد بود مقام خاصش

در ستایش بغداد گوید

اوح عمری که رفت برباد — در صحبت آب و باد بغداد
آن آب جز آب خضر مشمر — کو زندگی ابد دهد بر
و ان باد چو باد عیسی انگار — کو عمر دوباره آورد بار
پیران خرد درو مجاور — قربه بکف اند و تخته در بر
یک قربه و صد هزار مشرب — یک تخته و صد هزار مکتب

اوح بمعنی افسوس و آه آمده و آب خضر مراد از آب حیات است، و خضر بالکسر به خاے معجمه سبز و سبزی-و نام پیغمبر علیه السلام و بفتح نیز آمده - و اخضر جمع آن - قربه بالکسر مشک آب و قربه در کف داشتن اشارت بخدمت نمودن است و تخته در بر کردن مراد از تعلم و دانش بهره اندوختن و شاگردی علم از کسے کردن باشد - اما این اطلاق بر مبتدیان و اطفال است که انها براے خواندن تخته در بر دارند، و مشرب کنایه از چشمهٔ آب است

هر مکتب ازو چوهشت باغ است — هر یک چوسه غرفهٔ دماغ است

ای شهر بغداد آن چنان وسعت دارد که مدرسهٔ او مانند هشت باغ بهشت است و هریک دروازهٔ او مانند سه غرفهٔ دماغ است گویند که این بیت در صفت مدرسهٔ منصور بن‌دوانقی است که در بغداد تعمیر نموده- مراد ازو سهٔ غرفهٔ دماغ یکے حافظه ، دویم متخیله سیوم متوهمه است که اول را مقدم الدماغ، و ثانی را متوسط الدماغ و ثالث را موخر الدماغ می نامند- چنانچه از بیت آینده مفهوم می شود .

هم حفظ و خیال وفکر ازان جا است — کین هرسه ازان سه غرفهٔ بر خاست

در ستایش علماء بغداد گوید

دنیا است کمینه چاکرانش   در دارالحکم داورانش
دولت زمحافل فحولش   نوکرده قباله قبولش

مراد از داوران علماء بغداد است . محافل جمع محفل . فحول جمع فحل است ، بمعنی نر و درین جا مراد نیز از علماء بغداد است .

بازان سفید دست اسرار   اما چو تذرو طیلسان دار

مراد از بازان سفید علماء بغداد است وباز سفید برای آن گفته که این چنین قسم در بازان کمیاب است ، و قیمت بسیار دارد و شکار بیشتر کند و در قوم خود اشراف است - و تذرو بفتحتین کبک - و آن پرنده ایست آتش خوار ، خوش رفتار که بکهسار بود و بعضے گویند که آن دراج است - و بعضے گویند جانوریست سرخ و رفتار خوش دارد و بعضے بذال معجمه خوانند . و در موید الفضلا به تحقیق رسیده که بذال معجمه است .

هریک رصدی ره یقین را   هریک مددی سپاه دین را
طیان سرای دین قلم شان   غضبان حصار کفردم شان

طیان بمعنی پیچیده - درین جامراد از گلکاری است ، و بمعنے سیر کننده نیز آمده غضبان منجنیق را گویند یعنی از تاثیر نفس ایشان که حکم منجنیق دارد ، حصار کفر را منهدم می سازد چنانچه گفته اند .

یکے منجنیق از نفس بر کشاد   که برقلعۂ آسمان در کشاد

حاصل آنکه قلم ایشان برای تعمیر خانۂ دین قویم معمار است و نفس ایشان خراب کنندۂ حصار کفر و ظلمت است

آلودۂ زهر عضو ظاهر   پالودۂ نوش سر خاطر

یعنی عضو ظاهر ایشان از غایت ریاضت آلودۂ زهر است ، یعنی در راه دین محنت و مشقت چنان کرده اند گویا که کسے زهر خورده خود را لاغر و ناتوان کرده - و نیز در اصطلاح شعر آلودۂ زهر آن را گویند که مذاق از حلاوت و لذت دنیوی اصلا ندارند . و همیشه از لذائذ نفسانی تلخ کام میباشند - یا آنکه

خود سراپا حکم زهر دارند که هیچ زهر خارج برایشان اثر نمی کند . و این صفت در ذات اولیاء الله اکثر دیده شد ، و پالوده نوش باین معنی که باطن ایشان حکم نوش دارد ، و هر مریضے که پیش ایشان در آید ، از انفاس متبرکۂ ایشان شفا می یابد ، زیرا که نوش دارو موجب ازالۂ امراض است .

رگ سوخته دیو را بفتوی   خون ریخته نفس را به تقوی
پس خون ز رگ نیاز رانده   خود را ز تپ هوا رهانده
ترتیب ز چار میر دیده   تنزیل ز هفت پیر دیده

در بعضے نسخ ترتیل نیز دیده شد ، مراد از چار میر مجتهد اربعه است که حضرت امام اعظم کوفی و حضرت امام حنبل و حضرت امام مالک و حضرت امام شافعی باشد - رحمهم الله - یا عبارت از خلفاء اربعه هست که آن حضرت صدیق اکبر و حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت مرتضی علی ، رضی الله عنهم اند . و هفت پیر ، کنایت از هفت قاریان قرآن مجید است .

صد چارده عقد شان گهر بخش   هفتاد و دو شاخ شان ثمر بخش

یعنی آن علماء بغداد فائده از یک و صد و چارده عقد گرفته اند که آن سورۂ قرآن مجید باشند که یک صد و چارده هستند . یا مراد آنکه این مصرعه از قبیل قلب است ، یعنی چهارده صد و مشهور است که در وجود آدمی یک هزار و چهار صد بند است که هر بند ایشان خالی از ذکر خدای تعالے نیست و گهر بخش باین معنی که نتیجه بخش عالم است و در مصرعۂ ثانی هفتاد و دو شاخ که بیان شده ، مراد ازان هفتاد و دو ملت اند ، و ثمر بخشیدن بمعنی اینکه هریکے را از باطل دور کرده بحق رسانیده اند . و ثمردین داری بآنها بخشیده اند و بحقیقت هر ملت که حق کدام است و باطل کدام وارسیده تفرقه کرده اند .

اندر کف شان زبس کرمها   زر گشته تراشه قلمها
پس کرده بدان زر نو آئین   زر کاری برصحیفه دین
وقف است مرا زبان وهر سمع   در ذکر ثنای این چنین جمع
بر سینه و بر دل پریشان   قفلے زدم از هوای ایشان

غیرت بردم چوبنگرد غیر — قفل در کعبه بردر دیر
خود حال که دید طرفه تر زین — نی بست خراب و قفل زرین
زین قفل شرف ز غیرت و خشم — ژرفین دار است خصم یک چشم

ژرفین بالفتح زنجیر باریک آهنی که دردرها زنند ، وحلقه دران افگنند .

هرکس زنخست گنج را ساخت — آنگه بر گنج قفل پرداخت
من قفل زدم نخست بردر — پس گنج نهاده ام بدو در

در مدح یوسف الدمشقی که شهاب الدین لقب دارد گوید :

من یذکر صبوتی و عشقی — فی حضرة یوسف الدمشقی

صبوت بالفتح میل کردن دل بچیزے و عشق و محبت و در بعضے نسخ صرتی واقع شده - و صرت بالفتح آواز سخت و سختی واندوه و غیرآن - این بیت در مدح شهاب الدین ابونصر شریف دمشقی و برادر او فخرالدین واقع شده ،

آن صدر که مصدر جلالست — مستقبل و حال او کمالست
دین رسته شد از نوائب عصر — در کوکبه شهاب بونصر
بحری که زگوهر نظام است — بل گوهر بحر احتشام است
فخر دو جهان ز گوهر اوست — تا فخرالدین برادر او ست

یعنی ممدوح پسر نظام الدین دمشقی است و احتشام که در مصرعه ثانی واقع شده بدو معنی است یا آنکه بمعنی بزرگی است یا نام جد ممدوح است که آن احتشام است و فخرالدین برادر اوست -

در مدح ابن الخل گوید

ابن العنب آب صرف شد راست — کابن الخل امام شرع بالا ست
صد جوی می است خلقش از بر — ابن الخلش از چه خوانده ام آخر
نامش بصحیفه فرشته — ابن العسل است برنبشته

یعنی ازان وقتیکه ابن الخل امام شرع محمدی شد - ابن العنب که بمعنی شراب است ، حکم آب خالص پیدا کرد و تبدیل ماهیت خود نمود ، و جوهر او که سکر است باطل شد ، از برائے آنکه شراب در شرع شریف حرام است و ممدوح که امام شرع است خاصیت اورا که موجب حرمت است ، از ذات او برداشته بماهیت متصف ساخت و ابن العسل شهد را گویند که خوردن آن در شرع جائز است و مورث شفا است .

راهب عسلی و بت بجا ماند — کابن العسل از هدے سخن راند

راهب عسلی مرکب نام بت فروش است که در مذهب زرتشت بود ، و اورا راهب العسل نیز می گویند - و لفظ بجا ماند بمعنی گذاشت آمده - و ابن العسل نام ممدوح است حاصل بیت آنکه راهب عسلی و بت او بجاماندند اے معطل شد - از برائے آنکه ممدوح از تصرف خود شراب را بمنزله شهد نمود - و تبدیل ماهیت او ساخت ، گویند که عسیلی نام پارچهٔ زرد است که جهودان بر کتف می دوزند برائے امتیاز اهل کفراز اهل اسلام - و این علامت در زمان معتصم بالله مقرر شد - و راهب عسلی دران زمان سردار جهودان بود و بتان را می تراشید و میفروخت ، آخر الامر خلیفه او را قتل کرد .

در مدح فخرالدین ذوالمناقب امام ابونجیب ضیاءالدین گوید

بر اوج همم نهاده مسند — فخرالدین ذوالمناقب احمد
آن شربت عشق کرد مستش — جلاب ملائک آبدستش

جلاب بالضم و التشدید شکر آب و بالفتح و التشدید بسیار کشنده و نام قماش و جزآن

دین درینه (۱) جهان غریب است — نسبش بامام ابو نجیب است
انجم که چراغ آسمان اند — از ظل ضیا ضیاستان اند
وانها که مناظر و معیدند — در شرع مفید و مستفیدند

(۱) بضم اول و فتح ثانی دنان و خانه را گویند -

فردوس که از نظر نهان است　　در منظر این مناظران است
نظارهٔ جان به پردهٔ فکر　　داماد خرد به نکتهٔ بکر
شب شان همه قال قال و عن عن　　چون چشم ستاره خواب دشمن

این بیت و ابیات ما قبل در وصف مباحثان و مناظران که در علوم دینی و مطالب یقینی بایک دیگر بحث دارند ' واقع شد - و حاصل این پنج بیت آن است که آنها در علوم بایک دیگر مباحث هستند و در مسائل شرعیه روایات از مجتهدان و محدثان و مفسران می نمایند - و طریقهٔ بحث آنست که میگویند قال فلان هکذا و قال فلان هکذا - و عن فلان هذا و عن فلان هذا که این نقل است که از هر کس بمعرض بیان می در آید.

از دود چراغ سرمه در چشم　　بسته چو چراغ خواب بر چشم

در مدح قدوة الائمه عزالدین ابو الفضل محمد سعد اشعری گوید

زان جمله مراست ذکر گوئی　　عزالدین نام نام جوئی
جان بخشم عزآن سرے را　　عزالدین صدر اشعری را
آن سابق و سالک معارج　　بو الفضل محمدی مدارج
کرده دل پاکش از نهانم　　دعوی برادری بجانم

بعضے میگویند اشعری نام طائفه ایست ' و بعضے گویند که مراد از ابوالحسن اشعری است و عزالدین از فرزندان اوست و بعضے میگویند که اشعری نام قبیله است که در یمن باشد و نسبت اشعری بدوهست ' بهر تقدیر نام ممدوح عزالدین است و پدر سعدالدین اشعری ست و ابو الفضل کنیت ممدوح است.

باجان من شکسته بسته　　بر خوان وداد نان شکسته

نان شکستن عبارت از عقد دوستی و برادری بستن است این قاعده است در ملک ایران ' کسے خواهد که با کسے عقد دوستی و پیمان برادری به بندد ' یک نان را دو نیمه کرده یک نیمه بیکے و نیمه دیگر بدیگرے می خوراند . و این مثل در برادر خواندگی و دوستی و یکتادلی مشهور است که فلان با فلان نان شکسته است

یا مراد ازان باشد که هر دو بریک سفره نان میخوردند ' و این هم علامت دوستی و مواخات است حاصل بیت آنکه مصنف با ممدوح عقد برادری بسته ' هر دو باهم از دوستی یک جاسکونت ورزیدند چنانکه خود میگوید .

جان من و او بیک قضیت　　زاده ز مشیمهٔ مشیت
الحق دو برادر اند ساده　　هر دو ز یکے مشیمه زاده

بعضے میگویند که هر دو خواجه تاش اند ' یعنی شاگرد بو الکرام هستند .

از هر سخنم که روے بنمود　　مقصود بجان اوکه او بود

بائے بجان قسمیه است ' یعنی قسم جان ممدوح است که مقصود از تصنیف این کتاب آنست که در نظر عزالدین ابوالفضل اشعری بگذرد .

المقالة الرابعة فی اوصاف الکوفة و المکة و تسمی بموارد الاوراد و خزاین الاوتاد در صفت کوفه گوید ، خطاب باٰفتاب

اے غور نماے خلعه گستر　　احاد نشان و جمع پرور

غور برهنه راگویند وخلعه مخفف خلعت است - آحاد از یک تاده که هر یکے در عدد واحد است - حاصل آنکه اے آفتاب اگرچه تو باعتبار ظاهر در چشم مردم برهنه می نمائی ' اما خلعت نور بمردم میدهی - و هریکے را از تاب نورانی خود لباس میبخشی و نیز نشان احاد داری ' یعنی در تجرید و تفرید یکتا هستی و منحصر در فرد واحد شدی - لاکن جمع پرور هستی یعنی جماعت عالم را پرورش میکنی و وجود موالید ثلاثه از ذات تو موجود شد -

با تو سه اساس روح محکم　　از تو دو لباس دهر معلم

مراد از سه اساس روح این است :

اول : روح نفسانی که محل آن دماغ است - و کارش خیال و فکر و ذکر و حفظ باشد .

دویم : روح حیوانی که محل آن دل است ، و کارش غم و شادی و غضب و حب و کینه باشد .

سیوم : روح طبعی که محل آن جگر است ، و کارش شهوت و لذت و اکل وشرب باشد .

یا مراد از موالید ثلاثه است : اول : حیوانات دوم نباتات سیوم جمادات یا مراد از هیولی ، و صورت ، و جسم باشد ، یا مراد از روح نباتی و حیوانی و انسانی است که این همه از آفتاب پرورش می یابند - و قوت میگیرند - و این بر مذهب حکما است ونه بر مذهب علماء و مراد از دو لباس دهر روز و شب باشد - معلم نقش دار و آراسته ، یعنی وجود روز و شب از سبب آفتاب وجود گرفت ، چه چون آفتاب در مغرب غروب میکند ، شب پیدا می شود ، و چون از مشرق طلوع می نماید ، روز جلوه گر میگردد .

چون بگذری از فضاے بغداد   کوفه شهری سعادت آباد
اول که بکوفه تازی اشهب   یابی ز چهار جوی مشرب
بر معتکفانش از پی یاد   طرطوس کنی فتوح بغداد
شهری بینی چو خلق اشراف   مجموع درو کمال الطاف

مراد از چهار جوے ، جوے شراب و عسل و شیر و آب باشد ، و این هر چهار جوے در بهشت روان است - و طرطوس بمعنی هدیه و تحفه و بالضم موضعی است ، در ملک ایران - و نیز نام پهلوان است ، از خویشان کشواز که مبارز لشکر طوس بود .

هم صاحب حوت خفته در وے   هم موعد نوح رفته در وے

گویند قبر مبارک صاحب حوت ، یعنی یونس علیه السلام در کوفه است و مراد از موعد نوح طوفان نوح است که از تنور هرزن در کوفه بر آمد - و این قصه مشهور است احتیاج به نگارش نیست .

عاجز شده زان فراخ ساحت   اقدام مسیح در مساحت
جبریل درو زمالک الملک   آورده خطاب واضع الفلک
خاکش بکمینه فتح بابے   دریا رانده بهر سرابے
بومش ز میان آتش ناب   داده همه شرق و غرب را آب

در صفت مرقد منور و مشهد معطر امیرالمومنین حضرت مرتضیٰ علی ابن ابی طالب کرم الله وجهه

سرها بینی کلاه درپاے   در مشهد مرتضیٰ زمیں ساے

مرتضیٰ بضم میم و فتح تاے فوقانیه بمعنی چیده و برگزیده و جناب حضرت امیر المؤمنین موسوم باین اسم شده اند که ذات مبارک ایشان برگزیدهٔ عالم است الحق اسم بامسمےٰ است - حاصل بیت آنکه ، جمیع سرداران عالم که مراد اولیا و صلحا باشد ، کلاه درپا کشیده در مشهد مبارک آن حضرت بسجده در زمین بوسی مشغول اند ، وقاعده نیز آنست کسیکه در حضور پادشاهاں میرود ، کلاه از سر کشیده سرپپا می اندازد - و ایں کمال ادب و تعظیم فراوان است .

جانها چو سپاه نحل در جوش   بر خاک امیر نحل مدهوش

جانها مراد از عالم ارواح است - و نحل در لغت عرب زنبور عسل را گویند ، و بادشاه آن یعسوب نام دارد - و جناب حضرت را یعسوب المسلمین میگویند مصنف براے آن امیر نحل گفته که قصهٔ آن اینست که سلطان نحل که یعسوب نام دارد ، بدست حضرت امیر المؤمنین بشرف اسلام مشرف گشته - ازیں جهت آن حضرت را یعسوب المسلمین میخوانند و یعسوب بمعنی مهتر مردماں نیز آمده .

در خدمت شیر مرد عالم   چون شاخ گوزن قد کنی خم
از حوض جنان بهشت دولاب   آن خاک طهور را زنی آب
و زنافه صبح مشک اذفر   سائی بصلایه فلک بر

صلایه سنگ سائیدن صندل و دارو وغیره .

زان غالیهٔ کنی سمائی   بر تربت بو تراب سائی

غالیه نوعے از خوشبو است که آن مرکب است از صندل و مشک و گلاب وغیره که واضع آن سلیمان بن عبدالمطلب بود - و در سمائی یاے نسبت است ، منسوب بآسمان وایں بر سبیل مبالغه است - یعنی هر چیز که بهتر و خوب باشد ، آنرا سمائی

میگویند اے از آسماں آمده، حاصل آنکه هر غالیه که خوب وتحفه باشد، گویا که از آسمان آمده است - آنرا بر تربت مبارک جناب مرتضوی غلاف کن - و بو تراب و ابوالحسن هر دو کنیت آں حضرت است .

خود بر سر خاکش از کرامات   تاتار همی رود بتارات

تارات بمعنے تاراج آمده چراکه فارسیاں جیم را بتاے فوقانیه تبدل کرده تارات گویند .

رضواں بدو عیداضحی و فطر   از خاک مقدسش برد عطر
ارواح که عنبریں شعارند   زاں خاک گیاه عطر آرند
خاکش چو بفیض حق شود تر   مهرے نهد آسماں بر و بر
مهرش چو برد قرار گیرد   رضوان الله نگار گیرد
هر دیده که ظلمت آب او ریخت   زاں خاک شیاف شافی انگیخت
جنت رقمی ز رتبت اوست   تبت اثری ز تربت اوست

گیاه عطر - لفظ مرکب دوائیست که از گیاه سعدانت تیار می شود و خوش‌بودار است ' و براے روشنی چشم بکار می آید - و ارواح را عنبریں شعار براے آں میگویند که آنها مانند جانوران سبز رنگ در زیر عرش طیرانند - و در بعضے نسخ عیسوی شعار نیز بنظر آمده که ارواح را نسبت بعیسی علیه السلام مناسب است - که روح الله است - شیاف داروئیست دافع درد چشم - و در بعضے کتب لغت بنظر آمده که آں پنبه ایست که بدواتر کرده بر چشم می نهند براے ازالۂ رمد - و تبت نام ملکے است متصل بکشمیر که مشک آں جا خوب میشود ' وآں سمت مشرق است -

در خاک هزار تبتش داں   بر خاک هزار تبتش خواں

در مصرعۂ اول تبت بکسر نام شهریست مشک خیز - و تبت در مصرع ثانی بفتح سورۂ تبت است - حاصل آنکه خاک پیرامون آں مشهد مقدس حکم هزار تبت مشک خیز دارد ' اے سراپا معطر است ' و خاک مرقد مبارک حکم هزار

سورۂ تبت دارد - چه سورۂ تبت را که درو ذکر بولهب است ' از براے چشم زخم میخوانند - و خاک مبارک مرقد مبارک نیز براے چشم زخم بکار آید .

چند انکه تراب بو تراب است   آبستن نافه هاے ناب است
زیں روی براے مشک زادن   گشت آهوی تبتی ستردن
دیر است که پیش چشم احرار   تبت عزب است کوفه تاتار
عطارانی که در جهاں اند   مشک سره مشک کوفه دانند
زاں نافه که آهو آورد بر   خاک اسد الله است بهتر
خاک ایں خاک نزد گردوں   به باشد به ز خون آں خوں
آں خوں کثیف تیره ناک است   ویں خاک لطیف نور پاک است
رضوانش سلاح دار در بر   غلمانش جنیبه دار بر در
افلاک فرود رفعت اوست   و ایام غلام شیعت اوست
چوں کافۂ کوفیاں بدیدی   در روضه مرتضی رسیدی
آئی به هزار حالت و وجد   بانجدۂ شوق در ره نجد
دانم که نباشی آدمی زاد   نجدیات عرب کنی یاد
گوئی بسمام یا صبا نجد   خوانی به نیاز حبذا نجد
بے زحمت گنبد مقرنس   آئی سوی وادی مقدس

تراب بمعنی خاک است ' و دریں جا عبارت از مرقد آں حضرت است ' حاصل بیت آنکه تاکه آنجناب مقدس دراں خاک آسوده اند ' خاک آنجا آبستن نافه هاے مشک ناب است ' یعنی معطر - و ستردن بمعنی عقیمه شدن و عزب مرد بے زن و زن بے شوهر - جنیبه : اسپ کوتل و شیعه : بالکسر گروه و طائفه و نجد بالفتح زمین بلند، خلاف غور و زمین تهامه تاعراق نجاد بالکسر و نجود : بالضم و جمع آں و نجده : که جمع آں نجدیات است' آں شعر شوق آمیز است که عرب میخوانند - و وجد : بمعنی حال صوفیه و شیفته شدن از عشق و اعجمی آنکه قادر برسخن نباشد ' یا آنکه واقف از زبان تازی نگردد ' و آں مقابل عربیست و حبذا : کلمه ایست درمدح مقابل بئس ' مثل مرحبا که وقت مقدم دوست بر زبان میرانند ' و آں بمعنی خوش آمدن باشد .

در صفت بادیه گوید

در عرصهٔ بادیه نهی روی ، نه بادیه بل ریاض خود روی
از سندس خضر بومش ، از لخلخهٔ صبا سمومش
چون وادی ایمن از کرامت ، همشیرهٔ وادی قیامت

سندس بالضم دیبای سبز رنگ ، بسیار باریک و نازک باشد - وباف ابریشمی دارد - و بعضی آنرا حریر نیز گفته اند - بوم : زمین بی کشت. مقابل مزروعه و آن زمین کشت زار است لخلخه نام خوشبوی است که از عود و مشک و عنبر و کافور مرکب میسازند - و سموم : باد گرم که در نصف النهار می وزد ، و گلها را پژمرده میسازد ، و کاروان را چون صاعقه میسوزد و ظهور آن موقوف بر وقت باشد ، و خضر بکسر خای معجمه ، سبز ، و نام پیغمبر است ، و بفتح خا نیز آمده جمع اخضر است ، ذکر آن بالا نوشته شد - حاصل بیت آنکه بوم آن بادیه مانند سندس سبز و طراوت بخش دلها است ، و باد گرم آن مانند نسیم صبا لخلخه آور است - وادی ایمن : نام وادی است که موسیٰ علیه السلام دران جابه نبوت مشرف شده اند ، قصهٔ آن مشهور است ، درین جا نگارش نمودن ضرور نیست .

ز اندیشه مرد هیئت اندیش ، اندازه عرض و طول او بیش
از نور هزار حله بروی ، وز نور هزار جلوه بروی
زان سبزه و آب گشته موجود ، دراعه خضر و درع داؤد
چون غمزهٔ دوست گاه دستان ، باسهم و لیک نرگستان
از سبزه چو عارض خط آور ، خاکش بلباس فستقی در
گوئی خط یار سبزهٔ اوست ، دو فستق رفته در یکی پوست
روح الله ساخته بذاتش ، داروکدهٔ زهر نباتش
از بوی گیاش خادم پیر ، خط سبز کند زهی عقاقیر
گشته ز پی ندای عشاق ، شاخ خشکش درخت وقواق
هر خاری ازو بفصل گرما ، صد مروحه از درخت خرما
تاثیر سمومش از غریزی ، بردل چو حرارت غریزی
با بیخ دماغ طیبش از دور ، پیوند کند درخت کافور

چون آئینه برق زن سرابش ، چون شانهٔ انگبین خوش آبش
زان آئینه جان صفا گرفته ، زان شانه ملک شفا گرفته
ثور و حمل اندرو گیا چر ، حوت و سرطان بمصنعش در

حله : بالضم ازار وردا و بالکسر ، وقیل بالفتح نام قبیله و مقام و منزل و نیز نام شهریست ، و در عرف جامهای بهشت را گویند ، و بمعنی مطلق لباس و آرایش نیز آمده ، و صاحب منتخب اللغات میگوید که ازار استر دار را حله میگویند ، اگر بی استر باشد حله نتوان گفت - دراعه پوشاک و دراعهٔ خضر بمعنی سبزی بادیه است ، و درع بالکسر زره و پیراهن - و فستق : نام میوه است - بعضی میگویند که آن پسته باشد ، معروف - و عقاقیر : داروئیست مرکب از چند اشیاء که آنرا برای خضاب موی بکار برند ، و خادم پیر مراد از خضر علیه السلام است - وقواق بالفتح درختی باشد در حوالی زیر باد ، و میوهٔ او بشکل سر آدمی است و چون شب شود ، بقدرت الهیٰ مانند آواز بچگان آدمی نالان میباشد - چنانچه مردمان آواز اورا سماعت میکنند ، و در روز خاموش می ماند و خار دار است - و جانوران هر چیز که برگ او نهاده میخورند ، و انچه باقی میگذارند ، ثمر آن درخت بالای برگ بر آمده ، آن فضله را خود میخورد ودر بعضی نسخ لغات نوشته اند ، و قواق درختیست بصورت آدمی سخن میکند ، و اگر کسی اورا بشکند ، هم دران دم آن شکننده خود میرد - و درخت بعداز شکسته شدن سخن نمی گوید ، و آن درخت در وادی ایمن است - مروحه : بالکسر باد زن - و خسگ : بفتحتین خار مغیلان وقیل خار است که سه پهلو دارد - وقیل گیاهی است خار دارد ، و غریزی : نام گرمی روح که در بدن است ، و آن را حرارت طبعی گویند ، که موجب حیات است که چون آدمی بمیرد ، آن حرارت از بدن مرتفع گردد ، و بعضی حکما حرارت غریزی را روح حیوانی نامیده اند - شانهٔ انگبین بمعنی خانهٔ انگبین است که زنبوران دران شهد میکنند ، و در هندوی پولی نام است ، و درین جا ذکر محل وارادهٔ حال است - ثور و حمل : هر دو نام برج اند ، اول صورت گاو دارد ، و ثانی صورت بزغاله - ازان جا که آن هردو جانوران گیاه میچرند ، و چراگاه ایشان در خشکیست ، لهذا نسبت

به بادیه نموده که خشکی دارد - و حوت و سرطان هردو نیز نام برج اند ، اول صورت ماهی و ثانی صورت خرچنگ دارد ، ازان جاکه این هر دو جانور آبی اند ، بنا بران نسبت بمصنع نموده که بمعنی حوض است .

در صفت مصنع بادیه گوید :

آن مشرب سرد گرم تازان   تر آخر جان خشک بازان

مشرب : جاے آشامیدن آب ، و درین جا مراد از همان مصنع است که مذکور شد و لفظ سرد صفت آن مصنع واقع شد ، و گرم تازان : بمعنی مسافران بادیه نورد است که از قوت گرم دلی سیر دارند . تر آخر : عبارت از جاے معمور و آباد است که دران ماکول و مشروب مهیا باشد . خشک بازان : کنایه از ریاضت کشان و سالکان آن بادیه که از غایت تفریح و تجرید میل به علائق دنیوی ندارند - حاصل بیت آنکه چشمهٔ آن بادیه خنکی بخش دل مسافران و گرم روان است . و ریاضت کشان را بمنزلهٔ جاے معمور است که هرچه ایشان را از ماکول و مشروب مطلوب باشد ، دران بادیه بهم میرسد - این معنی باعتبار ثمرات ، وفواکه صحرائیست که از خوردن آن مسافران را سیری حاصل میشود .

آن جمع که تشنگان جان اند   جز برکهٔ برکتش نخوانند
نوشین چو دم صبوح خواران   مشکین چو دهان روزه داران
چون دل صفت صفای او کرد   جان مطهره (۱) داری آرزو کرد
ادریس و مسیح چرخ و مینو   بگذاشته بر زیارت او
این دست نماز شسته پروے   وان روزه کشاده نیز دروے
از شربت او کنند حاصل   مستسقی را شفاے عاجل
هر گز که شنید و دید در خواب   کاستسقاء را دوا بود آب
یک چند خضر بجست و جویش   استسقاء داشت ز آرزویش
آخر قرصے که از گلش زاد   آن سده (۲) که خضر داشت بکشاد
گوئی که ز بس کشایش بند   قرص گل اوست قرص ریوند

۱ – بالفتح و بالکسر و الفتح اله اب دست دان - ۲ – بالضم بیماری که بدان منفذ بینی بند می‌شود .

قرص ریوند : داروئیست دافع سده .

در صفت بطحا و مکه و هودج و دراے ناقه گوید

آن بطحا بین برنگ دریا   وان ناقه رونده زورق آسا
افسرده که دید بحر مطلق   بر خشک روان که دید زورق
بر ناقه نگر کجاوهٔ راه   برپشت بنات نعش بین ماه
زین روئے دراے گاه و بیگاه   مه بر کوهان زند همه راه

ناقه را تشبیه به بنات النعش داده ، و کجاوه را بماه ، و مه بر کوهان : مرکب نام سرود است - حاصل آنکه کجاوه که بر پشت ناقهٔ است ، گویا ماه بر پشت بنات النعش است ، واواز دراے ناقه ها مانند آواز مه بر کوهان است . یا مراد آنکه کجاوه که بر پشت آن ناقه است گویا که ماه بر کوه نظر می‌آید . چه ناقه در قامت بلند مانند کوه است و کجاوه که مدور است ، مانند ماه . این تشبیه ظاهر است ، و تکلف ندارد .

ناقه چو براق جسم گه سیر   وان بانگ دراے منطق الطیر
در وجد شده نفوس در حال   ز آواز داری و بانگ خلخال
فریاد داری خوش صفیر است   تاج سر تخت اردشیر است

نفوس : مراد ارواح است ، و درا جرس خورد که آنرا زنگوله می‌گویند ، و خلخال حلقهٔ زرین است از اقسام زیور که عروسان در پا میدارند ، و در حالت رفتار ازان آواز بر می‌آید - اردشیر نام پادشاه است ، در طبقهٔ اشکانیان ، بعد از وفات او تاج را بجاے او بر تخت نهاده تعظیم میکردند - و نیزاردشیر : نام سرودیست خوش آواز که از مخترعات باربد است که او مطرب خسرو پرویز بود و بعضے میگویند که اختراع کردهٔ نکیسا است که او مطرب شیرین است ، و بعضے انرا نسبت بفلاطون کرده اند ,

در صفت آواز هرا گوید

بر خوان فلک صلا شنیدن   از رضوان مرحبا شنیدن
الحان زبور در مزامیر   یاحی موذنان به شبگیر
آواز مغنیان به نغمات   اوراد مصلیان باوقات
آغاز عتاب یار در لب   آواز حلے دوست در شب
گه طال بقاک از حریفان   گه صبحک الله او ظریفان
گه سرفهٔ عاشق از پی بار   گه عطسهٔ دوست وقت دیدار
آن راه که طشت گر نوا کرد   آن قول که کاسه گرادا کرد
آواز خروس در شب هجر   دستان تبیره زن گه فجر
این جمله خوش است لیک درسر   آواز درائے ناقه خوشتر
با ناقه شنو که هاتف راه   می گوید انت ناقة الله
ماهست کهینه ساربانش   تیر است کهینه شعر خوانش
ز ابریشم چنگ و موی پرده   ناهید مهار ناقه کرده
کرده ز پے نحیب سر مست   پا رنجن پا زپارهٔ دست
هم ناخن خویش سر گرفته   هم زنگ ز دست بر گرفته
ساقی بده با قرابهٔ نوش   پس گشته سقای قربه بردوش
و ز حنجر رانده صوت دلخواه   کای وادی مکه صانک الله

باید دانست که مصنف رحمه الله آوازهاے خوش را که در دنیا است، دریں ابیات یک جاجمع نموده، ازاں جمله یکے صلا یعنی آواز طعام که سگاں را راحت میبخشد.

و دیگر آواز مرحبا که وقت داخل شدن مؤمناں از دهن رضواں بر می آید، و آں اینست که " ایها المسلمون ادخلوا الجنة "

دیگر آواز الحان حضرت داؤد علیه‌السلام در مزامیر، اے ساز مطرباں که آنحضرت زبور را در الحان مزامیر میخواندند.

و دیگر آواز مؤذناں در وقت صبح که میگویند " حی علے الصلاة " و " حی علے الفلاح "

و دیگر آواز مغنیاں که بر مقام نغمات است،

و دیگر آواز اوراد مصلیاں که باوقات پنج وقت بر مصلے نشسته صف صف بلند میخوانند.

و دیگر آواز عتاب محبوب که در حالت انتظاری عاشق در وقت شب از آمدآمد او برمی آید.

و دیگر آواز " طال بقاک " که از دوستاں بدوستاں میرسد

و دیگر آواز " صبحک الله " که از زبان ظریفان چه در ایام جاهلیت در عرب رسم بود، که چوں احباب باهم ملاقی میشدند وقت صبح، بجاے سلام " صبحک الله " و در وقت شام " خیر المساء " میگفتند و در زمان پیغمبر ما صلے الله علیه وسلم بجاے آں " السلام علیک " مقرر شد، و معنی " صبحک الله " این است که روشن گرداند صبح ترا خداے تعالی.

و دیگر آواز سرفهٔ عاشق از براے محبوب و اشارهٔ آں بر آنست که " من این جاهستم، تو نزدیک من قدم رنجه بکن "

و دیگر آواز عطسه محبوب وقت دیدن عاشق که خوشی آرد، و بسیار شگون دارد.

و دیگر آواز راه که آں نام پردهٔ سرود است که طشت نوازاں می نوازند،

و دیگر آواز قوال که آنرا کاسه گرمیگویند، اما ایں سرود کاسه گر در زمان سابق بود، دریں عصر رواج ندارد.

و دیگر آواز خروس در شب هجر که خوش مینماید. براے آنکه شب مصیبت هجر بآخر رسید.

و دیگر آواز نقارچی در وقت فجر که از درگاه بادشاه بر می آید و تبیره با باے فارسی، و یاے مجهول بمعنی نقاره آمده
ایں همه آوازهاکه مذکور شد، خوش آواز هستند اما آواز دراے ناقه، مکه معظمه از همه خوشتر است، " سبحان الله " چه آواز بوده باشد که حق تعالے نصیب کند که بگوش خود اصغا نمائیم - و تیر عطارد را گویند، و مراد از شعر آواز حدی باشد که ساربانان می نوازند.

و نحیب در لغت عرب شترمست آمده.

و پا رنجن : زیوریست مثل خلخال پائی و پاره : زیور دست که
در هندوی کنگن گویند براے ایں پارا نسبت بپارنجن و دست را
اضافت بپاره نموده .

وپرده : نام سازیست وناهید : زهره را گویند که مقام او
از آسمان سیوم است .

قرابه : مشک خورد را گویند ، یا آوند شراب است ، که در
موید الفضلا دیده شده و قربه بمثلثه و حنجره آواز را گویند -
صانک الله : نگاهدارد ترا خداے تعالی .

در صفت احرام گاه گوید

آئی بحواله گاه احرام   میقاتگه خواص اسلام

میقاتگه : مقامیست معین که دراں جا احرام می‌بندند -
و آن مقامات احرام پنج است میقات اهل مدینه ذو الحلیفه
و آن از مدینه هفت میل است و میقات اهل عراق ذات
عرق ، و آن نام موضعیست ازوتا مکه مسافت سه روز است
و میقات اهل شام جحفه ، بضم الجیم و سکون الحاء - نام موضع
است و میقات اهل نجد قرن ، بفتح قاء و سکون را ، نام کوهیست
طرف مشرق سمت عرفات و میقات اهل یمن واهل هند یلملم
و آن کوهیست اندرون دریا .

چون مقدمت از عراق دانند   میقات تو ذات عرق خوانند

مصنف خود را خطاب کرده میگوید - یا خطاب بآفتاب است ،
یعنی تو از سمت عراق چوں بطرف مکه می آئی ، میقاتگاه اهل
عراق ذات عرق است ، پس تو هم در ذات عرق رسیده نیت
احرام به بند و مستعد حج بشو .

اعمال مناسک ارندانی   از مجتهدانش بازخوانی

مناسک بمعنی احکام و ارکان حج آمده و مجتهدان عبارت از
علماء مکه شریف است که انها اهل عجم را مناسک حج می
آموزانند .

بینی نقبای عرش صف صف   استاده میان قام صفصف (۱)

قام دراغت زمین هموار است و قیعان جمع آن - و نقباء : جمع
نقیب و آنها سی صدتن اند که ایشان را ابرار گویند ، و درین
بیت قرینهٔ عرش ملائک است ، بهر تقدیر ملائک آسمانی و اولیاء
الله ، و غیرآں از کافهٔ مسلمین برای حج گذاردن دراں مکان عالی
صف صف کشیده استاده میشوند .

کرده سپه ملائک از پر   بر عالم سایبان اخضر
بربسته مظله از کرامات   از اجنحه طیور جنات
افگنده مهان حمایل از پر   بنهاده سران عمامه از سر

اجنحه بازو و بال و طیور جنات ، عبارت از ملائکه است
مظله : بالکسر سائبان .

لبیک عبارت از بروں شان   سبحانک اشارهٔ دروں شان

مصرع اولی دلالت برتلبیه میکند ، وآن لفظ " لبیک "
است ، چنانچه گویند : " اللهم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
و النعمة لک ، و الملک لا شریک لک " و بریں هم زیاده باید
کرد کم نباید نمود - چنانچه در کنز (۲) گفته " و زدفیها
ولاتنقص " و مصرع ثانی دلالت بآں دعا میکند " سبحانک اللهم و
بحمدک و تبارک اسمک و تعالیٰ جدک ولا اله غیرک "

چوں پنج انگشت صف صف اشراف   چوں ناخن تن برهنه تا ناف
بر خاسته یکسر از سرجاں   چوں خاستگان صور عریاں
از شاخ گوزن هم تهی تر   اما ز بهار نو بهی بر
عریانی هست زیب مردان   عریاں به تیغ روز میداں
بر چهرهٔ تیغ آسمان وار   جوهر ز برهنگی است دیدار
از خلد برهنه آمد آدم   ایمان نه برهنه خواندهٔ هم
دریا ز مجردی صفا یافت   گوهر ز برهنگی بها یافت

۱ - زمین هموار   ۲ - کنز الدقایق ، مراد از کتاب فقه که مشهور است

ایمان را برهنه گفته از برای اینکه در حدیث آمده است
" الا یمان عریان و لباسه التقوی "

قرآن نه بجلد سرفراز است   مصحف ز غلاف بے نیاز است
مردان که نضیج دین نمایند   در زیر لباس قر نیایند
کاں آئنه را که شوطرازند   از جیم قری غلاف سازند

در صفت دشت عرفات گوید :

زانجا چون عنان دل به پیچی   راه عرفات را بسیچی
آئی به پناه گاه بشری   دشت عرفات رکن اعلی
آں مقصد عزم رہ نورداں   آں غایت کار نیک مرداں
دهلیز سراچهٔ (۱) الهی   دهلیز چه صدر بادشاهی
ماتم گه راندگاں برونش   دولت گه خواندگاں درونش (۲)

حاصل بیت آنکه کسے که دراں جابار یافت و بسعادت نماز و شنیدن خطبه سعادت اندوز شد ، درحق او دولت است و کسیکه دراں جا داخل شدن نتوانست ، و بسبب نارسائی بروں ماند ، در حق او ماتم است ، پس آں مکاں ماتم گه راندگاں است و هم دولت گه خواندگاں .

بیرون و درونش هست ما ناک   داماں اثیر و جیب افلاک
زیں سوهمه حیرت آورد بر   زاں سو بجوار حق کشد سر
ایں دار خلاف و دیر خذلاں   آں شط امان و خط ایماں

خذلاں بمعنی خواری و پشیمانی و شط در لغت کنارهٔ دریا ، و دجله هم آمده .

خلق دو سرائے حاضر آنجا   میعاد و معاد ظاهر آں جا

۱ - سراچه الهی مکه معظمه است و عرفات دهلیز اوست ۲ - حاصل این بیت و ابیات ما بعد آں است که هرکه بیرون آں مانده ماتم زده و رانده است و هرکه سعادت دخول اندروں یافته دولت یافت پس بیرون او بمثابهٔ دامن اثیر است که جاے رجم شیاطین و سوختن ناپاکاں است و درون او بسان جیب افلاک محل عروج سالکان حقیقی و ملائکه است و بیروں او محل حیرت و خذلاں و درون او موجب جوار الهی و سبب اماں و حفظ ایمان است

حاصل بیت آنکه در دشت عرفات روز حج عالم علوی و سفلی هردو حاضر آیند ، از سبب اژدحام خلق آں دشت مانند میدان قیامت می نماید و ایں معنی دلالت براژدحام خلق میکند نه بر معنی دیگر .

در صفت صوفیان و فقرای مکه گوید

صف صف فقرای نیستی جوی   از یغنیهم الله (۱) آب (۲) درجوے
دریوزه کناں ز خوان قرآں   رستی خواراں ز دست ایماں
درخشن مرقع ازسر سوز   فارغ ز ملمع شب و روز

یعنی ساکنان آں مکان متبرکه با دنیا حب ندارند ، و از قرآن مجید دریوزه گری کرده فائده بر میگیرند - یعنی تابع احکام قرآن مجید اند - و در خرقهٔ پشمینه خود از خیال عشق حقیقی از فریب شب و روز فارغ اند ورستی خوار راتب خوار را گویند - و در بعضے کتب لغات دیده شد که نام خورشے است مثل حلوا شیرین میشود ، و خشن : لباس موئینه - مثل گلیم که از پشم می بافند - و فقرا آں را بیشتر می پوشند - و مرقع بمعنی دلق است ملمع : چیزیرا گویند که رنگ اندرونش دیگر و رنگ برونش دیگر داشته باشد - و شب و روز را ملمع از برای آں گفته که دو رنگ دارد -

در حلق فگنده پیش قرآں   طوق ادب ازره گریباں
با ژنده خام شاں همه خام   حلقه فلک و شگال ایام

ژنده بازاے فارسی دلق چرمینه و قیل دلق پخته زده و خام مراد از چرم نا پخته و نادباغت کرده که اکثر لباس صحرائیان و درویشان است و شگال : بالکسر و کاف فارسی ، رسنے که پالان شتر بآں بندند - و قیل پاے بند شتر - ودر کشف اللغات از کاف عربی نوشته است .

۱ - اشاره است باین آیت کریمه ان یکونوا فقراء یغنهم الله من فضله اگر این ها فقیر اند خداے تعالی از فضل خود ایشان را بے نیاز گرداند ۲ - آب در جوے بردن کنایه از صاحب دولت و اقبال بودن است

چوں موسی دید تسع آیات　　از تیه شده بطور غایات

تیه بمعنی دشت و بیابان - طور نام کوهیست معروف و غایات اے از غایات کمالات - و تسع آیات اشاره بر انست که حق تعالیٰ نه معجزه که حضرت موسیٰ علیه السلام را عطا فرموده ؛ قال الله تعالیٰ : " و لقد اتینا موسیٰ تسع آیات " یکے : عصا - دویم : بیضا - سیوم : قحط بود که تا سه سال هیچ نبات از زمین بر نیامد - چهارم : طوفان که تا هفت روز کثرت باریدگی داشت - پنجم : آیت ملخ که عالم تا هفت روز ببلاے ملخ گرفتار بودند ششم : آیت قمل بود که سپش باشد - بقول مشهور تا هفتاد روز عالم در تعذیب افتاده بودند - هفتم : معجزهٔ چغر بود که آں غوک است ، و در عربی ضفدع بمشقت هجوم آوری آں مردم بسیار گرفتار شدند - هشتم : آب نیل که از یک طرف اسرائیلیاں آب خالص می آشامیدند و قبطیاں خون ناب می‌چشیدند - نهم : آں بود که خانماں فرعونیاں و درم و دینار ایشاں سنگ گردید - و آنها ازیں معنی عاجز شدند .

بنموده بخلق رایگانی　　ثعباں ز عصای سبزگانی
و ز راه کرامتے بهر میل　　رانده ز بریق رامزی (۱) نیل

ثعباں : اژدهاے چار پارا گویند ، نقل است چوں ثعباں هزار ساله می‌شود ، یک پا مثل پاے حربابر می‌آرد ، و چهار هزار سال را چهار پا نمودار می‌شود و عصاے حضرت موسی علیه السلام وقتیکه خود را در صورت اژدها می‌نمود ، بصورت ثعباں چهار پا مجسم می‌شد .

پیش دل شاں سپهر و انجم　　ایں تودهٔ میخ و آں تحجم
هم قیصر روم سفره نه شاں　　هم میر حبش خیال ده شاں
فارغ دل شاں ز روے نا خواست　　زیں روم و حبش که آسماں راست

۱ - را مز نام شهری است که ابریق رامزی منسوب باوسته .

ای پیش صوفیاں و فقراے مکه که همت عالی و قطع علائق دنیوی چناں دارند انجم مانند تودهٔ میخ و سپهر مانند تحجم است ، اے شترکوز پشت و در بعضے نسخ بجاے تحجم ، تخیم آمده ، و آں بمعنی خیمه زدن است ، و لفظ میخ با خیمه بسیار مناسب است ، دریں بیت لف و نشر غیر مرتب واقع است ، از روم مراد از روز است و حبش عبارت از شب .

با دنیا مادری گرفته　　با حوراں خواهری گرفته

حاصل بیت آنکه آں بزرگاں دنیا را در نکاح خود نیاوردند و محبت با ایں ندارند - " و با حوراں بدست مادری و خواهری گرفتن" بمعنی طلاق دادن و بر خود حرام کردن است یعنے ایشاں نه محبت با دنیا ونه الفت با جنت دارند بلکه مستغرق بحر انوار رویت الهیٰ اند ، نه از دنیا خبر دارند ، نه از جنت آگاهی و محبوب ایشاں حجر الاسود و مصحف مجید است که وراے آں هر دو بر دیگر بوسه نزدند - و تمتع از هیچ چیز دنیاوی نگرفته اند -

و انکه بکشید دست تاخیر　　بامادر خوانده خواهرے گیر
بوس شکریں نداده الاک　　برسنگ سیاه مصحف پاک

در مدح ائمه دین و علماے راشدین گوید

صف صف علماے شرع پیر اے　　در بوته (۱) شرع نفس پالاے (۲)
رب ارحم با نفس شمردند　　ثبتنا برنگیں نوشتند

یعنے علماء مکه معظمه که دم ایشاں شب و روز مصروف " رب ارحمنی " باشد ، و " اللهم ثبتنا علے الایمان " برنگیں دل خود نوشته اند -

بر جادهٔ شرع یک سره پاے　　چوں رایت شرع پاے بر جاے
نقاد همم بچشم افهام　　نقاب فلک بدست اوهام

۱ - بوته ظرفے را گویند که از گل حکمت ساخته باشند و طلا و نقره و امثال اں دراں بگذارند ۲ - مراد از پالودن پاک ساختن و صاف گردانیدن از کدورتها است -

بالاے سپهر یافته راه نقبے زده در خزانهٔ ماه

همم : جمع همت ، بالکسر و التشدید - و قصد و آهنگ و در بعضے کتب لغات اندیشه ، و سخاوت هم آمده است و نقاب اے سوراخ کننده و شگافنده نقاد : سره کننده وخالص سازنده و خزانهٔ ماه : کنایه از فلک اول است .

صد درج جواهر آوریده در سلک معاملت کشیده
در زیر زمین بفکرت تیز تا حوض بهشت کنده کاریز (۱)
زاں آبحیات نا فسرده صد نیل بجوی شرع برده

در صفت غزاة اسلام که مراد از اصحاب است گوید

صف صف زغزاة نصرت آثار حزب الله گاه حزب کفار
حق خوانده مجاهدین دین شاں دیں گفته جیوش مسلمیں شاں
سر داده و تاج بر فشانده ما عندالله باق خوانده
با نفس مهاجر از دل انصار بوذر دم و بودجانه کردار

بوذر و بودجانه هر دو صحابی رسول علیه السلام اند که از انصار بودند .

از زنگ ضلال دل زدوده بر تخت ظلال دیں غنوده
سیماهم فی وجوهم بود نور از اثرے سجود مشهود
در صلح و قتال موسی آسا گاهے رحما گهے اشدا

مصرعهٔ ثانی ایں بیت مشتمل است بر توصیف رسول علیه السلام و اشاره بر ایں آیت " و الذین معه اشداء علے الکفار ، رحماء بینهم " الخ - یعنی اصحاب رسول علیه السلام با یکدیگر در ذات خودها مهر و شفقت دارند و رحمت ایشاں از یکے بر دیگر عام است و شیعه مذهبیکه بنیاد آں بر عناد است ، دارند ، خارج مبحث است ، واصل ندارد ، غافل از حقیقت اند .

شمشیر معاملت زدوده پس بر سگ آز آزموده

۱- بیرونِ آمیز جوی آبی را گویند که در زمین بکنند تاآب ازاں رواں شود

رایتها شاں سیاه پرنور منصوب چو کعبه بلک منصور
بینی دو هزار جیش ازیں جنس گرد عرفات جنی وانس

در صفت جبل الرحمه گوید

پس برسر کوه رحمت آئی آں قبهٔ عهد آشنائی

مراد از کوه رحمت جبل الرحمة است ، وآں کوهیست در مکه معظمه حضرت آدم علیه السلام را بالاے آں کوه باحوا آشنائی افتاد و معرفت با یکدیگر روداد - گویند که حضرت آدم علیه السلام که از بهشت بیروں آمده بعد سی سال براں کوه ملاقات باحوا دست داد ، از سبب ظاهر شدن معرفت یک دیگر آنرا جبل العرفه نیز میگویند - قبه : بالضم و تشدید الباء ، بناے گرد بر آورده ، و حجرهٔ مدور و گنبد است .

آدم بسرش فراز رفته طاق آمد و جفت باز رفته

حاصل بیت آنکه حضرت آدم علیه السلام از کوه سر اندیپ بعد از قبول شدن توبه در جستن حضرت حوا برآمدند - آخر الامر براں کوه هر دو باهم ملاقی شدند ، و باعتبار کوه سر اندیپ طاق بودای مجرد و باعتبار ملاقات باحوا جفت شد .

جودی همه سال در طوافش الحمد نبشته کوه قافش
نه از روی بلندی از پی نور دندانه تیغ او سرطور
برهر کمریش طور طرف است سنگش زر صرف و سنگ صرف است

جودی نام کوه است که کشتی نوح علیه السلام بعد آخر شدن طوفان بکنارهٔ او رسیده امن یافت وتیغ : در لغت فارسی سرکوه را گویند - وطرف : بمعنی گوشه و کناره و سنگ زر یعنی سنگ محک

در صفت مزدلفه گوید

زاں سوچو تمام شد عبارت بر مزدلفه است مزد کارت
آں جاے اجابت دعاها است ملجاے انابت از خطاها است
صاحب نظراں هفت پرده از سنگش سنگ سرمه کرده

رضوان اثرش بدیده جسته   خاکش بهزار آب شسته
زان جا چو شروط شد تمامت   راه است بمشعر حرامت

در صفت مشعر الحرام گوید

انبه (۱) بینی چو روز محشر   از معشر جن و انس مشعر
در گوش تو آید از مسالک   آواز روارو از ملائک
بکران فلک میان مردان   مجمر دارو سپند گردان

بکران فلک : عبارت از بنات النعش باشد

در صفت جمره گوید

زان جاسوی جمره در کشی راه   از شعله عشق برکشی آه
مردم همه سنگبار بینی   دیوان همه سنگسار بینی
روح از پی قهر دشمنانش   عراده نهاده درمیانش
سنگے که ز دستها بجسته   پیشانی اهرمن شکسته
هر سنگ دران مبارک اوطان   چون نجم شهاب و رجم شیطان

جمره : جائیست در مکهٔ معظمه و حاجیان آنجا سنگ اندازند و شیطان را رجم می کنند ، و این سنت اسمعیل علیه السلام است و عراده : آلهٔ جنگ است ، مانند منجنیق وروح : نام فرشته ایست عظیم الجثه و بعضے جبرئیل علیه السلام را نیز گویند و اهرمن : نام دیویست مقابل یزدان - و اعتقاد کفار آنست که اهرمن خالق شر است ، ویزدان خالق خیر - و بعضے گویند که انگشتری حضرت سلیمان علیه السلام را اهرمن برده بود - و بعضے بعفریت قائل است ، وشهاب : گرز آتشین است برای رجم شیطان از آسمان میزنند - و " رجوماً للشیاطین " اشارت بران است -

در صفت منا گوید

بینی زمی منا زحل سان   مریخ سلب ز خون قربان

---

۱ - بفتح الف و سکون نون وضم با و سکون ها مخفف انبوه

زمی : مخفف زمین است ، و این تخفیف بنا بروزن شعر واقع شده ، منا : بالکسر نام مقامیست ، در ایام حج بازار بیع و شرادران جا می‌شود ، زحل : رنگ سیاه دارد و مریخ سرخ و قربان بمعنی ذبح کردن حیوانات - حاصل آنکه زمین منا که مانند زحل سیاهی دارد ، از خون قربانی مانند مریخ سرخ می‌شود ، چنانچه از بیت آینده مفصل میشود .

خاکش همه شام رنگ شبگون   سرخی شفق گرفته از خون
خوابی که خلیل دیده شبگیر   جزبر در او نکرده تعبیر
هر پیش کشے که او نهاده   حق کرده مزید و باز داده

مراد از پیش کش از اسمعیل علیه السلام است و او اشاره بر خلیل علیه السلام ، و مزید کردن بمعنے گوسپند از بهشت فرستادن است ، و باز دادن مراد ذبح اسمعیل علیه السلام را معاف کردن باشد حاصل بیت آنکه حضرت ابراهیم علیه السلام بعد از دیدن خواب اسمعیل علیه السلام را در راه خدا پیش کش داده بود ، و حق تعالے او را معاف کرده در عوض او گوسپند را فرستاد و آن گوسپند بران پیش کش مزید شد - و قصهٔ حضرت ابراهیم و حضرت اسمعیل در تفاسیر و تواریخ به بسط مسطور است ، و در این مختصر گنجایش ندارد.

با تست دلم کبوتر آسا   قربانش کنی بساعت آنجا
ور تو نبوی بذبح راجع   بدهیش بدست سعد ذابح

سعد ذابح : نام ستاره ایست که بصورت سنان بر آسمان هفتم واقع است .

در صفت مکهٔ معظمه گوید

زان جا ره مکه پیش گیری   تشریف ز مکه بیش گیری
از ننگ کسوف جان ستانت   بدهد بلد الامین امانت
حرز دویمین بچشم عالم   مکه است ز بعد اسم اعظم
در سایهٔ مکه چون نشستی   از سایه (۱) خاک باز رستی
چون نام مهین حق شمارش   او خورد و بزرگ کاروبارش

۱- سایهٔ خاک همان ظل زمین که بشکل مخروط پیدا شود و آفتاب را تاریک گرداند

پاکان که طریق نطق پویند   بسم الله و بسم مکه گویند
ابدال ز حرمت نهادش   با عطف بیان کنند نامش

و عطف بیان موضح معطوف الیه می شود ـ مثل ابوحفص عمر ، یعنی ابوحفص و عمر هر دو یکسیت و گاه برای تعظیم نیز آید ـ چنانچه " جعل الله الکعبة البیت الحرام" در محاورۀ عرب زبان زد آنها است "بالله و رب الکعبه" غرض اینکه اسم اول موضح و مبین اسم ثانی است ـ حاصل آنکه ابدال از بس بزرگی ذات مکه معظمه را باسم حق تعالیٰ عطف بیان گردانیده اند ، یعنی اسم باری را و اسم اورا واحد میدانند و فرق نمی پندارند .

رضوان نگشاد ز احترامش   درهای بهشت جزبنامش
زان عرش بلند نام گشته است   کین نام مهین بر و نبشته است
گرفی المثل این بنقش طارم   چون گنبد گل بدرد از هم
در سنبلۀ فلک رسد داس   بل قطب فلک شود چو دستاس
همچون سر ناخن ارشود دور   گیرد بن ناخن جهان غور
تازه شود از چهار اضداد   این هفت هزار ساله میعاد
دانم که بفر کعبه پاک   مکه ز حوادث است بیباک

این هفت ابیات با هم دست و گریبان آمده اند ، و بیت آخر که هفتم است ، خبر آنها واقع شده و سنبله: نام برج فلک است و داس: معروف که در هندوی درانتی گویند و قطب: نیز ستاره ایست که مدار حرکت فلک است و دستاس: بمعنی دستۀ آس آمده ـ و آسیاسنگ را نیز میگویند که متحرک باشد و ناخن جهان مراد آفتاب است و غور: بمعنی نهایت قعر و عمق هر چیز و چهار اضداد: عبارت از عناصر اربع است و هفت هزار ساله، برای آن گفته که از ایجاد آدم علیه السلام تا زمان مصنف هفت هزار سال می شود.

حاصل ابیات آنکه: سنبلۀ فلک بریده گردد و از فلک فرو بریزد و قطب فلک که از جاجنبش ندارد، چون دستاس بحرکت آید ، و زمانه مانند سر ناخن از هستی خود بریده گردد ، ای ناپود گردد ، و قیامت که بعد از هفت هزار سال موعود است ،

قائم شود ، و اربع عناصر که با یک دیگر تضاد دارند ، ضائع شود و آسمان و زمین از انتظام خود بیفتند و این همه ممکن است ، امامکۀ معظمه از دولت کعبۀ مکرمه از آسیب حوادث مامون و از صدمۀ قیامت مصئون است ، چنانچه خود میفرمایند .

تا کعبه درون اوست ساکن   شد ساحت او ز ساعت ایمن

ساعت مراد از روز قیامت است .

ایضاً در حقیقت کعبه گوید

مکه ز مکانت آسمان است   کعبه بمحل قطب ازان است

حاصل بیت آنکه: مکه بمنزلۀ اسمان است ، و کعبه که دران واقع شده ، بمشابۀ قطب است ، چه استقامت آسمان بسبب قطب است ، که برو گردش دارد ـ ومکه را نیز بزرگی وشرف بسبب کعبه است که دران واقع شده .

کعبه وطن اندرو گزید است   بحری بجزیره در خزید است
گوئی که بکنج تنگ پهنا   گنجی است نهاده آشکارا
عرشیکه (۱) ملک بساق دارد   سربرسر کعب کعبه آرد
آن دارالانس جان پاکان   و ان بیت الامن دردناکان
از فضل نثار بر زمینش   جبریل شده نثار چینش
گردون نگری بطمع گوهر   چون غواصان شده نگون سر
پرداخته حوضها جنان را   سقا شده حورتشنگان را
بسته کمر نیاز جانها   در باز کشاده آسمانها
از یارب رهروان یکایک   ایوان فلک شده مشبک

"یارب" اشارت بر دعا باشد و مشبک: سوراخ سوراخ شده را میگویند حاصل آنکه مردمان دران مکان متبرکه حاضر شده دعامی کنند و نعرۀ "یارب" برپا می آرند ، آسمان برای صعود انفاس ایشان دریچه های خود را برای اجابت وا کرده است یعنی

---

۱ ـ یعنی عرش که فرشتگان را بساق خود دارد سر خود را جهت کسب عزو بلندی بر شتالنگ کعبه می گذارد و اورا مسجود خود می پندارد

هر کسکه در انجا رفته دعا میکند، البته مستجاب می شود، فلک دروازه هاے خود را براں مردم مفتوح ساخته و باعتبار وا شدن دریچه هاے فلک را مشبک گفته.

رخنه شده ز آه عاشقانه	بام نهم آبگینه خانه
کرده دعوات صبح گاهی	از گنبد ماه دام ماهی
از خلقان صفر گشته آفاق	در کعبه الوف الوف عشاق

بام نهم مراد از عرش مجید است و گنبد ماه: عبارت از فلک اول و دام ماهی شدن: کنایت از مشبک شدن است چه دام ماهی سوراخها دارد و صفر: بکسر صاد مهمله بمعنی تهی و خالی آمده الوف: جمع الف است، بمعنی هزار و آں درجه چهارمین اعداد است، حاصل آنکه خلق جانهاے خود را خالی گذاشته براے حج هزار هزار در مکه معظمه می آیند.

یک نسخه ز راه کعبه خوانده	بر دنیا خط نسخ رانده

فاعل خوانده عشاق اند که بالا مذکور شد و خط نسخ بر دنیا راندن؛ مراد دنیا را ترک کردن است و نسخه اشارت بر مناسک حج است و نسخ: بالفتح نام دور کردن چیزے از چیزے و نیز نام قلم است از شش قلم، و آں اختراع خواجه جمال الدین یاقوت است که غلام مستعصم بالله بود.

مرد از پی راه کعبه تازد	آں طفل بود که کعب بازد
از جاں سازی نثار گردش	بر گردی هفت بار گردش

کعب: نام بازیست.

بینی بچهار رکن گرداں	در هفت طواف هفت مرداں

چهار رکن: رکن یمانی، و رکن عراقی، و رکن شامی و رکن حجر الاسود خطاب بآفتاب و هفت طواف مراد از هفت بار گردیدن پیرامون کعبه است و اما این دولت گردیدن بلا حائل کسے را میسر نمی شود، مگر حق تعالیٰ توفیق کند، و هفت مرداں - مراد از هفت ابدال است که قوام عالم از برکات ایشاں و تفصیل اسامی این است؛ نقبا، و نجبا و اخیار و ابدال و اوتاد و قطب و غوث.

در صفت حجر الاسود گوید

بینی حجرش بلال کردار	بیروں سیه و دروں پر انوار
آں سنگ زر خلاصهٔ دین	بر چهرهٔ کعبه خال مشکین
نور است دراں سواد پنهاں	چوں در ظلمات آب حیواں
یا در خم طره جبههٔ حور	یا در حدقه حدیقهٔ نور

جبهه بمعنی پیشانی، و طرهٔ جبهه: موے پیشانی که آں را طرة الناس گویند - دریں جا مراد از زلف است و حدقه بفتحتین، سیاهی چشم حدقه و حداق جمع آں و حدیقه: باغ را گویند.

حاصل بیت آنکه آں حجر الاسود اگرچه رنگ سیاه دارد، اما درون او پر از انوار الهی است - و روشنی او از سیاهی او چناں درخشاں است گویا که چهرهٔ حور در خم طرهٔ زلف می درخشد - یا مانند مردمک سیاهی چشم تاباں است و حدقه دریں جا مراد از مردمک چشم است که سراپا در سیاهی روشنی دارد.

یا سر قرآں میانهٔ حرف	یا در شب تیره صورت برف
آں هندوئے بکر سال خورده	بر خلق خداش مهر کرده
خلقاں همه در برش گرفته	بوسیده ولی کسش نه سفته
اورا سه برادر اتفاقی	شامی و یمانی و عراقی

برادران اتفاقی؛ مراد از هماں سه رکن است که پیش ازیں نوشته شد که آں رکن یمانی و رکن عراقی و رکن شامی است.

ز انگه که ز مادراں بزادند	هر چار بخدمت ایستادند
تا روز قیام هم بدیں ساں	قائم بینی بامر یزداں
از سنگ سیه چو باز گردی	زی زمزم راه در نوردی

در صفت چاه زمزم گوید

زاں جاگذرت بزمزم افتد	چشمت بسواد اعظم افتد
بینی ثقلین عالم خاک	استاده فراز چشمهٔ پاک
همچوں سگ کهف زیر ژنده	لب خشک زباں بروں فگنده
با صفوت زمزم مطهر	محتاج طهارت است کوثر

از بس کشش رسن بہر گاہ دندانہ شدہ دہانۂ چاہ
میم است بشکل سین نوشتہ یا منشاریست حلقہ گشتہ

این ہر دو بیت در صفت دور زمزم واقع شدہ ـ یعنی دورۂ آن چاہ اگرچہ مانند حلقۂ میم است ، لیکن از کثرت کشیدن آب نشان رسن کہ درو افتادہ است ، مانند شکل سین دندانہ دار شدہ است ، یا مانند ارہ حلقہ شدہ ، دندانہ دار گشتہ ، یا آنکہ آن دہانۂ چاہ در اصل مانند حلقۂ میم بود و دندانہ نداشت ، بعد ازین بمرور ایام از کشیدن آب نشان رسن پیدا کردہ بشکل سین دانہ وار ظاہر شدہ ، و مثل ارہ حلقہ گشتہ دندانہ بر آوردہ و منشار : در عربی ارہ را گویند .

یاری دہی اے حیات عالم با دلو کشان چاہ زمزم
گر دلوی ہمی دریدہ گردد یا گورسنش بریدہ گردد
دلو فلک آوری بچاہش سازی رسن از نطاق ماہش

از نطاق ماہ : مراد منطقۂ ماہ است ، یعنی جوزا کہ آن صورت کمربند دارد ورسن را باومشابہت تام است ودلو : نام برج فلک است کہ آبی است ـ درین جا مراد از دلو معروف کہ ازان آب از چاہ میکشند .

در صفت ناودان گوید

باتشنہ لبان برای تسکین آئی سوے ناودان زرین

خطاب بآفتاب است ناودان زرین : مراد ازان نہر است کہ زبیدہ زوجۂ ہارون الرشید از دجلۂ بغداد درمکۂ معظمہ آوردہ گذاشت و ہنوز جاری ست.

بینی ہمہ بحرہا کم و کاست با ریزش نم کہ ناؤدان راست
رفتہ خطرات بحر اخضر پیش قطرات ناوۂ زر

ناوہ : مخفف ناودان و لفظ زربنا بر تعظیم واقع شدہ ، و آن نہر را فارسیان "ناودان زرین" میگویند ـ و خطرات کہ در مصرع اولی واقع است ، بمعنی بزرگیہا آوردہ ، و رفتہ : بمعنی دور شدہ و بحر اخضر : نام دریائیست عظیم و آنرا بحرہند نامند ـ

شرقی ببحر چین متصل و غربی بہ بلادیمن و جنوبی آن غیر موسم است ، و شمالی آن بہ بلاد سند ـ و گویند درین بحرہفت صد ہزار جزیرہ است معمور ـ و ازین جا معلوم شد کہ ہمین بحر شور است ـ و اخضر باعتبار آب سیاہ رنگ او گفتہ ـ و بعضے گویند کہ بحر اخضر ، بحر محیط است کہ پیرامون دنیا است ـ

حاصل بیت آنکہ بزرگیہاے بحر اخضر پیش قطرات آن ناودان رد شدہ ، یعنی بحر اخضر را پیش او عزتے و وقارے نیست و ناوہ در فرہنگ جہانگیری با واو مفتوح نوشتہ کہ معنی آن چوب میانہ تہی باشد اما درین جاربط ندارد ـ

بام فلک است بہر تمکین محتاج بناؤدان زرین

در صفت صفا و مروہ گوید

پس ہم بزمان زسر کنی پاے آری سوی مروہ و صفا راے
از سنگ صفا صفا پذیری مروا ز جمال مروہ گیری

مروا بالفتح فال نیک و بضم اول و سکون ثانی ، فال و دعاے خیر باشد ـ چون مروہ موضع اجابت دعا است ، براے آن اورا مروہ نام نہادہ اند و صفا محل تصفیۂ قلب است ، یعنے ہر کسیکہ دران جارود ، دل او صاف و منور گردد براے ایں آن را صفا میگویند ـ

بینی دو برادران ہم توے یک رنگ ہمیشہ روے در روے
چون جوزاء فرق سرکشادہ از یک مادر دوگانہ زادہ

ہم توے : ہمتارا گویند ـ یعنے مثل دیگرے و در بعضے نسخ "ہمبوے" باباے عربی نیز آمدہ بمعنی ہمرنگ و یکرنگ یار موافق را گویند ـ و روے در روے : عبارت از مقابل شدن است خطاب بہ آفتاب حاصل آنکہ صفا و مروہ کہ آن ہر دو سنگ اند قریب کعبہ کہ میان آن سعی میکنند ـ آن یکے مانند دیگریست باہم مقابل استادہ اند گویا کہ یک فرزند از یک رحم توامان پیدا شدند .

در صفت عمره گوید

زاں جا بمقام عمره تازی   از عمره طراز عمر سازی
آخر عمل از مناسک این است   آں دیواں را فذالک این است

خطاب بآفتاب و عمره نام مقامیست که در مکه واقع است ؛ وآں آخر عمل از اعمال مناسک حج است که بے آں حج نمیتواں نمی‌شود - و لفظ فذالک : بروزن کذالک در دفتر محاسبان اشارت است بر جمله کردن حساب بعد تفصیل و تفریق - و محاسبان چوں در کاغذ و خرچ فذالک می‌نویسند ، معلوم شد که حساب آں کاغذ تمام شد - و بعد ازیں حساب نیست پس دلیل فذالک بر تمام شدن حساب کاغذ است ، وهم چناں حج عمره مانند فذالک است بر دفتر اعمال مناسک حج .

آنجا بینی مقام محمود   آنجا یابی کمال مقصود

مقام محمود : نام مقام است که حضرت رسالت پناه صلی‌الله علیه و سلم دراں جا رفته دعاے شفاعت براے عاصیان امت از حق تعالی در خواسته اند -

پس باز بکعبه باز گردی   گرد نقط نیاز گردی
چوں مرغ که دانه چیند از گل   سنگ سیه اش ببوسی از دل
چوں ابر که ریخت قطره باراں   خاک حرمش ببوسی از جاں
بر کعبه چه منت از زمیں بوس   یا بر مصحف ز پر طاؤس
چوں سنگ سیاه را کنی لمس   نه اندیشی ز آفت اذا الشمس

مراد از اذا الشمس روز قیامت است ، یعنی چوں عمره بجا آوری باز به کعبه رسیده حجر الاسود را بوسه زنی تا از آفت و بلاے " اذا الشمس کورت " نجات یابی -

سوده نکنی زمینش از پای   پیشانی را کنی زمیں سای
پیشانی کاں زمیں نورهد   نعم العبدش عصابه (۱) گردد
زاں چند زباں چنانکه خواهی   گویا کنی آں زماں که خواهی

۱ - بالکسر سر بند و دستار -

همچوں لب یار باشی آں جا   یعنی لبش آتشی است گویا
تمجید گذاردن بدانی   ایں فصل بگوش کعبه خوانی

مخاطبه کردن کعبه را و مدح گفتن اُنرا بر سبیل طرح دیگر

اے قطب مراد نیک مرداں   گردت چو بنات نعش گرداں
اے پاک سلالۀ مکرم   در ناف زمیں ز صلب عالم
اے اختر ثابت از تعظم   سطح زمیں از تو چرخ هشتم
بیت المعمور مادر تست   بیت المقدس برادر تست

بیت‌المعمور را مادر مکه بریں جهت گفته که در اول بر زمین مکه بیت‌المعمور بود ، و در زمان طوفان نوح اورا بفلک چهارم برداشتند و بوقبیس را از همداں آورده بداں زمین گذاشتند که تا آں زمیں از آب طوفاں آلوده نشود ، چوں حضرت ابراهیم علیه السلام براے بستن عبادت خانه عرض زمین غیر ذی زرع نمودند ، حق تعالی بوقبیس را ازاں جا بر آورده آں زمین پاکره که در زیراو محفوظ بود ، به پیغمبر خود داد ، پس ازاں روآن زمین را که زمین بیت‌المعمور بود ، مادر کعبه گفته که کعبه براں زمین احداث شده ، بیت المقدس را برادر کعبه گفته - از براے آنکه او قبلۀ پیغمبران پیشین است ، و کعبه قبلۀ پیغمبر ماست چونکه آں هر دو قبله اند قبله با قبله نسبت مواخات دارد باعتبار جنسیت .

هفت اعضاے (۱) زمیں به نیروست   تا ذات تو هفت هیکل اوست

هفت هیکل : نام تعویذ است که دراں هفت آیۀ قرآن مجید با هفت دعاے دیگر هفت دائره نوشته براے محافظت در گلو بندند .

رگهای زمین بسی است هر کس   اما رگ جان او توئی بس
ذاتت که خشک سالی دیں   چرب آخر چار سوی سنگیں (۲)

۱ - مراد از هفت اقلیم است - ۲ - چرب آخر مقام راحت و تنعم و چارسوی سنگین عبارت از دنیا است که محل محنت و مشقت است یعنی رگتوکه خشک سالی دین باشد و اهل دین کمیاب گردند ذات تو مقام راحت و تنعم وی است و مرجع ومارام دین قویم ذات تست

بر آخرت از پی امان را   بستند طویلهٔ گردناں را
آن رخش که روح بر نشسته است   بر آخر (۱) تو طویله بسته است

رخش : در لغت فارسی ، اسپ رستم را گویند ، و اسپ مطلق نیز آمده .

وان ناقهٔ عقل ناقه پرورد   هم ز آخر تو همی خورد خورد
دهرار چه چنین عقیله کاری است   بر آخر تو علیقه خواری است

عقیله : زن مسطوره ، وزانوبند شتر ، و سید قوم و بهترین هر چیزے را نیز گویند علیقه کیسه چرمینه خوراک ستور را گویند که بهندی توبره نامند .

بر آخرت آخرت سبیل است   آخر سالار جبرئیل است
مانی بعروس حجله بسته   در حجلهٔ چار سو نشسته
حوری بمثال عبقری پوش   شاهی بمثل دواج (۲) بر دوش

چار سو نشسته براے آن گفته که کعبه چار سو است یعنی مربع وعبقری ; نام قماش است سیاه ، منسوب بشهر عبقر - و کعبه را عبقری پوش براے آن گفته که سیاه پوش است - و در قاموس نوشته " العبقری الکامل من کل شے و لیس فوقه شئی و قسم من البساط و الفرش "

هم معتکفی چو بخت یاران   هم موضع اعتکاف داران
چرخ ارنه بفرت ایستادے   بر ناف زمین شکم نهادے
تامصحف و تو زمین نشین اند   بحرین جواهر یقین اند
شش سوی (۳) جهات عمر فرساے   با این دو چهار (۴)سو است برپاے (۵)

شش سوی جهات مراد از شش جهت جهان است و چهار سو مربع

بل عرش که چار سو نمای است   هم زیں دو چهار سو بپای است

۱ - بضم خای معجمه مخفف اخور که بمعنی علف اسپان است - ۲ - بر وزن زمان لحاف پوشیدنی - ۳ - مراد از دنیا - ۴ - در چهار سو مراد از مصحف مجید و کعبه مکرمه - ۵ - برپای است ام قایم است -

خاک عرب از توشد زرخشک   ناف زمین از تو نافهٔ مشک

زرخشک بمعنی زر خالص آمده

اے جان فلک زتو بشادی   بر جسم زمین چه ایستادی
افسوس که جاے شرمساری است   مرکوب نه در خور عماری است
دارندهٔ هاشمی شعاری   پس جامهٔ رومیاں چه داری

خطاب به کعبهٔ معظمه و هاشمی شعار : لباس سیاه را گویند که اصل لباس بنی هاشم سیاه است حاصل آنکه اے کعبه تو در اصل لباس از بنی هاشم میگرفتی ، یعنی آنها پرستار توهی گردند و غلاف براے توهی آوردند و اکنون جامهٔ رومیاں چرا پسند کردی که آنها غلاف ترا میفریستند -

مخفی نماند که در زمان سابق غلاف کعبه از خلفاے عباسیه هر سال میرسید ، و بعد زوال دولت معتصم بالله که عمل اتراک شد ، از رومیاں غلاف هر سال می‌آمد ، چنانچه این ارسال تا حال جاریست .

بادیه بدامن تو پیوست   از دامن تو بر آسماں جست
از گرد تو پست خوش نمک ساخت   پس سفرهٔ خادم (۱) فلک ساخت

پست بکسر باے فارسی ، ارد گندم شکر آمیخته که اهل هند ازاں را ساتو می‌نامند - و فاعل ساخت که در بیت و اقع شده قضا و قدر است .

گردون چو ترازو ایستاده   تو سنگ زری درو نهاده
گر بگسلد این ترازو از هم   یک جو نشود ز سنگ زرکم

سنگ زر : عبارت از سنگ محک است - و سنگ مراد از قدر وزن است .

گردون گل بامت از پے خورد   همچوں گل سر به گل به پرورد
ز اں گل خورش ستارگاں است   این زردی روی شاں ازاں است

۱ - خادم فلک مراد از خضر علیه السلام -

گل سر : کنایت از گل سرشوے است که حمامیان آنرا بگل پرورده خوشبو میکنند و براے سرشوئی بکار می‌برند ، و آں را گل حمام نیز میگویند و زنان حامله اکثر آں را می‌خورند . و بعضے آنرا گل خورش نیز گفته اند .

مهرتپ شان بهردم از تست　　گلگونه روی شان هم از تست
کرده است حق از صواب دیدت　　خاقانی را درم خریدت

مهرهٔ تب : عبارت ازاں مهره ایست که برائے دفع تب در بازوے تب زده می‌بندند .

در صفت کعبه مشتمل بر اشتیاق گوید

خاقانی ازیں کثیف منزل　　دارد بتو روی خیمهٔ دل
خواهد که رسد ببارگاهت　　تا خاک زمیں و خاک راهت
از بوسه کند ترنج کردار　　و ز اشک کند چو دانهٔ نار

قوله کثیف منزل : عبارت از دنیا ست ، یا شروان که مولد مصنف است و ترنج کردار شدن : بمعنی منقش شدن است .

در خدمت تست پنج هنگام　　گهے دال و گهے الف ، گهے لام

مصنف بر سبیل اشتیاق در خدمت کعبه معظمه التماس میکند که من در خدمت تو پنج وقت گاهے دال می‌شوم ، یعنی سجده میکنم و گاهے الف یعنے قیام ، و گاهے لام ، یعنی رکوع می‌نمایم . و مراد ازیں کلام ایں است که براے اداے نماز پنج گانه رو بقبله نمودن فرض است . و نماز عبارت ازیں ارکان ثلاثه است .

حاصل آنکه من نماز بسوے تو متوجه شده می‌خوانم و اداے ایں ارکان گویا براے تست چه هر کس در خدمت بادشاهان میرود ، سربر زمیں میگذارد ، و گاهے بشب را خم میکند ، و گاهے دست بسته استاده میشود .

هر صبح که مرغ دم بر آرد　　مرغ دل او سر تو دارد
وردش همه ایں بود سحرگاه　　کاے بیت الله عمرک الله

تا بر در حکم تست کامش　　شد هندوی هندوی تو نامش
آں هندوی هندوش چه نام است　　یعنی حجر ترا غلام است

هندو بمعنی غلام و خادم ، و هندوی هندو شدن ، مراد غلام حجر الاسود شدن است و در اصل هندو باشندهٔ هند است ، و او رنگ سیاه دارد . براے آنکه بادشاه هندوستان زحل است ، براے ایں اهل هند سیاه میشوند . و حجر الاسود نیز رنگ سیاه دارد ، ازیں جهت اورا به هندو نسبت کرد .

زاں حلقه بگوش در کشیدش　　زیں داغ بروی بر کشیدش
چوں لاله و چوں بنفشه زیں کوے　　شد حلقه بگوش و داغ بر روے

حلقه بگوش : فرمان بردار را گویند .

تا چشم جهانیاں سوی تست　　آواز سر و چشم هندوی سست
هندوے تو اعجمی زبان بود　　هم دولت تو زبانش بگشود

یعنی من که غلام توام ، اعجمی زبان بودم ، و بفصاحت آشنائی نداشتم ، از برکت نعت تو زبان من از آفت گنگی و لکنت نجات یافت چه اعجمی بمعنی گنگ و لکنت آمده ، و نادان را هم میگویند . و حمل بر زبان فارسی هم هست که آں باعتبار زبان عرب غیر فصیح است ، بهر تقدیر از برکت نعت تو فسادیکه در زبان داشتم از من دور شد . و در فصاحت و بلاغت چناں شهره آفاق شدم که " حسان العجم " نام من شد .

برداشت که از تو داشت مکتب　　هندوی تو قفل رومی از لب

قفل رومی : نام قفلے است که بسیار محکم می‌شود . و نیز نام لحنے است از سی لحن باربد . و دریں جا مراد از معنی اول است .

بپذیر ثنائے نو رسیده　　زیں هندوی داغ بر کشیده
دیدار تو در نیافت چشمش　　زاں بر بصر خود است خشمش
داده است ازیں تاسف خویش　　در حبس ظلم دو یوسف خویش

مراد از دو یوسف ، از هر دو مردمک چشم است .

ظلم : بالفتح ، تاریک و هر شے که تاریک باشد .

رخ درخوی حسرت است ازین گل (١)   چون کوزه آب و کوزهٔ (٢) گل
گل گل خوی خون نشسته در رخ   خط خط شکن اوفتاده بر رخ
پیچیده زغم چنانکه از تاب   لب بر لب جوی شاخ لبلاب

گلگل : بمعنی جابجا و بسیار آمده خط خط ، مثله : لبلاب : نام گیاهیست که بر درختان می‌پیچد و گل سرخ دارد . و آن را عشیقه نیز می‌نامند - و در هندی عشق پیچاں میگویند و عوام امربیل نام نهاده اند .

امسال عزیمت تو می داشت   لیک اندهٔ والدین اش نگذاشت
چون بردل والدین گره دید   بار املش کشاده به دید
افگنده رضای این و آنش (٣)   بر پای دو کندهٔ (٤) گرانش
شد دست قضاش بیخ دامن   شد بند قدر طناب گردن
نه هیچ دل ودام بودش   نه برگ من استطام بودش
مانند زمین زمن فروماند   در جیفه گه عفن فروماند
در گریه بخنده می سراید   کز مرد زمن سفر نیاید

زمن - بفتح زاے معجمه و قیل بکسر ، مرد زمین بسته و هرجا مانده که اصلا حرکت ندارد - و جیفه گوشت مردار و عفن که مصدر او عفونت است بفتح یکم و کسر دوم بوسیده و بد بودار شده را گویند .

در صفت سواد کعبه گوید

سوداش (٥) بکعبتین فرو داشت   کو نیز چو تو چهار سو داشت
ز اشکال مربعی گزیده است   کاں شکل بصورت تو دیده است
بر خاتم آهنین که می داشت   نام تو چهار حرف بنگاشت
و ان خاتم را که از سرون ساخت   شبه تو نگین چار سو ساخت

حاصل این هرسه بیت اینکه خطاب به کعبه کرده میگوید که اے کعبه شکل تو که مربع است ، لهذا من مربع را

١ - بضم دال و تشدید لام خواری و خوار شدن ٢ - آتش گاه آهنگری و زمینی که آن را سیلاب کنده باشد ٣ - مراد پدر و مادر ٤ - کنده بر وزن دنبه چوبی که بر پای گناهگاران و مجرمان گذارند . ٥ - بمعنی محبت

در تمامی اشکال پسند کرده ام اگرچه شکل مستدیر برهمه اشکال راجح است - اما شکل مربع که آں شکل تست من آنرا محبوب میدارم ، و هرچیزیکه بصورت تو مربع است ، خاطر من با و میلان می نماید - و ایما نیز درین که شکل تو مربع و حروف نام تو نیز اربع ازین جهت شکل تربیع بسیار دل پذیر است سرون باول مفتوح ، واو معروف ، شاخ حیوان .

نام تو بر آں نگین عیاں کرد   الکعبة قبلتی نشاں کرد
نام تو بخاتم سرون بر   زاں زد که نداشت خاتم زر
خاتم چه که یک جهانش نقداست   زرچه که هزار کانش نقد است
ز اقبال تو خاتمی که اوساخت   از یارهٔ آفتاب پرداخت
با فر تو چشمها کشادش   ز انگشتری که خضر دادش
می بوسه زند ز آرزویت   بر دیدهٔ هر که دیدرویت
و ز دیده کند برای جاهت   نعل سم مرکبان راهت

ایضا در ستایش کعبه گوید

تو قایم رقعه زمینی   او قایم معنی آفرینی
بختش (١) همه قایم سخن خواند   بر نطع پرستش تو بنشاند

قائم : پاینده ، و دستهٔ شمشیر که آنرا قائم السیف گویند . و در اصطلاح شطرنج بازاں ، قائم آنرا گویند که هر دو حریف در بازی برابر باشند و رقعه بمعنی بساط شطرنج آمده و آنرا نطع نیز گویند .

هر چند که بر عری نشسته است   از رقعه خاک دل گسسته است
با مدح تو بیذقی فروکرد   فرزین بندی عجب نکوکرد
اول که بمنصب سخن تاخت   منصوبهٔ تو بنام تو باخت
روز و شب اگرچه پر فسوس اند   پیشش دو سیاه آبنوس اند

عری بالکسر مهره که میان رخ و شاه حائل باشد - و برخاستن او مشکل است - از برای آنکه و سواس مات پیدا می‌شود . و دریں جا مراد از غم دنیا و حجاب است که از طرف والدین

١ - یعنی بخت خاقانی را قایم سخن خوانده و در مرتبه سخن منتهی انهرانیه نموده بسعادت درش بندگی تر که مکان فخر مباهات جهان است مستعد گردانید

پیدا شده ، محروم از کعبهٔ معظمه نمود و بیذق نام پیادهٔ شطرنج و فرزین بندی کردن : عبارت از کار درست کردن و پیش دستی درکار بر دیگران است فسوس - باواو مجهول - مکرو گمراهی و ظلم وستم است .

می بازد هر دو دست صد گنج شطرنج سخن دریں شط رنج
در حجلهٔ هشت منزل او ننشست کسی مقابل او
نو بازان را ببازی حق رخ طرح نهاد و هشت بیذق
افگنده بشه رخ مقالات شطرنجی چرخ را بشه مات

شط بمعنی دجله و دریا آمده و از شط رنج مراد از شروان است که بالفظ شطرنج تجنیس واقع شده و حجله هشت منزل که عبارت از بساط شطرنج است که هشت خانه میدارد - یا مراد از دنیا که از چهار طرف و چهار کنج بهم رسیده ، و نو بازان : نو آموختگان را گویند ، و دریں جا مراد از شعرائے عصر است که مصنف آنها را در سخن گوئی و شاعری برابر خود نمیداند .

محمود نشست غم بری را کو پیل فگنده عنصری را
لیلاج سخن بریں کهن نطع خاقانی را شناس بالقطع

محمود کنایت از محمود غزنویست و عنصری : نام شاعر است که مداح او بود - و پیل افگندن : بمعنی بر خصم غالب آمدن است - لیلاج نام حکیم است ، در زمان نوشیروان که شطرنج را وضع نمود - و سکونت در قنوج داشت - و بزرجمهر در مقابل شطرنج تختهٔ نرد را وضع نمود - و بعضے لیلاج را لجلاج نام کرده اند ، غرض آنکه لیلاج و لجلاج هر دو نام شخص و احد است که واضع شطرنج است .

دیوان ثنات می نگارد بر دست صبا همی سپارد
این تحفه صبا بتورساند تو مانی اگرچه او نماند
تو دست بکار او برآری تیمار یتیمگاں بداری
دانی تروتازه اند زنهار از آتش و آب شاں نگهدار

مگذار که دل شکسته مانند زیرا که حلال زادگان اند
بر نو خلفان فاخر او حرز تو ز بهر خاطر او

نو خلفان و یتیمگان : از هر دو مراد سخنان خاقانی باشد ، و در اصطلاح شعرا سخن را فرزند ضمیر میگویند .

در مذمت حسادان گوید

جوقے خرف از سر خرافات کسر فضلا و نصب آفات

جوق بالضم گروه مردم : و این جاکنایت از منجمین است که خبر داده بودند که خسف و طوفان خواهد شد ، و کعبه را و ساکنان آنرا مضرت خواهد رسید ، و خرف : بفتح یکم و کسر دوم ، پیر فرتوت ، و آنکه شعورش برجا نباشد و احمق و نادان - و بعضے می‌گویند که چوں آدمی از شست سال بگذرد ، اورا خرف می نامند - و خرافات بالضم : سخنان پریشان ولاف آلوده و بے معنی کسر بمعنی کاسرائے شکننده و نصب برپا کننده - اگرچه مصدر است ، این جا بمعنی فاعل آمده .

جان در تب ربع و ربع پرداز بد ساز چو کره و کره ساز
اندر گره گشته سر چو دولاب تو بر تو فتنه چوں سطرلاب

ربع بکسر رای مهمله نام تب است ، و آنرا تب ربع میگویند که یک روز درمیان می آید - و بعضے می‌گویند که بعد چهار روز می‌آید - و این قول باعتبار قول اول اصح است و ربع بالضم ، نوعے از رصد است ، بطریق اصطرلاب و آں تخته ایست که بران دائرههائے هندسه از علم اصطرلاب ثبت است - و کرهٔ اسپ : یکساله و بد ساز و نافرمان بردار و کره ساز مرکب بخیل را گویند - و نیز مراد آنکس است که درکار مردم تعطیل و تعویق افگندن برهم زند - حاصل بیت آنکه آں گروه منجمین که بنا بر تخریب کعبهٔ معظمه خبر داده اند ، بذات خود بد نهاد و کذاب اند ، و جان ایشان شب و روز در شمار ستارگان چناں گرفتار است گویا که جان صاحب ربع در تب ربع گرفتار است - چه صاحب ربع را همیشه در مزاج تپش و بیقراری میباشد - همچناں جان منجماں نیز در حساب ستارگان باصطرلاب شب و روز بیقرار است .

اقلیم گران آسمان کن　　غربال زمانه را سروبن
خود بے سروبن بشکل غربال　　چون گندم اسیر چاه آمال
چون باد که هیچ سایه شان نه　　چون سایه که هیچ مایه شان نه
چون طرهٔ و زلف یار بد ساز　　چون زیور و بوی دوست غماز
چون غمزهٔ یار سحر کاره　　همچون لب دوست رشوه خواره
هم عادت عادیان سراسر　　در سر همه بادهاے صرصر
شمع دل شان نشاند پیوست　　آن باد که در دماغ شان هست
آن شمع چه نور صبغةالله　　وان باد کدام عطسه جاه
ایشان همه عطسه هاے شیطان　　این عطسه شگفت نیست ازیشان
گر عطسه آدمندی از خاک　　عیسی صفتندی از دم پاک
سرداده بهوش تیز هوشان　　سر کرده بگوش زرد گوشان

عادیان قوم شداد که باد صرصر آنها را کشت و عطسه هاے شیطان : بمعنی زادهٔ شیطان است عطسه بمعنی فرزند و نتیجه هم آمده و زرد گوش منافق و غماز را گویند.

بوذر لقبان بولهب خوی　　رعنا صفتان راعناگوی

بوذر غفاری یکے از صحابه است حاصل بیت آنکه آن طائفهٔ منجمان که لقب بوذر دارند ، یعنی خود را مسلمان و نیکو کار می پندارند ، همچو گل رعنا در زینت و آرایش حال ظاهر دارند ، اما راعنا گوهستند . مراد از راعنا این است که عرب در جناب حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم آمده ، راعنا یا رسول الله میگفتند . یعنی مراعات کن سخنان مارا و بشنو - در اصل این کلمه در محاورهٔ اهل حجاز در مدح مستعمل میشود ، و یهوداں چون این را شنیدند ، خود هم در جناب آنحضرت رسیده راعنا میگفتند - زیرا که این کلمه در زبان عبرانی و یا سریانی در محل دشنام مستعمل میشود - و یهودان بمعنی دشنام تصور نموده در لباس محاورهٔ عرب ادامی ساختند و می دانستند که ما دشنام میدهیم در زبان خود اگرچه در زبان عرب کلمهٔ مدح است و حق سبحانه تعالے عرب را از گفتن این کلمه منع فرمود . کما قال الله تعالی : یا ایهاالذین امنوا لا

تقولوا راعنا و قولوا انظرنا . " خلاصهٔ بیت آنکه این منجمین که براے تخریب کعبهٔ معظمه خبر داده اند ، مانند آن یهودانند که دشنام را در لباس مدح آورده راعنا میگفتند .

نرماده چو قفل و پره یکسر　　خاقانی را نهاده بر در

در ذکر احکام دروغ ان طائفه که کرده بودند و گفته که خسف و طوفان آب و باد خواهد بود

این خر مغزان آدمی پوست　　دشمن رویان اهرمن دوست
در گوش مقلدان احوال　　دادند خبر که بعد سی سال
سریست بسیر اختران در　　خسف ایست به بیت و یک قرآن در
کاشفته شود جهان ز اسباب　　یک نیمه ز باد و نیمه از آب
صاحب سفران خط افلاک　　نابرده بسه مثلث خاک
آیند ز جنبش سمائی　　در حد مثلث هوائی
زان هفت بخانه ترازو　　کژ حال شود جهان شش سو
وین خسف چو وقت حال باشد　　میلش بحد شمال باشد

حاصل این هفت بیت این است که مقلدان یعنی منجمان که قدم در راه تحقیق نگذاشته ، اسیر ربقهٔ تقلید اند . چنان خبر دادند که بعد سی سال به بیست و یک قران خسف پیدا خواهد شد ، یعنی زمین فرو خواهد رفت ، و تمام جهان نصف آن غرق آب و نصف آن تحویل باد خواهد گردید و صاحب سفران عبارت از کواکب است ، در برج مثلث خاکی داخل نشده و پیش از دخول رجعت کرده ، در برج مثلث هوائی خواهند آمد و سیارگان سبعه بخانهٔ میزان جمع خواهند شد . و وقت وقوع این حالت که دلالت آن بر طوفان عظیم است ، از حد شمال باشد ، یعنی ظهور این فساد از سمت شمال بعمل خواهد آمد .

مخفی نماند که حکماء دوازده برج را بچهار قسم منقسم نموده چهار مثلث قرار داده اند .

مثلث اول : خاکی است و آن ثور و سنبله و جدی باشد و مثلث ثانی : بادی است ، و آن جوزا و میزان و دلو است و مثلث ثالث : آبی است ، و آن سرطان و عقرب و حوت است - و مثلث رابع : آتشی است ، و آن حمل واسد و قوس و قران که بیست و یک گفته باین حساب است ، مثلا : قران ماه باشش کوکب که شش قران شد - و قران عطارد ، باپنج کواکب و آن شش و این پنج جمله یازده شد قران زهره با چهار ستاره و قران شمس باسه ستاره ، و قران مریخ با دو ستاره و قران مشتری با زحل - جمله بیست و یک قران شد بطلیموس حکیم این قرانها را در رساله ثمره که بصد کلمه مشهور است ، بکلمهٔ چهاردهم به بسط ذکر کرده - و نصیرالدین طوسی آنرا ترجمه نموده و آن حساب طولانی دارد - دریں مختصر انچه مربوط بمقصود است ، بر آن اکتفا کرد .

مداح تو زین هوس نترسد آن کان تو شد ز کس نترسد
این طعنه نه در پسر عم اوست کادریس مدرس از دم اوست
او رغم کسی که این سخن راند حالی کذب المنجمون خواند

در مدح کعبه بطریق خطاب

در جمله قرار عالم از تست اجزای زمین فراهم از تست
گر نقل کنی ز منزل خاک از هم بشود مفاصل خاک
سنگ تواساس هشت ماواست چاه تو پناه هفت دریاست

سنگ عبارت از ذات باشد ، بمعنی وزن و قدر نیز آمده - اما دریں جا ذات مناسب است ، یا مراد از سنگ حجر الاسود باشد یا سنگ حصار حرم - و چاه عبارت از زمزم است و پناه هفت دریا شدن ، بمعنی هفت دریا را در جنب خود داشتن است .

سنگ تو ز صد هزار کان به جسم تو ز صد هزار جان به
چون از تو حیات خلق دانم حاشا که ترا جماد خوانم

ارواح که آبدست جویند روی از نم ناودانت (۱) شویند (۲)
مرغان ز برت گذر ندارند مرغان چه که روشنان نیارند

نیارند بمعنی نتوانند - روشنان مراد از ستارگان است حاصل بیت آنکه مرغان که در هوا پرواز میکنند ، بالاے کعبه رسیدن نمی‌توانند - و چون نزدیک رسند ، دو فوج شده یکے از طرفے و دیگرے از طرفے عبور کرده بگذرند و بعد گذشتن از بالاے آن باز بهم جمع شده در اطراف پرواز میکنند - و ماه و آفتاب نیز از بالاے آن عبور کردن نمی توانند ، چون نزدیک او میرسند کج شده میروند - پس این دلیل بر غایت عظمت و رفعت و منزلت کعبه معظمه ظاهر و باهر است -

و دریں جا نکته ایست دقیق که کعبهٔ معظمه بر روے زمین است ، و بیت المعمور محاذی بر آسمان چهارم واقع شده ، پس ازاں زمین تابیت المعمور گویا که یک عمارت است بلا فاصله و آن طیور و کواکب را سد راه شده است ازاں جهت بالاے کعبه عبور کردن نمی توانند -

سکان تو ز اختران فزون باد ارکان تو ز آسمان مصون باد
با سنگ تو هرکه داشت غضبان مرغانش کنند سنگ باران

غضبان منجنیق را گویند که ازاں قلاع و حصار را بشکنند ، و این بیت موقوف بر قصهٔ اصحاب فیل است و معامله اصحاب فیل و مرغان ابابیل این است که در کتب سیر بنقلهاے معتبر مذکور است : که ابرهه صباح که از قبل نجاشی والی یمن بود ، در موسم حج دید که مردماں از اطراف و جوانب متوجه کعبه می شدند ، و معلوم کرد که مقصد ایشان زیارت خانهٔ کعبه است ، عرق نخوتش در حرکت آمده ، داعیه کرد که در مقابل آن خانه خانهٔ بسازد ، و وجوه حجاج را بداں طرف متصرف گرداند ، پس در صنعاں از رخام ملون کلیسائے ساخت ، ''قلبس'' نام و در و دیوار

---

۱ - میزاب - ۲ - یعنی ارواح طیبه یا ملائکه مقدسه که آب وضوء می خواهند از دم میزاب تو روی شویند و طهارت حاصل می نمایند -

آنرا بزر و جواهر مرصع و مزین گردانید. و طوائف خلق را در ولایت یمن بطواف آن تکلیف نمود ایں صورت اگرچه بر قریش شاق بود، اما جز شکیبائی چاره نداشتند - یکے از بنی کنانه بخدمت آں خانه مشغول شده زینت مجاورت یافته بود - شبے آں محدث را بحدث آلوده ساخت و فرار نمود - ایں خبر در آفاق و اقطار منتشر گشت و طبائع مردم از طواف آں متغیر شد - ابرهه ازیں حال متغیر گشته لشکرے جمع کرد، با فیلان قوی پیکر، هیبت منظر، بقصد تخریب حرم متوجه مکه گشت و پیل محمودی را که بعظمت جثه بمشابه کوه پارۀ بود.

بهیکل قوی راست چوں کوه قاف چوشیر غریں چابک اندر مصاف

با خود برد بحوالی کعبه معظمۀ آمد، و مواشی قریش را غارت کرد، و اکابر مکه بکوهها متحصن شدند - و ابرهه از اول روزے لشکر بر نشانده و پیلاں را بر انگیخته روے بمکه نهاد پیل محمودی روے از دیوار شهر بگردانید - متوجه لشکر گاه شد، و هرچند پیلباناں کوشیدند که روے او بجانب شهر کنند میسرنشد، و پیلان دیگر بجهت اعتراض ازاں جانب پیشتر نمیرفتند - ابرهه دریں حال فرومانده و جماعت قریش از بالاے جبال نظر بر گماشته که آیا حال برچه منوال گگرد که ناگاه از کنار دریا چوں مرغان سیاه باگردنهاے سبز پدید آمدند و حمله آوردند و براں لشکر سنگ باراں کردند و بیک نفس قوم ابرهه مستاصل شدند.

در زلزله دو نفخه صور آفت ز چهار رکن تو دور
نیرو ده کشت زار حیوان چار ارکانت چو چار ارکاں

المقالة الخامسة فی وصف مدینة الرسول و نعت سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم و تسمی بهدایة المهدی الی المهتدی

اے صیقل مصر آفرینش آئینۀ یوسفاں بینش
آں دیده ز تو دو یوسف خوب کز یوسف دید چشم یعقوب

خطاب بآفتاب است صیقل بالفتح زدایندۀ آئینه و جزآں و تیز کنندۀ شمشیر و صیاقل و صیاقله، اول جمع و ثانی بالکسر آلۀ زدودن - و یوسفاں بینش: مراد از مردمک چشم است و مصر بمعنی شمشیر آمده، چنانچه در شرفنامه آمده.

زمن مصر باید نه زر خواستن.

و مصر آفرینش کنایت از دنیا باشد - و چشم را تشبیه بیوسف نمود و دنیا را مصر باستعاره گفته - حاصل بیت آنکه اے آفتاب مصر عالم را یعنی دنیا را روشنی و نور از تو حاصل میشود و زنگ شب ظلمت از آئینۀ آفرینش از تو زدوده گردد - و چشم یعقوب علیه‌السلام از پیرهن یوسف علیه‌السلام از انداختن پیراهن یوسف برروے خود بینائی حاصل کرد - و این قصه مشهور است، دریں جا تشبیه بآنست، چنانچه چشم یعقوب علیه‌السلام از پیرهن یوسف علیه‌السلام بصارت چشم حاصل کردند همچناں یوسفان چشم عالم از نور تو منور شده اند - و بر لفظ مصر که بمعنی شمشیر است، لفظ صیقل قرینۀ اوست، زیرا که صیقل بشمشیر مناسب است، نه غیر آں.

چوں طلعت کعبه دیده باشی در ظل وی آرمیده باشی
زانجا ورق مدینه خوانی ده روز بیک زماں برانی
تازی بچهارگاده تازی زی شهر خدایگاں تازی

چهارگاده تازی: عبارت از اسپان تازی و دریں جا مراد از چهار باد است یکے باد جنوب و دیگر باد شمال، و سیوم باد دبور و چهارم باد صبا - و ایں اشارت بسرعت رفتن است - تازی اول بمعنی دویدن و تاخت کردن، و تازی ثانی بمعنی اسپ عربی، و تازی ثالث مراد از جناب رسالت است، و زی بمعنی طرف و سمت آمده و شهر خدایگاں دریں جا مرکب عبارت از مدینۀ منوره است و یثرب صحراے مدینه و شهر مدینه را نیز گویند.

برهاندت آب و خاک یثرب از آب سیاه و بحر مغرب

آب سیاه بحر مغرب: مراد ازاں رود است که در مغرب است، یعنی بحریست سیاه آب آخردنیاے مغرب که آنرا عین حمیه

میگویند . و آفتاب در وقت غروب دران بحر فرو میرود و حق تعالیٰ ازان خبر میدهد:" حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدها تغرب فی عین حمئة "

حاصل بیت آنکه آفتاب را میفرماید که اگر تو بطرف مدینه منوره چهار اسپه توجه میکنی ، از آب سیاه بحر مغرب که آن محل غرقاب تست ، نجات یابی .

نقل است که اسکندر ذوالقرنین بر کنارهٔ آن بحر گذر کرده بود ، و دید که آفتاب در طرفة العین طلوع شده باز غروب کرد روز را وجود نبود .

عباسی شب قلم کند دست   نکند علم سپید تو پست
جلباب ترا فلک نیارد   کش رنگ سگاهنین برآرد

شب را عباسی بدان جهت گفته که آل عباس لباس سیاه دارند ، و شب هم سیاه است . دست قلم کردن : بمعنی دست بریدن است و جلباب بالکسر چادر . و سگاهن رنگ سیاه که از سرکه و آهن سازند و بدان جامه و چرم را دباغت دهند .

در صفت نخلستان مدینه منوره گوید

بنیاد مدینه سد دنیا است   حیا الله حیات جانها است
بنویس مدینه پس بخوانش   نی صورت دین بود میانش

باید دانست که در لفظ مدینه صورت دین است ، چه میم را که اول حرف است و ها را که آخر حرف است ، چون آن هردو را حذف کنی ، دال و یا ونون باقی می ماند و آن حروف ثلاثة لفظ دین است .

چون ریزش روزی مسلمان   نخلش کم و برکتش فراوان
نخلش همه دست کشت جبریل   کشتی ده نخل او سرافیل

کشتی : بالضم کاف تازی و سکون شین بمعنی جمام آمده . و نیز جهیدن جانور چهار پا برماده . و کشتی درختان آنست که شاخ یک درخت درته درخت دیگر وصل کنند تا بار گیرد . اما صحیح

آنست که گل خرماء درخت نر را بر سر درخت خرماء ماده می افشانند و درمیان برگ او میگذارند تا درخت ماده بارور میشود و عرب ازین فن خوب واقف اند .

تخمش بگلاب پروریده   آدم ز بهشتش آوریده

یعنی حضرت آدم علیه السلام چون از بهشت به دنیا آمدند تخم و نتاج همه نهال میوه‌ها همراه خود در دنیا آوردند . بدستور تخم خرما نیز آوردند . حضرت جبرئیل علیه‌السلام را بکشت برای آن منسوب کردند که حضرت جبرئیل علیه السلام آدم علیه السلام را تعلیم اول که دادند هنر کشت وزارو زراعت آموزانیدند، و این رسم زراعت که الحال درین عالم جاریست ، از جبرئیل علیه السلام است .

نخلش بعمود صبح مانند   چون درم سحاب بند در بند

عمود صبح و آن ستونی است که بر آسمان در وقت ظهور صبح نمودار میشود و بعضی کهکشان را نیز گویند اما غیر صحیح است .

آن شاخ بروز جنبش دور   بشگافته طلع و خوشهٔ نور

طلع خوشهٔ نخستین که از درخت خرما بر می‌آید . و درین جا مراد از پردهٔ پوست درخت خرما باشد که اول بشگافته میشود بعده ازان شگوفه خوشه بر می‌آید . نور . بفتح نون ، شگوفهٔ درخت .

حاصل بیت آنکه وقتیکه آن شاخ درخت خرما چون پوست خود را بشگافد خوشه را باشگوفه بر می‌آرد ، گویا که صبح پردهٔ خود را بشگافته آفتاب بر آورد این تشبیه بر سبیل مبالغه است .

صبح است دریده بادبانش   خورشید نموده از میانش
مریم بمسیح پاک زاده   خرماش بجای زقه داده

ذقه : بالضم دارو ئیست که بچگان را در شیر مادر آمیخته می نوشانند و آنرا بهندی گوڙتی گویند . حضرت مریم در وقت

تولد از تهمت قوم از زکریا علیه السلام جدا شده در بیابان بزیر درخت خشک خرما حضرت عیسی علیه السلام را تولد کرد - و حق تعالی در همان ساعت بقدرت بالغهٔ خود آن درخت را بارور گردانید - و خرمای تر ازان درخت فرو افتاد و حضرت مریم آن خرما را دردهن عیسیٰ علیه السلام گذاشت که بجای ذقه همون خرما بود که بچه را دادند .

وان دم که مسیح را رسیده بر نخلستان او دمیده
هر نخلی ازان سپهر بالا هر خوشه چو خوشه ثریا
خرما که ز نخلهاش زاده مه بر طبق فلک نهاده

حاصل بیت آنکه خرمای درختان مدینه چنان شرف و عزت دارد که قمر آنرا بر طبق فلک نهاده است یعنی آن درخت بسبب ارتفاع حکم فلک دارد ، و آن خوشهٔ خرما گویا میوهٔ آسمان است که ماه آنرا بر طبق خود نهاده است نخل ماه درین محل از برای آنست که مربی اثمار است و شیره در میوه از اثر ماه پیدا میشود - ازان جهت ماه را در مصرع ثانی فاعل نهاده ساخته

بر صورت نخلهاش جوزا از موم به بسته نخل خرما

قاعده است ، هر چیزیکه وجودش می سازند اول صورت آن از موم درست میکنند که آن خاطر خواه خوش نما و مطبوع میباشد - حاصل بیت آنکه نخلستان مدینه منوره آنقدر راست و بلند و مطبوع اند که جوزا صورت آنرا از موم درست کرده در بهشت برای زیب و زینت درختان آنجا فرستاده - و نخل جوزا درین جا از جهت آنست که چون آفتاب در جوزا در آید ، بهار بهار میگردد و اثمار بر درختان وجود میگیرند و سبب پختگی و شیرینی میوه از آفتاب در برج جوزا است .

در صفت مدینه منوره گوید

فهرست بلاد عالمش دان خضرای سواد اعظمش دان

در قاموس نوشته است " الفهرست بالکسر ، الکتاب الذی یجمع فیه الکتب " و نیز انچه در صدر کتاب بر طریق اجمال که

دران ابواب و فصول درج می شود آنرا میگویند - سواد اعظم : فلک الافلاک را گویند - و خضرا : بالضم ، رنگ سبز و سبزی - و نیز نام بحریست عظیم در ملک شام - و آسمان را نیز گویند .

حاصل بیت آنکه مدینهٔ منوره بلاد عالم را بمنزلهٔ فهرست است یعنی حقیقت آبادی تمام ملک عالم درآن شهر معلوم میشود - چنانچه از دیدن فهرست احوال کتاب بلکه سبزی و آبادی فلک الافلاک اورا توان گفت - و در اصطلاح عرب حرمین شریفین را زادهما الله تعالیٰ شرفاً سواد اعظم نیز گویند - و این خطاب آن هر دو مکان است .

هفت اجرامش ز روی تعظیم خوانند خدیو هفت اقلیم
راتب خور او عراق را دان اجرا کش خدمتش خراسان
روم است ستانه روب جاهش چین است نثار چین راهش
ترکستان گردنش نهاده است قسطنطینش گزیده داده است

خدیو بالضم و بالکسر و بایای فارسی ، خداوند خانه و بادشاه و وزیر و خدیش بمثله - و بالفتح بمعنی مکر است کذا فی المؤید و کشف اللغة راتب خوار و اجرا کش هر دو بمعنی وظیفه خوار آمده ، و قسطنطنیه : بضم یکم و فتح سیوم ، نام شهریست دارالملک روم .

هند و خزرش دو حلقه در گوش این قندز دار وان فنک پوش

خزر نام ولایت است که مردمان آن جا سرخ و سپید می باشند و حلقه در گوش : غلام را گویند و قندز : نام پارچهٔ سیاه و پوستین سیاه فنک بروزن نمک پوستین سفید رنگ و چادر قیمتی - و درفینه بفتح یکم و کسر دوم - لباس شبینه آمده ، و درین بیت لف و نشر مرتب واقع شد - یعنی هندوستان که رنگ سیاه دارد و خزر که رنگ سپید دارد ، آن هر دو شهر غلامان مدینه منوره اند .

مصر و یمن از حواشی او با شام و حجاز خویشی او

مصر و یمن را حواشی برای آن گفته که بر اطراف مدینه منوره بتفاوت واقع شده اند، چه حواشی جمع حاشیه است و آن کنارهٔ مسند است، از اصل تفاوت دارد - و بمعنی کنار وشتران جوان خورد سال و خدمتگاران، و مرد فرومایه نیز آمده وشام و حجاز را خویش با مدینه منوره برای آن گفته که با او متصل اند - و در حساب بلاد عرب داخل است .

حاصل بیت آنکه مصر و یمن از خدمت گاران اویند - و شام و حجاز از خویشان او وبا او قرابت قریبه دارند - حاصل ابیات آنست که ترجیح مدینه منوره برهمه بلاد عراقین، چه عراق و چه روم و چه چین و چه ترکستان و چه قسطنطنیه و چه هندوستان و چه خزری و چه مصر و یمن و چه شام و حجاز است، می دهد .

آن مقصد هودج رسالت … آن مهبط موکب جلالت
بیت الشرف اختر سخارا … دار الکتب آیت وفارا
دهرش بجنان فرو نهاده … آن روضه جان درو نهاده
جزدیدهٔ شش جهت مخوانش … آن جوهر نور درمیانش

مهبط: جای فرود آمدن - اختر سخا، و آیت وفا، هر دو مراد از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم باشد - جنان بفتح اول وقیل بالکسر بمعنی بهشت آمده، و بفتح دل را نیز گویند - و جوهر نور مراد از ذات مبارک آن حضرت است .

چون نقطهٔ بای بسم ذاتش … سه عالم علم در صفاتش

سه علم مراد علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین - ویا مراد علم الهٰی، و طبعی و ریاضی است - اگرچه این معنی مناسب این مقام نیست زیرا که ذات مدینه منوره مجمع جمیع صفات کمال است، چنانچه لفظ بسم الله مجمع جمیع مافی المصحف است - چه مقرر است که آنچه در مصحف مجید است، اسرار آن از برکات در سورهٔ فاتحه و انچه در سورهٔ فاتحه است، اسرار آن در بسمله نیز هست، و انچه در بسمله است، دربای بسمله و انچه دربای بسمله است در نقطهٔ اوست - پس "العلم نقطة" که میگویند عبارت ازین است - و در بعضی نسخ بجای سه عالم صد

عالم دیده شد و این مبالغهٔ تام است، و از دریافت معانی دور و الله اعلم - و بعضی بر آن اند که سه عالم مراد ازین که جناب رسالت و حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم، این هر سه در مدینهٔ منوره دریک جا مدفون شده اند و هریک یک عالم علم است، در صفات خود .

در ستایش مرقد معظم و تربت مکرم محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم گوید

بینی حرم محمدی را … دیوانگهٔ سر سرمدی را
او شمس و حظیرهٔ مغرب پاک … نه حجرهٔ خاص او نه افلاک

حظیره بمعنی حجره و جای شب بودن مراد دریںجا از قبر مبارک آن حضرت است و نه حجره مراد از نه حرم محترم آن حضرت است که بمنزل نه افلاک اند در غایت شرف .

پیشش دو خلیفه رخ نهفته … جوزا بکنار شمس خفته
هر سه شده یک نهاد و یک راه … چون یک الف و دو لام الله

دو خلیفه مراد از حضرت ابوبکر و حضرت عمر است، رضی الله عنهما که آن هردو بمنزلهٔ جوزا اند - مراد از شمس ذات آن حضرت است یعنی آن هردو خلیفه مانند جوزا در آغوش شمس خفته اند، ای دفن شده - و این طرفه است، و خلاف قاعدهٔ منجمان واقع شد - چه شمس در جوزا می آید که جوزا در کنار شمس که آن سیار است و این ساکن و هرسه یعنی آن هردو خلیفه و ذات آن حضرت هرسه چنان باهم پهلو به پهلو متصل شده چسپیده اند که گویا در حقیقت بمنزلهٔ یک شده اند، مانند یک الف و دولام اسم الله که در کتابت هرسه یک می نمایند بشدت اتصال و انفصال ندارند و راه که دربیت واقع شده است، بمعنی ذات نهاد و راه مترادف اند

خاکش ز چهارم آسمان به … ذاتش ز مسیح جاودان به
آن از سبکی فلک نشین است … وین بهر کمال در زمین است
آفاق چو دخمه ایست یکسر … سلطان پیمبران بد و در
در چرخ دگر که دخمه سان است … عیسی ز برش چو دخمه بان است

بشناس که فرق این و آن چیست   سلطان چه کس است ودخمه‌بان کیست

دخمه بالفتح جائیست که در ایام قدیم جسد اموات را درو میگذاشتند چه دران زمان قبر نبود ، مدار بر دخمه بوده - و در موید الفضلا آمده است که دخمه سردابه و گنبد و نیز جائیگاهے که مربع کافته باشند بجهت تا بوت انداختن گبران - و درین جا آفاق را که عبارت از دنیا است بدخمه تشبیه داده اند .

این رفته بناز در شکر خواب   وان حارس بام او بهر باب
بر بام چهارمین نشستش   دو چوب بشکل لا بدستش
در دیده شکسته خار وسواس   از سهم " أأنت قلت للناس "

مقصود ازین بیت آنست که شفاعت سید عالم شامل حال جمیع انبیاء علیهم السلام است ، خصوصاً برحال عیسیٰ علیه السلام که همسایهٔ آنحضرت واقع شده اند . باعتبار زمان ، و حق قرب جوار از همه زیاده - و حضرت عیسیٰ علیه السلام درعتاب آمده بودند باین آیهٔ کریمه " أأنت قلت للناس اتخذونی و امی الهین من دون الله " الی آخره . و عیسیٰ علیه السلام روز قیامت بر ایشان خاطر شده در خدمت آنحضرت خواهند آمد ، و آن شفیع یوم الحشر شفاعت بر حال او خواهند نمود .

دو چوب همی زند بآوا   یا ضامن اجرنا اجرنا
احمد بحق است شاه دنیا   چوبک زن بام اوست عیسی

آوا مخفف آواز و دو چوب بشکل لا باشد آنرا صلیب عیسوی گویند . و در دست حضرت عیسی هست برای آن چوبک زن گفته چه چوبک زن نقارچی را گویند که در دست او دو چوب است ، و آن آلهٔ نواختن نقاره است .

گر صورت جای این فرود است   وان هست بلند جا چه بود است
در قصر شهان چو بنگری سیر   نه حارس از برست و شه زیر
یک موی ز شاه هردو عالم   یک جو سر پاسبان و بل کم
آخر نه تو شاه اختراني   کیوان ز برت به پاسباني

خطاب بافتاب و ترجیح آنحضرت بر عیسی علیه السلام و معنی اینکه اگرچه آن جناب مقدس در مدینه در زمین سکونت دارند ،

و حضرت عیسیٰ بر آسمان چهارم اقامت ورزیده اند . اما این فوقیت موجب شرف نیست زیرا که حارس بالاے بام باشد ، و شاه زیر بام سکونت دارد ، چنانچه آفتاب را میگوید . اگرچه بر آسمان چهارم مقام داری ، و کیوان که عبارت از زحل است ، بالای تست یعنی بر آسمان هفتم است ، و بر تو شرف ندارد ، این را بخود قیاس کن ، پس معلوم شد که این تفوق معتبر نیست .

داند همه کس که هوشمند است   کز کیوان تا تو فرق چند است
آن کو ز دو کون سر برآرد   کس پاے چنین کسی ندارد
دعوتگه تست خوابگاهش   جانداروی تست خاک راهش
از خاک حرم شوی گهر چین   پس نشره کنی ز خاک یسین
بینی چو بجنب نورت اختر   نور تو بجنب نور او در
خاکش چو جمال موسی از طور   از مردم دیده بگسلد نور

خطاب بآفتاب

دیده جنب است و او مصفا است   "لا تدرکه البصر" ازین جا ست

و ضمیر او راجع بسوے مدینهٔ منوره . حاصل بیت آنکه دیدهٔ مردم پلید است ، و مدینهٔ منوره طاهر و هم مطهر . از برای آن چشم کسے ادراک سوز آن مکان منوره بحس کردن نمی تواند و آیهٔ شریفه که در باب عدم ادراک بصر آمده است ، مصنف از روی اعتقاد می‌نماید که در باب مدینه واقع شد که کسے انوار آنجا را از چشم سر احساس کردن مقدور ندارد . و این آیهٔ کریمه بحسب ظاهر بر عدم رویت در عقبیٰ دلالت دارد . و معتزله ازین آیه بر عدم رویت باری تعالی در آخرت سند گرفته اند . و اشاعره جواب او بقوت تمام داده اند و مذهب او را که در مسئله رویت که بر امتناع الرویة است ترجیح دادند . و بحث نقاض فریقین در کتب کلام مرقوم است . چون درین جا از مانحن فیه نبود لهذا بقلم نیامده .

عطری که ز گیسوانش برخاست   تا مجمرهٔ اثیر شد راست
از مرقد او زمین بها یافت   زان لاجرم از من این ثنا یافت

کز عرش گذشتی اے زمین زہ — خاک تو ز خون آسمان بہ
زاں پیش کز انقراض عالم — ترکیب زمین برفت از ہم
او زیر زمین برنج بخنود — کآسودگی زمین ازو بود
میخ زمی است جرم کہسار — احمد کوہی است رنج بردار
تا در شکم زمین تن اوست — کیمخت زمین چو ناف آہو است

اثیر : کرۂ نار انقراض عالم مراد از روز قیامت است جرم بکسر جیم عربی ' جثۂ ستارہ و جسم مطلق نیز آمدہ .

زاں ہفدہ موے یاسمین ناک — کافوری گشت عودی خاک

یاسمین نام گل است کہ سفید باشد ـ کافوری گشتن : بمعنی نیز سفید بودن است - عودی : قسمیست از رنگ سیاہ - و ایں بیت در بیان موے مبارک آنحضرت واقع شد ـ قول اشہر ایں است کہ آنحضرت در وقت انتقال ہفدہ موے سفید در محاسن مبارک داشتہ بودند باقی ریش سیاہ بود - بعضے پانزدہ گفتہ اند ' بعضے چہاردہ ـ اما مصنف علیہ الرحمہ قول اشہر را اختیار نمود .

حاصل بیت آنکہ ازاں ہفدہ موے مبارک کہ مثل گل یاسمین سفید بودند ' تمام سیاہی زمین مانند کافور سفید ' اے پرنور و خوشبو شدہ بود ـ و خاک را باعتبار سیاہی او کہ در باطن اوست ' نسبت بعودی کردہ - و حکما گفتہ اند شب بخار زمین است ' چنانچہ قول فلاطون است : '' اللیل ظل الارض ،، واز بیت ثانی نیز ایں معنی مستفاد می‌شود کہ عنبر را بگا و زمین نسبت کرد '

با شمۂ گیسوانش در بر — گاو زمین آوریدہ عنبر
شد برتن ماہی زمین دار — از نور کفش درم پدیدار
در سدرہ و جود او نگنجید — در سد زمین چگونہ گنجید
بحریست بفرضہ شرف در — دریست میانۂ صدف در
الیاس و خضر حظیرہ بانش — ادریس ومسیح خادمانش
چوں خامہ کہ نبشتن شین — پر بوس کنی بساط یاسین
اول کہ سلام یاد کردی — پس عید خجستہ یاد کردی
عرضہ کنی از بہ ایادی — ایں ہدیۂ مہتدی بہادی

ہدیہ است سخن کہ می‌شود نقل — ہادی است رسول و مہتدی عقل
پس شرح دہی نیاز جانم — وین فصل برانی از زبانم

فرضہ جاے خراج گرفتن مال کہ برلب دریا می‌باشد ـ و ہرچہ از دریا سوداگراں می آرند ' حساب خراج آنجا فیصل می یابد و خجستہ باد بمنزلۂ مبارک باد آمدہ ہادی ہدایت کنندہ و مہتدی: ہدایت یابندہ - دریں جا مراد از خاقانی است .

فصل ایضاً درنعت پیغمبر صلی اللہ علیہ و الہ و سلم ایں فصل را صیانۂ الوحی خوانند

ما اعظم شانک اے مظفر — ماأ اکرم وجھک اے مطہر
اے عشر عطاے تو بیکدم — صد سالہ خراج ہر دو عالم
اے خاک درت مسیح اکبر — جاں دردہ صد ہزار عازر

عازر : نام شخصے کہ او را حضرت عیسیٰ علیہ‌السلام زندہ کردہ بود ' در اداۃ الفضلا مرقوم است : عازر بفتح زاء معجمہ نام مردیست کہ بے ایمان مردہ بود ' و بعد از قرنہا بدعاے حضرت عیسیٰ علیہ‌السلام زندہ شد و ایمان آورد ' باز ہماں زماں مرد .

اے دین تو صبح ہفت پردہ — تلقین تو مردہ زندہ کردہ

ہفت پردہ مراد از زمین است کہ ہفت طبقہ دارد - و مصرع ثانی اشارت بمعجزہ ایست کہ دو فرزند جابر رضی اللہ عنہ بروز ضیافت از دعاے آنحضرت زندہ گشتند .

اے خضرپے تو پر گرفتہ — تقویم بقا ز سر گرفتہ
اے از تو کرم مخلد الذات — چوں خوانمت از شمار اموات
چوں اصل طہارت از بحور است — چوں گویم بحر نا طہور است
خط ابدی تو دادۂ بس — شہبازاں را بعمر کرگس

تقویم حساب یکسالۂ منجماں کہ بسال دیگر بکار نیاید بقا از سرگرفتن : عبارت از حیات از سر نو حاصل کردن کرگس : نام جانوری است پرندہ - میگویند کہ عمر دراز دارد تاکسے نزند نمیرد

جانم سوی تشت مرتبت جوی　　مدحت خوانم نه مرثیت گوی
از خامه چو مدح تو طرازم　　خواهم که ز دیده دوده سازم
چون خامهٔ من زدوده گردد　　کیوان خواهد که دوده گردد
دوده کندم دبیر انجم　　از دوده چراغ چرخ چارم

دوده : سیاهی که کتابت ازاں میکنند و دبیر انجم . مراد عطارد و خراج چرخ چارم : مراد از آفتاب است .

مدح تو بدست جاں نویسم　　بر ناصیهٔ جهاں نویسم
زاں روی جهاں ز نور فامی　　هر صبح چو کاغذیست شامی
گفتم که جز نو یسم ایں نام　　بود ایں نفسم هنوز در کام
کاندر دلم آتش آب زر شد　　چوں خوی ز مسام من بدر شد
هر موی من از قضا قلم گشت　　پس بر قلم این حروف بگذشت

و کاغذ شامی : مراد از کاغذ سفید است و مسام : بن موے که عرق بدن ازاں بیروں می‌آید .

فصل ایضاً در نعت پیغمبر صلی الله علیه و اله و سلم

اے کرده دریں بنفشه گوں مهد　　سلطان قدر ترا ولی عهد

بنفشه گوں مهد : مراد از فلک و ولی عهد : خلیفه که بعد از مردن یکے دیگرے بجاے او نشیند و متکفل امور او شود . و جناب آنحضرت را ولی عهد براے آں گفته که بعد از همه انبیا علیهم السلام پیدا شدند و خاتم آنها گشتند . و متکفل امور آنها هستند ، باعتبار اجراے اوامر و نواهی .

خور در پیشت پیاده رفته　　مه غاشیهٔ تو بر گرفته
اول بده میر یار یزداں　　و اخر شده بر دو کون سلطاں
شاهی نه چومه اسیر لشکر　　گه منهزم و گهے مظفر
شاهنشه آفتاب تاثیر　　جاں پرور و یک تنه جهانگیر
نه چوں شه رقعه سست و مضطر　　بلکه از شه حجله کامراں تر

چوں عنقا شاه نطق پرداز　　نه شاه زباں گرفته چون باز

میر یار : چوبدار را گویند که پاسبان درگاه سلطان است . شاه حجله : داماد را می‌گویند و باز را زباں گرفته . براے آں گفته که باز چنداں آواز ندارد .

دستور تو صدر دار اول　　سرهنگ تو انبیاء مرسل
در ملک تو عقل پیر تدبیر　　در بزم تو روح چاشنی گیر
طغراکش تو سروش اعظم　　طغراکش چه خریطه کش هم
ارواح علم بر سپاهت　　جبریل برید بارگاهت

دستور بمعنی وزیر و صدر دار اول . دریں جا مراد از جبریل علیه السلام است . و سرهنگ نیز چوبدار را گویند طغراکش . بمعنی طغرانویس آمده . و خریطه‌کش : بهله بردار را گویند که وقت سواری در رکاب سلاطین ز دبر فقرا بخشش کند . برید : بمعنی قاصد آمده .

از بهر تومی طرازد ایام　　منجوق ز صبح و پرچم از شام
حق هم زپے تو ساخت الحق　　شب چتر سیاه و روزبیرق (١)
طرف کمر ترا است جاوید　　پیروزه چرخ و لعل خورشید

منجوق : جامهٔ علم ، پرچم : نام گل ابریشم سیاه که بر سر علم نصب میکنند طرف کمر : یعنی گوشهٔ کمربند .

حق کرده بروں ز دست کسبت　　از دهرهٔ دهر نعل اسپت
زاں نعل که اسپ تو بینداخت　　سیاره چهار پاره پرداخت
شمشیر تو مریمی نموده است　　آبستن و روزه دار بوده است
و آخر چو سلالهٔ ظفر زاد　　از خون عدوت روزه بگشاد

دهره : اسلحه ایست آلت حرب . و دهرهٔ دهر . مرکب عبارت از آفتاب است و سیاره دریں جا مراد از زهره باشد بر قرینهٔ چهار پاره که نام آں جنگ است سلاله بمعنی خلاصه که کنایت ازاں فرزند است .

---

١ - بر وزن منجوق علم راگویند .

تا کوس تو صور پنجگاه است بر چرخ صدای لاله است
زهره ز سرود و رود بگذشت پیش حبشیت هندوی گشت
بود از سر لحن رشک داؤد شد سبحه بکف ز اشک داؤد

کوس صبحگاهی : مراد از ان است که بوقت صبح میکوبند که آن نقارهٔ جناب حضرت رسالت است. سرود : آواز قوال رود : نام سازیست و از حبشی : اشارت بر حضرت بلال است و هندو : بمعنی غلام آمده و اشک داؤد : نام مهره ایست سرخ رنگ و بغایت شفاف ، گویند که او از اشک داود علیه السلام است .

یزدان که سرای شش جهت ساخت جز بهر نشست تونپرداخت
کاں رشته شش که نخل سازد خاص از پی انگبین طرازد

رشته شش : مراد از شان انگبین است که آنرا خانهٔ عسل گویند که آن مسدس است . و نخل در لغت عرب خاص درخت خرما را گویند ، و در استعمال درخت مطلق نیز آمده .

باعین کمالت ای ملک وش طوبی خسک است و کوثر آتش
در جنب طهارتت که فیض رضوان جنب است و حور در حیض
و آخر سر خدمت تو دارند کز حوض تو غسلها بر آرند
خاک در تو که نور ناب است سیبی بدو کرده آفتاب است

دریں بیت مولانا احمد که شارح ایں کتاب است ، بسیار تکلف نمود و تکلیف او دور از مقصود است ، معنیی که خالی از تکلف باشد ، ایں است که در محاورهٔ عجم چیزیکه مساوی باچیز دیگر باشد آنرا "سیب بدو کرده" میگویند یعنی ایں دو حصه با آں برابر است ، پس دریں جا مراد آنست که خاک دروازهٔ آنحضرت بآفتاب مشابهت تام دارد گویا که یک سیب دو حصه کرده شده است ، یعنی درمیان نور و خاک در آں حضرت و نور آفتاب هیچ فرقے نیست و اصلاتفاوت ندارد . چنانچه نصف حصهٔ سیب بانصف حصهٔ دیگر او مساویست ، اے هر دو پاره برابر اند .

پس بر فلک ترنجی از جاه چوں سیب دو نیمه کردهٔ ماه

دریں بیت اشاره بشق القمر است . و فلک را ترنجی برای ان گفته که ترنج باوجود رنگ زرد مجدر است . و ایں رنگ و جدر در فلک هم مدرک میشود .

انگشت تو گو قلم نسود است مه را چو سر قلم نمود است
شاهی و ترا قلم چه بایت شه را چه شهار با کتابت
با آنکه قلم زند بواجب راتب خور بادشا است کاتب
هر گردن کز خط تو سر تافت چوں طوطی طوق آتشیں یافت
در خانهٔ خصم تست هردم بویحیی شوی ام ملدم

بویحیی کنیت ملک الموت است . ام ملدم : بکسر میم و بفتح دال مهمله کنیت تپ دائمی است که بتازیش حمی خوانند شوی : شوهر را گویند حاصل بیت آنکه در خانهٔ دشمن تو ملک الموت که شوهر ام ملدم است ، همیشه سکونت دارد یعنی جان او همواره در تپ دائمی گرفتار ، و ملک الموت برای گرفتن جانش در خانهٔ او امیدوار نشسته است .

در کاخ ولی تست عمدا جبریل نکاح بند حورا
تا مادر جاں رحم کشاده است هرگز خلفے چو تو نزاده است
تا چوں تو دگر نبایدش داشت از رشک بخود سداب بر داشت

ولی بمعنی دوست ، و حورا جمع حور ، سداب : نام گیاهے است ، مسقط حمل و در موید الفضلا نوشته است : سداب ، بالفتح گیاهیست مثل نعنع ، اے پودینه که دایگاں برای اسقاط حمل زناں بکار میبرند . و بعضے گویند در فرج داشتن آں را عقیمه کند ، تقدیر دوائی عقیم شدن زن باشد .

تاریخ شرف که آسماں راست از روز ولادت تو برخاست
امروز شد ایں جهاں دل افروز در هفت هزار سال شش روز

و مراد از هفت هزار سال و شش روز تاریخ ایجاد وجود آدم علیه السلام است . تا زمان عهد خاقانی علیه الرحمه .

آں روز بہ بستہ اند ماٹا   ایں قبۂ سر فراز مینا

ماٹا بمعنی تحقیق آمدہ قبۂ مینا عبادت از آسمان است .

ایں قبہ کمینہ خرگہ تست   خاقانی خاک درگہ تست
خاقانی را بدست مردی   از خاک بآدمی تو کردی
از عادی عادتش رھاندی   در ھود ھدایتش رساندی

دست مردی : تا سیوم موقوف بمعنی شفاعت و اعانت و مدد آمدہ - و عادی : نام قوم حضرت ھود کہ از نا فرمانی پیغمبر خود بدست باد صرصر ھلاک شدہ اند و آں چناں است کہ آں بعد از ھشت صد سال از طوفان نوح علیہ السلام بہدایت قوم عاد مبعوث گشت ، و مدت پنجاہ سال اھل عناد را بشریعت نوح علیہ السلام دعوت کردہ ، از ایں طائفہ غیر از مریدین سعدین لقمان بن عاد و برخے از ضعفا کسے دیگر بآنجناب نگرویدند و حق تعالیٰ برایشان صرصر عظیم فرستاد ، و ھمہ قوم ازاں نابود شدند - و ایں واقعہ در ماہ شوال بود .

از شش درۂ فنا بروں جست   در پنجرۂ بقا بہ پیوست

خطاب بجناب رسالت است - مصنف میگوید کہ من در شش درۂ فنا کہ عبارت از دنیا باشد ، گرفتار بودم ، از طفیل اطاعت توازاں بیروں جستم - در پنجرۂ بقا کہ مراد از بقا باشد ، رسیدم یعنی امت تو شدم ، و تابع شریعت تو گشتم ، و دنیا را گذاشتم و در عالم بقا حیات ابدی از برکت تو حاصل کردم .

و شش درہ : نام بازیست خانۂ ششمیں او دقتے دارد و مھرہ ازاں خانہ بیروں نیاید - و آں مات است و درمؤید الفضلا نوشتہ پنجرہ بالکسر بائے فارسی چیزیکہ درو مرغ دارند - و نیز سوراخے یادری - یا دریچۂ کہ از خانہ و کاخ برائے تماشائے بازار و کوچہ ھا میگذارند - و در شرح مخزن حنجرۂ نفس - و موضع دید بان کشتی است .

در وصف تو سالک تمام اوست   خاقان ممالک کلام اوست
زاں عرضہ کند بعرصہ ذکر   ترکان سخن ز خرگہ فکر

ایں ترکانند خانہ زادش   خاقانی ازاں لقب فتادش
ھریک بحری و چوں صدف بکر   گوھر خاتون پردۂ فکر
تسکین دل ھزار مسکین   تحسین طلب از جوار یاسین
از آل تگیں گراں بہاتر   ز ال یاسین سبک لقاتر
بر کشور غیر نا گذشتہ   نہ بردہ شدہ نہ واہ گشتہ

خاقان نام بادشاہ چین و ترکستان بنابراں ترکاں را خانہ زاد میگویند - و ترکان سخن مراد از سخنان خوب و رنگین باشد - وٗ خاقانی منسوب بہ خاقان است کہ او را خاقان با نام خود مسمیٰ ساخت در اصل نام ایشاں افضل الدین محمد است - و گوھر خاتون مراد از سخنان مصنف باشد ، و گویند کہ گوھر خاتون نام زن زاھدہ است کہ در عبادت و ریاضت و عصمت ممتاز و ھم باکرہ بود - و مصنف سخنان خود را با و نسبت کرد کہ باکرہ اند - یعنی کسے بر ادراک معنی دقیق آں دست نیافت و ایں ھمہ سخنان من مثل گوھر خاتون باکرہ اند و از صفت عصمت موصوف تگیں نام بادشاہ ترکستان کہ آل او مدت مدید بعدل و انصاف بادشاھی کردہ اند .

یکیک عجمی ولی دری گوئی   یلواج شناس و تنگری جوی

عجمی : باشندۂ عجم کہ زبان فارسی دارد - و از دری دریں جا مراد از زبان عربی است - یلواج بزبان ترکی پیغمبر و نبی را گویند - و تنگری - بکسریکم و سوم با کاف فارسی در ترکی حق تعالیٰ را نامند - حاصل بیت آنکہ خاقانی میفرماید : سخنان من اگرچہ باعتبار عجم فارسی است اما باعتبار فصاحت و بلاغت و صنائع لفظی و بدائع معنوی با شعر عرب برابر است و یلواج را می شناسند و تنگری را میجویند یعنی از احکام شریعت بیضا و از اسرار ذات و صفات حق تعالی مملو و مشحون اند .

دانستہ کہ تنگری است داور   تن دادہ بعشق تنگری در
سن سن گویاں بروی مولی   تن تن گویاں ز دست دنیٰ

سن سن بہ زبان ترکی ، توئی توئی آمدہ تن تن : بزبان ترکی نے نے - و این لفظ حمل بر بیزار شدن است اے از دست دنیا بیزار و در راہ مولیٰ قایل بوحدانیت است کہ آں توئی توئی باشد .

ایمن همه در سواد خاطر   از آفت زرتم المقابر

یعنی سخنان من در ملک خاطر من از آفت "زرتم المقابر" ایمن هستند - و معنی زرتم المقابر این است که زیارت کنید شما قبرها را : و در حدیث آمده است : "اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا باهل القبور"

مصنف در توصیف سخنان خود میفرماید که من در گفتن سخن التجا بکس نبردم و مثل شاعران دیگر از کسے فیض نگرفتم و استعانت از زیارت اهل مقابر و صاحبان مدارس بجستم ، بلکه انچه از فیض قدسی و الهام ربانی در خاطر من جلوه کرد ، آنرا بقلم در کشیدم ،

اما بحذر ز چند بدکار   کژدم روشان آدمی خوار
چون مریم روزه دار عذرا   پس تهمت دیده مریم آسا
از مشتی نا حفاظ بدنام   پوشیده بموی جمله اندام
هریک پی دفع چشم بدرا   از موی لباس کرده خود را
لعبت شده پیش دیدۀ هوش   چون لعبت دیدها سیه پوش
اینک همه خیل خیل گشتند   بر جیحون بے قدم گذشتند

اندام بموے پوشیدن : عبارت از معنی را در نقاب سیاهی مختفی کردن است و لعبت دیدها : مراد از مردمک چشم است - خیل خیل بمعنی گروه گروه ، و این حمل بر کثرت دارد - جیحون : نام رود است مشهور و بیقدم گذشتن : مراد بلا اعانت غیر گذشتن است ، زیرا که از ترکستان بسوے مدینه رفتن جیحون در راه حائل است و بے آن رفتن سوی مدینه منوره امکان ندارد .

حاصل ابیات آنکه : معنیهاے من در سخنان من چون مردمک دیده در سیاهی پوشیده شده .

از جیحون دوات بے اعانت غیر مر صفحۀ کاغذ خیل خیل رسیده اند ، الحال آنها را بجناب قریش روانه سازم ، و این کنیزکان را بشوهری نعت تو عقد بسته بتو سپارم زیرا که این طائفه خاص بردۀ تو هستند .

باحی عرب شدند یک رنگ   گردند سوی قریش آهنگ
تا لطف تو هرکرا پسندد   بر بندد عقد و عقد بندد
این طائفه خاص بردۀ تست   خاقانی زنده کردۀ تست

حی عرب : اے قبیلۀ عرب مطلق و نیز نام قبیله است در عرب ، چنانچه لیلا از آں قبیله است و قریش : مراد از آنحضرت است و عقد اول : بمعنی گلوبند زنان و رسم است که زن را وقت مناکحت از طرف شوهر در گلومی بندند و عقد ثانی بمعنی نکاح آمده .

تو ختم کنی پیمبری را   او ختم کند سخنوری را
ختم است بهر چه گفت در تو   اشعار برد چو وحی بر تو
این شعر ز شعری ار چه ماند   نعت تو ز نقش بگذراند

شعر مراد از اشعار است و شعری : نام ستارۀ که بر فلک اول است و نقش : بنات النعش را گویند که مقام بر آسمان هفتم دارد ، حاصل آنکه اشعار من اگرچه باعتبار بلندی و شهرت مانند ستارۀ شعری است ، اما امید آں دارم که از برکت نعت تو رتبۀ آں از بنات النعش بگذرد ،

پوشیده نماند که در شعراے عجم دعواے ختم سخن دو کسے کرده اند - یکے مولوی نظامی گنجوی در مخزن الا سرار گفته .

ختم سخن را بنظامی رساں

دیگر حضرت خاقانی چنانچه فرموده .

او ختم کند سخنوری را

الخ اما فرق درمیان هردو بزرگوار از نظر تحقق این است که صاحب گنجه در مثنوی کمال دارد - و صاحب شرواں در قصائد بے نظیر است چنانچه گفته اند .

نه چون نظم نظامی داں نه چون اشعار خاقانی

ایضا در نعت و ترجیح جناب مقدس بر دیگر انبیا علیه السلام و این فصل را فضالة الغیب خوانند

اے قابل وحی و قالب حلم   اے عامل عدل و عالم و علم

اے جود تو نیم عطسه داده — زو خندهٔ آفتاب زاده
اے نقطهٔ ذات هر دو عالم — قائم بدم تو ذات آدم
از نقطه نخست حرف الف زاد — تاج سر اسم آدم افتاد

بیت رابع دلیل بیت ثالث است و خطاب بآں حضرت اے فلاں ذات تو نقطهٔ هر دو عالم است ' یعنی مرکز جمیع موجودات ' خواه مرکب و خواه بسیط باشد - و آدم علیه السلام از دم تو قائم است زیرا که از نقطه الف پیدا شد و الف سر اسم آدم آفتاد ' پس معلوم شد که در اصل نقطه است و بلا نقطه وجود الف اسم آدم گرفتن محال .

ذاتت نقطه خط جهان است — اصل اوست اگرچه بر کران است

خطاب بآں حضرت اے ذات تو نقطهٔ خط جهان است ' یعنی مرکز جهان چه نقطه مرکز خط است و بلا وجود لفظ خط وجود ندارد - و این مصرع دلالت بر لولاک لما خلقت الافلاک میکند - و معنی مصرع ثانی این است ' اگرچه نقطه یک سو آفتاده است - اے بر کنار افتاده' اما اصل خط است - همچناں آنحضرت اگرچه بر کناره اند' یعنی در آخر زمان پیدا شدند' و خاتم النبیین گشته اند اما اصل موجودات است ' چنانچه نقطه که اصل خط است ' پس معنی بیت چنین است که ذات ایشاں بمنزلهٔ نقطه و جهاں بمنزلهٔ خط است - بزرگے می فرماید .

جهاں خط و محمد نقطهٔ کل — ز نقطه خط بروں شد بے تامل
ذات تو کند کژ جهاں راست — چوں نقطه که حلقه زره راست
کاں نقطه اگرچه بر کنار است — بند زره ازوی استوار است

و نقطهٔ زره : اے میخ زره

عالی درجے' کمال پیوند — صفهاے رسل دقیقهٔ چند
سیں شست بود ز روے معنی — یاسیں خواندت اله [یعنی

بدانکه منجماں منطقة البروج را بدوازده قسم متساوی قسمت نموده اند ' و هر قسم را برج نام نهاده اند - و هر برج را سه درجه' و هر درجه را شست دقیقه و هر دقیقه را شست ثانیه ساخته اند -

و سین در حساب ابجد شست است ' و نیز سین نام مبارک آنحضرت و یا که حرف ندا است بر سرسین آمده یاسین کرد .

حاصل هر دو بیت آنکه : آں جناب مقدس مانند برج آسمان اند - و گروه رسل بمنزلهٔ دقیقه و لفظ یاسین دلالت برآن میکند که تن مقدس آں حضرت جامع شست تن رسل اند - چنانچه خود میفرمانید .

اے یک درج از جلالت من — تو شصت پیمبری بیک تن

زیراکه دقیقه شست است و سین نیز درعدد جمل شست است ' پس معلوم شد که آنحضرت جامع شست تن رسولاں اند .

آدم که کلاه فطرت افتاد — از خاک ادیم نعل تو زاد

فطرت بمعنے پیدایش آمده - ادیم : چرم دباغت یافته - و در زبان سریانی زمین را گویند ' و آدم ازاں مشتق است' براے آنکه وجود او در اصل پیدایش از خاک زمین موجود شد .

خورشید سهیل تابشی هم — گلگونه ده ادیم آدم
اے عقد پرن ندیم لعلت — اے تاج سهیل ادیم نعلت
بر چرم سهیل چوں بتابد — زو چرم ادیم رنگ یابد
خورشید که نیست هیچ رنگش — از نعل ادیم تست رنگش

سهیل : نام ستاره ایست طرف شمال' و ادیم ازو خوشبوئی پیدا میکند - و عقد رشتهٔ مروارید پرن : مخفف پرویس' و عقد پرن مرکب درین جا مراد از دنداں مبارک آں حضرت است و لعل کنایت از لب آنحضرت .

دیر است جدی که پوست کند است — کیواں بدباغتش فگند است
تا آلت نعل تو شود راست — کیواں همه سال چرم پیرا است

جدی - نام برج خانهٔ اصلی زحل است .

اندازهٔ نعل تست والله — محراب مسبحاں درگاه
چوں میغ(۱)رسیدے آتش آمیغ(۲) — با غرش کوس و برش تیغ

---

۱ - ابر ۲ - اتش امیز

پی طارم مندرس بدیدے — تصویر خوش در آوریدے
بامش همه زرنگار کردے — بومش همه در نثار کردے
بر گرد عذار او بگشتے — نقش شهد اللهش نبشتے
اول سر اشقیا بریدے — پس برسر انبیا رسیدے
دست همه بر گرفتی ازدل — پای همه بر کشیدے از گل
بردی ز پی کمال ایشان — خال برص از جمال ایشان
آن خال برص بر و کشادے — خال مشکیں بجا نهادے

خال برص مراد از داغ برص باشد ، و آن عیب است ، و خال مشکیں ، موجب زیب و زینت رخساره است یعنی در زمان اول تمام عالم در کفرو ضلالت مثل صاحب برص معیوب بودند، تو آنرا از اظهار معجزات خود دور کرده از خال مشکیں اسلام زیب و زینت بخشیدی.

آن پردهٔ ریز ریز هر یک — کردی رفو از دم مبارک
آن ژندهٔ چاک شان هم این جا — گشت از تو مطرز و مطرا

مطرز اے نقشدار و مطرا : آراسته شده - این هردو کلمه در وصف اثواب مستعمل می شود چنانچه میگویند جامهٔ مطرا و خیام مطرز .

آدم ز خزان جرم رخ زرد — چون لاله ز ژاله در خوی سرد
از تو اثر ربیع دیده — بر جرم خودت شفیع دیده
ادریس بدرس چاکر تو — تاریخ شناس اختر تو

ادریس علیه السلام را تاریخ شناس برای آن گفته که از علم نجوم واقف بودند چنانچه از علم رمل حضرت دانیال علیه السلام

نوح از تو به بحر باز خورده — ملاحی زورق تو کرده
ابراهیم از تو مهر برده — تا آتش او برو فسرده
موسی چو فسرده ره نوشته — آتش خواه از در تو گشته
خضر از تو شراب در کشیده — الیاس بجرعهٔ رسیده
داؤد مغنی در تو — جم صاحب جیش عسکر تو
یعقوب ضریر غم رسیده — کحالی دیده از تو دیده

یوسف ز تو کرده ملک تحصیل — در صدر تو خوانده علم تاویل
یحیی ز در تو عصمت اندوز — در مکتب تو فرایض آموز
عیسی ز حواریان خاصت — پروردهٔ لطف خوان خاصت
قدر تو کبوترے است پران — کو نامه برد بعالم جان
هرگه که نشیمنش بباید — برجش فلک البروج شاید
آن سنبله بر فلک ازان است — کو دانهٔ آن کبوتران است
پروین نگر اندران میانه — کارژن دار است دانه دانه
کیوان ز نهیب تست مادام — در مانده به نقرس و به سرسام
رای و دل او نهاند بر جاے — سر سامی و انگهی دل و راے
برجیس ز سهم تست خیره — بردیده نقاب از آب تیره
هم دست تو بگسلد نقابش — پیکان تو بر کشاید آبش
بهرام همی کشد به بندت — ضیق النفس از خم کمندت
می نتواند که دم بر آرد — چه ضیق نفس خناق دارد
از سرخی رخ دلش نژند (۱) است — کان سرخی نقش آن کمند است
خورشید ز تیغ تو شرارے است — صفرا زده و صرع دارے است
گه گه نه از تو جاه دارد — رویش بهق سیاه دارد
زهره ز هراس تو شب تار — اندر تپ ربع می طپد زار
چندان تپ لرزه حاصلش هست — کز لرزه فتاد زخمه از دست
تیر از دم تست خجلت آلود — از نکته تو بسکته ماخوذ
فالج دارد سر بنانش — ضفدع دارد بن زبانش

بهق : داغ سیاه که بر رو می افتد و آنرا در هندی چهائیں گویند - و بعضے میگویند نام مرضے است که پوست بدن آدمی سفید شود ، و آنرا در هندی بیاے مجهول سیم میگویند - اما دریں جا مراد از داغ سیاه باشد و زخمه معروف - و آنرا مضراب نیز گویند - که آن چوبے است نواختن رود - تیر عطارد را گویند و سکته نام مرضے است که حس و حرکات دران باطل شود ومریض چنان می نماید که مرده است و فالج نیز نام بیماری ست که بواسطهٔ کثرت بلغم پیدا می شود و رو را کج گرداند و دق نیز نام بیماری است که آن تپ است در بدن باسل و بلابل ناشی

۱ — بکسر نون و فتح ژا - اندوهگین و غمناک

می‌شود ضفدم. غوک را گویند - و نیز جراحتے بهم رسیده که درو چرکنت باقی مانده باشد و نیز آزاریست که زبان را ورم میکند، وکلام ازاں کردن نمی توانند اگر محکم شود، غیر از شگافتن آں علاج ندارد و بفارسی آنرا چغز خوانند .

بیماری دق که ماه دارد — از هیبت چوں تو شاه دارد
ماه ارچه جدا شد از ارکیبت — آماس پذیرد از نهیبت
هر هفت بهفت حال زار اند — صحت ز در تو چشم دارند
در پیش تو اے طبیب عالم — هاون کوبی (۱) است پور مریم
از گفته تست پر عقاقیر (۲) — بیمارستان عالم پیر
خضر اول روز بادل تست — قاروره بدست پر در تست
بیمار نیاز را بهر دم — دارو دهی و سپند باهم
بر فرق دو کون برده دکاں — دارو کدهٔ تو گنج قرآں
آمد شد جبرئیل ازاں است — و مفرش روب ایں دکاں است
تا بکشادی در بیاں را — جلاب بقا رسید جاں را
جلاب ستاره بر گذشته — از یاد بهشت سرد گشته
آں باد و ستاره چیست هر دو — دندان ودم مبارک تو
تا چرخ دکاں همت؛ تست — بر راه مجره پر پهن (۳) است
تا لطف تو شربه ساز جانها است — از آتش ناب نیشکر خاست
جاں داروی خلق شد زبانت — تریاق مهیں کهیں بیانت
انفاس تو از نسیم دلکش — صفرا ببرد ز روے آتش
بزداید لطفت از سر حس — رنگ یرقاں ز چشم نرگس
پر لقمهٔ ناگوار دنیا — اخلاق تو بس جوارش ما
ما تشنه دلاں چو طفل بے شیر — خلقت همه شیر یا طباشیر (۴)
از نیم سخن رهاندهٔ باز — خاقانی را ز علت آز

۱ - هاون کوب شخصی را گویند که دارو و اجزاے معاجین را بجهت عطاران و طبیبان بکوبد ۲ - داروهاے گرم ۳ - بروزن نسترن رستنی باشد که آں را خرفه گویند ۴ - نام داروے که بچگاں را باشیر دهند .

فصل ایضاً در ثناے نبوی و ایں فصل را سهک الخواص خوانند

اے سجدهٔ انبیا بیانت — محراب ملائک آستانت
قاروں شد از عطات عیسی — هاروں در سرات موسی
در حصن تو بهر تقویت را — در مهد تو بهر تربیت را
مریم داهی است پیشکاره (۱) — عیسی طفلیست شیر خواره
زانش ز درخت واخریده — کز جملهٔ نمیانش دیده
یک موے تو داشت عیسی فرد — زاں عود صلیب اختراں کرد

حضرت عیسی را فرد براے آں گفته که مجرد بودند، وزن نکردند - عود صلیب چوبی است که ازو ترسایاں تعویذ میسازند و در گلومی بندند حاصل بیت آنکه: عیسی علیه السلام که طبیب عالم ملکوت اند، یک موے ترا بجاے عود الصلیب شمرده نزد خود داشته اند - و جهت دفع چشم چشم در قوم خود رواج داده اند. و علاج دفع چشم اختراں بر آسمان چهارم می نمایند .

کز سهم تو دیده بود حیران — پیراں فلک ام صبیان

ام صبیان: نام آزاریست که بیشتر اطفال را می‌شود، و چوب عود الصلیب دافع آنست .

ایں عالم پیر طفل دیدار — چوں پیرزنی ترا پرستار
خاقانی را به نیم فرماں — از پنجه ایں عجوز برهاں
کیں غرقه گهست و آفت اینجا است — طوفاں ز تنور پیرزن خاست
اے خواجه صد هزار خاقاں — خاقانی را غلام خود خواں
تا غاشیهٔ تو داشت سفتش — از غاشیهٔ تو سفت سفتش

سفت اول بکسر سین بمعنی دوش آمده و سفت ثانی بضم سین سوراخ شده را گویند - و سفت سفتن عبارت از دوش مجروح شدن است حاصل بیت آنکه: خاقانی را از غاشیه برداری تو دوش مجروح شده است، ایں دلالت بر کثرت غاشیه برداری دارد .

۱ - خدمتگار

نی نی نه بجای خویش گفت است   بر سردارد چه جای سفت است
کا غاشیهٔ تو برسر حس   بر سردارد بسان نرگس
از غاشیه تو تاجداراست   در تاجوری چو کوکناراست
ای حکم تو صیقلی نموده   شمشیر زبان من زدوده
تیغم به ثنای تست مظهر   هم گوهر دارد و هم حلی در
تیغی که حمایل زبان بود   آدم بزمین هند فرمود
این هندی تیغ سحر گستر   در دست قریشیان نکوتر
تیغم چو گرفت نور رایت   شد زیر رکابی ثنایت
تیغ است دررفشان درخشان   نه تیغ خطیب تیغ سلطان (۱)
منشور امارتم تو دادی   این تاج تو بر سرم نهادی
امارهٔ من بدین امارت   لوامه شد از سر امارت

حس بمعنی بینائی امارہ مراد از نفس امارہ است که آن امر کننده بسوی بدیست و لوامه ای نفس لوامه که آن هدایت کننده به نیکیهاست و امارت بکسر امیری کردن - و بفتح امر کردن .

حاصل بیت آنکه نفس امارهٔ من بسبب اطاعت تو صورت نفس لوامه گرفت ای نمائم مبدل از حماید شد - و مزاج حیوانی شرف اندوز از طبیعت ملکی گردید .

بدانکه نفس چهار اند - یکی اماره دیگر لوامه وسیوم ملهمه و چهارم مطمئنه - و خواص هریک علاحده است اما چون انسان از کسب ریاضت بکمال رسد ، و راه در عالم دل یابد ، هر چهار یک شوند ، و تفرقه از میان بر خیزد و جمعیت کلی دست دهد .

با آنکه مرا است این امیری   سگبان تو باشم از پخیری

فصل اندر عبودیت و خشوع و خضوع خویش گوید

سگبان چه اگر تگین و تاشم   سگ باشم اگر سگت نباشم

۱ - ای تیغ من تیغ سلطان است تیغ خطیب نیست که محض برای نام باشد و کار تیغ نکند

سگبان خدمت کنندهٔ سگان تگین و تاش هردو نام پادشاهان عراق است بعضی بر آنند که در اولاد سلجوقیان آند - واصح آنست که سامانی اند از آل اسمعیل سامانی - و مصرع ثانی بطور قسم واقع شده .

شاهی چو تراسگی بباید   گرمن بوم آن سگ تو شاید
هستم سگکی ز جنس جسته   بر شاخ گل هوات بسته
از مدح تو با قلادهٔ زر   زنجیر وفا بحلقم اندر
خود را بخودی کشیده در جل   پیش تو کشیده از سرقل
بر جبههٔ من خرد رسیده   داغ تو بشکل لا کشیده

قلاده طوق گلوی سگ که بدان زنجیر می آویزانند و جل بضم جیم عربی لباس سگ ، و مطلق لباس حیوان نیز آمده و خواه سگ باشد خواه فرس خواه خر ذل بضم ذال معجمه بمعنی خواری وبی عزتی و ذلت است و شکل لا اشاره برکلمهٔ توحید است - و شکل چلیپا را نیز گویند ؛ شکل لا گویند که خط یکی بر دیگری تقاطع کرده باشد .

بختم به بقات خوان نهاده   از قرصهٔ مه کلیچه (۱) داده
در جستن ملک جاودانی   برخاک درت بپاسبانی
نکنم دم لابه بر در کس   پیش تو کنم اگر کنم بس
خود را بقبول رایگانت   بستم بطویلهٔ سگانت
بختم بتو دولتی عجب داد   گردون سگ تازیم لقب داد
احسنت شها که پیش فرمان   تازی سگ تست پارسی خوان
چون صید کنم برای جان را   نخچیرستان آسمان را

لابه تملق و چاپلوسی باشد و مراد از تازی سگ فارسی دان از خاقانی علیه الرحمه است - گویند که سگ تازی در جنس خود بسیار کلان وقوی هیکل میباشد ، و شکار زیاده میکند و نخچیرستان مراد از شکار خانه است .

در جمع ملائک افتد آواز   کامد سگ آدمی صفت باز

۱ - بضم اول نان کوچک روغنی باشد و کنایه از قرص ماه و آفتاب هم هست

هر صید که چرب تر شمارم   زنده بدر ثنات آرم
زینسان سگکی که صیدت آرد   گر بپذیری زیاں ندارد
گرمن نجسم تو پاک گرداں   ور آذیم تو خاک گرداں
بفگن نظری بریں سگ خویش   سنگم مزن و مرانم از پیش
گر در صف آں قروں که بگذشت   سگ شد ولی و ولی سگے گشت

اے درازمنهٔ ماضیه سگ ولی ، ولی سگ شده یعنی سگ اصحاب کهف بسبب اطاعت صلحاء بمرتبهٔ ولایت رسید و خبر است که او را روز قیامت بصورت انسان بر آورده با اولیاء امت محشور خواهند کرد۔ و بلعم باعور را صورت سگ خواهند داد .

* نقل است که بلعم باعور در زمان حضرت موسیٰ علیه‌السلام ز اهد مستجاب الدعوات بود - و در هنگام آمد آمد موسیٰ علیه‌السلام فرعون ازوے درخواست دعا کرد ، و آں ملعون پاس خاطر او دعا کرد - و اثرش آں بود که حضرت موسیٰ علیه‌السلام بافوج بنی اسرائیل تمام روز طی مسافت میکردند ، و شبانگاه خود را در فرودگاه نخستیں میدیدند - ویک وجب زمیں در مراحل طے نمی شد - حق تعالے اورا مردود کرد و در قیامت صورت او بسگ اصحاب کهف و صورت سگ اصحاب کهف به بلعم باعور خواهند داد - و شیخ سعدی علیه الرحمه میفرمایند .

سگ اصحاب کهف روزے چند   پے نیکاں گرفت مردم شد

فاقهم و لاتکن من الغافلین - کهف بمعنی غار و پناه آمده .

از دولت تو چه می‌شود کم   کز تو سگکی ولی شود هم
گربا تو شش و چهار (۱) هم زیست   گر من ششم شما شوم چیست(۲)
آخر ز سگ اسیر فرماں   کهف کرم ترا چه نقصاں
گر جاه سگے دهیم یک راه   جبریل حسد برد بریں جاه
آں شیر دلاں که نطق دانند   خاقانی را سگ تو خوانند

۱ شش و چهار مراد از عشره مبشره   ۲ – ام سگ شما باشم

در استعانت و انابت و ترک شواغل دنیا در اثنائے نعت گوید

تا عقل مرا بدرگهت خواند   تقدیر برات دولتم راند (۱)
از هاتف دولتم بهر دم   می‌بانگ رسد کاصبت فالزم (۲)
تا فکر تم از تو صفوت اندوخت   شطرنج ثنای تو در آموخت
نفریفت مرا به لعب و نیرنگ   سی مهرهٔ کعبتین دو رنگ

لعب بازی و نیرنگ : مکر - و سی مهره مراد از سی روز ماه است - و کعبتین عبارت از هر دو مهرهٔ تختهٔ نرد است - دریں جا مراد از روز و شب باشد که دو رنگ دارند - یعنی سیاه و سفید اند - حاصل بیت آنکه التماس به جناب رسالت اے آنکه من محکوم تو شدم و تابع شریعت تو گشتم ، و اوامرو نواهی را از تو شناختم ، ایام فلکے دست از فریب من باز داشتند و مرا بد راه کردند و بفریب شیطان کشیدن نتوانستند -

فتویم نداد همت پاک   با دیو هوا قمار در خاک
تا همت من بصدر تو تاخت   انگشتری ثنای تو باخت
جانم ز نهیب کودک آسا   باحرص نباخت جفت باطا
چون سنت تست اتابک من   پیر خردست بابک من
چون طفل دگر بروں نتازم   سرمامک آرزو نبازم
بسیار در هوس گزیدم   با نفس جنابها کشیدم

قمار : بالکسر ، باهم شرط بازی بستن و چیزے باهم دیگر گذاشتن است انگشتری : نوعیست از بازی ، و آنراکج بازی نیز خرانند - و جفت و طاق نیز نام بازیست ، مانند قمار - اتابک : ادب آموزنده را گویند ، بابک : بمعنی پدر مثل مامک بکاف تصغیر ، در اصل لفظ باب است بابائے عجمی - و مام -

۱ یعنی ازاں هنگامیکه عقل مرا بطرف درگاه تو دعوت نمود تقدیر مرا صاحب دولت گردانید - ۲ - اے هاتف دولت مرا این ندا می‌کند که تو بمطلب نیک رسیدهٔ پس این درگاه را لازم گیر -

مادر را گویند. هر دو لغت فارسی است. جناب باول مفتوح. گرو باشد که دو کس باهم می‌بندند، بضم جیم آمده. و بعضے آنرا جناح نیز گویند. باول مفتوح و بخین معجمه که از غایت اشتهار احتیاج به بیان ندارد و در ولایت مشهور است. و اکثر مردم میگویند که بازی را "مرا یاد ترا فراموش" میگویند و این هم بازی مشهور است. و در فرهنگ آمده که بازی جناب تعلق بدایه دارد. وآن چنان است که چشم یکے از طفلان را به بندند و دیگران را در جاے پنهان کنند، بعد ازان اورا کشایند تا دیگران را پیدا کند واین را در هندی آنکه مچانی میگویند.

بود از قبل گرو بدعوی — از من دین وز نفس دنیے
تعلیم بداد نفس غدار — پس گفت جناب یاد میدار
دین از کف من برایگاں برد — سرمایه عز آن جهاں برد
جانم قسمش بمصطفے داد — نفس انچه ببرد جمله وا داد

فصل در انابت و استعانت از حضرت رسالت علیه الصلوة و السلام

ای قابله نتائج غیب — وی عاقله سراچه عیب
مجروح دلم قصاصم از تست — غرقه شده ام خلاصم از تست
بر من ستم است ازین رصدگاه — ای داور داوران علی‌الله
بگداخت فلک مرا به بیداد — ای شاه فلک غلام فریاد
محنت زده ام ز ظلم اشرار — ای عادل خیرمند زنهار
خصم هنرمن اند اصحاب — ای هم تو شفیع خلق دریاب
دل در فزعم ز ظلم هر خس — تعویذ دلم قبول تو بس
تو دست بفرق من فروکن — گررد کنهم زمانه گوکن
با داغ تو از خساں بترسم — خس چه که ز آسمان نترسم

قابله زنے که بچه زایاند، و بچه را پرورش کند. عاقله: بمعنی قوت مدرکه که بداں چیزها را دریابند و نیز بر خویشان مقتول دست قسمت کننده وزن خرد مند که بحد بلوغ رسیده باشد.

و در فرهنگ مثنوی شریف مهتر قوم نیز آمده. سراچه: سرا پرده را گویند. و سراچهٔ غیب. مرکب. دنیا مراد باشد؛ علی‌الله: بمعنی از براے خدا، واین کلمه ایست که در محل فریاد و داد خواهی و استغاثه مستعمل میشود. و فزع: ترس و ترسیدن، و پناه جستن باشد. و در فرهنگ عبداللطیف حسن به پنج معنی آمده. ازان جمله کمینه و بخیل باشد و درین جاهمین دو معنے مراد است.

آنکس که درفش کاویان یافت — از جور دو مار کی زیاں یافت

درفش کاویان: مراد ازان علم که کاوه اهن گر وقت جنگ ضحاک بفریدون ساخت کرده داده بود. و قصهٔ آن در شهنامه و دیگر تواریخ مرقوم است. و حضرت عمر رضی‌الله عنه بعد از فتح خراسان آنرا از خانهٔ کسرے بر آورده پاره ساختند. و جواهر آنرا بر غازیان اسلام تقسیم نمودند و دو مارکنایت از ضحاک است که از بوسه دادن ابلیس بر سینه او دو دنبل پیدا شده بودند. و اندرون آن هر دو دنبل دو مار تولد گشتند و آن مار عاشق مغز ایشان بودند از براے آن صبح و شام چهار کس را از جان کشته مغز آنها را برآن دنبل می‌بستند تا غذاے ماران شود، و مغز ضحاک محفوظ ماند ازان جاکه عمر او هزار سال بود، و دراں مدت همین وتیره مرعی شد، ازین جهت ماران ضحاک شدند.

در شرح داهن احوال خویش گوید:

یک چند بدم شکسته دندان — از بهر دو نان بسنگ دونان
آخر چو دلم هوای تو جست — دندان من از ثنای تو رست
آری توئی احسن البرایا — روید ز ثناے تو ثنایا
ز اقبال توام بکام خاطر — دندان خرد بر آمد آخر
دین حرص مرا بریخت از جاے — هر دندانی که بود نان خای
مهر تو براه طاعتم برد — در بارگه قناعتم برد
ازادی باغ نزهتم کرد — خرسندی داغ جبهتم کرد

شکسته دندان: بمعنی حریص و طامع آمده است ثنایا: چهار دندان پیشین را گویند ضرس: در لغت عرب بمعنی دندان آمد.

خورسندی هست ملک پیوند خورسندی چیست نقش خورسند

خورسندی: بمعنی خوشی و خرمی است، و آن تجنیس خورسند است. خورسند اول و خورسند ثانی هر دو یک جنس است، اما خورسند ثانی نام زاهد صحرا نشین است که اصلا رغبت دنیا نداشت. و سلاطین محتاج دعاے او بودند. حاصل بیت آنکه کسے که قناعت اختیار کرد اورا خرسندی ابدی حاصل شود، چنانچه خورسند زاهد از دولت قناعت خرسندی جاودانی یافت.

چندین بفسون دیو مردم شد بست و دو سال عمر من گم
پس چون بدر تو باز خوردم پیش تو قضای عمر کردم
بردم بدر تو سجده سهو دادم بشکست نجده (۱) لهو
چون دولت عقبی از در تست درگاه کسان چه بامدم جست
دولت ز در تو جست باید از درگه این و آن چه آید
در شوره کسے سمک نجوید در بحر کسے نمک نه جوید
صبح از سوی غرب کے بر آید وز شرق هلال کے نماید
کاریست ز عقل دست شستن در حد جنوب نعش جستن

حاصل بیت آنکه بنات النعش در جانب شمال است و آنرا در حد جنوب جستن نشان بیخردی ست زیرا که متلاشی محال احمق است. بدستور سهیل را در شمال جستن چرا که در طرف جنوب است.

ایضاً فی تقریر احواله جمیعاً

بودم بسواد ناسپاسان بر دست غرور نا شناسان
چون یاوگیان (۲) گرفته ماوا در خربه (۳) جهل و خیل سودا

۱ - بافتم دلیری و دلیر شدن و سخت بودن - ۲ - هرزه گویان ۳ - گروه

دیدم که ولایت نیاز است ترک طمع و فرنگ آز است
بگریختم اندر آستانت در شهرستان راستانت

از سواد شناسان، مراد شهر شروان است، و ناشناسان ساکنان آن شهر.

خضراے دمن بدادم از چنگ کردم بسواد اعظم آهنگ

دمن بفتح دال، گلخن و محل آماده خاک و سرگین که جاے نجس است و خضرا: بمعنی سبزه، از چنگ دادن، بمعنی گذاشتن است، و سواد اعظم، دریں جا مراد از مدینه منوره است حاصل بیت آنکه شهر شروان که بمنزلهٔ گلخن سرگین آلوده بود، ازان در گذشتم، و بطرف مدینهٔ منوره رسیدم.

افتاده بحلها حلولم افزود قبیلها قبولم

حله بالکسر جاے فرود آمدن، و نیز نام مکان است در راه مکه و در صراح آمده نام دیهیست و بعضے گویند نام کوهیست در حوالی مصر که مردم در آنجا از صادر و وارد جمع میشوند.

از آب و هوای حرص رستم از قحط و وبای نفس جستم
کردم ز درت گریز را ساز هم بر در تو گریختم باز
طفل ار ز پے گریز خیزد هم در بر دایگان گریزد

ایضاً در حسب حال خود گوید

باز آمدم از براے تمکین در پیش تو روے خاک آگین
مرغی بدم از نشیمن راز در بند تو آمدم بآواز
خو کرده ام از عنایت تو اندر قفص هدایت تو
هر سو که برون شوم بپرواز آهنگ سوی قفص کنم باز
چون باز بقصد کیں نپرم نه دیده کنم نه سینه درم (۱)
چون زاغ نخواهم اختیاری از پهلوے گرگ طعمه خواری (۲)
نبوم چو غراب نا بساماں انجیر خور از درخت خاماں

۱ - یعنی به هیچ کس قصد کین نه کنم و دیده و سینه هیچ کس رانه کنم و نه درم - ۲ - از پهلوے کسی کار کردن مراد از امداد و اعانت کسی کار کردن است.

آں بہ کہ چو بچۂ کبوتر روزی خورم از دہان مادر
چوں طوطی غمز کس نگویم چوں ہدہد راز کس نجویم

غمز مخفف غمزہ است بچشم و ابرو اشارت کردن ، و غمازی کردن ، و عیب کسے آشکارا نمودن است ۔ حاصل آنکہ چوں طوطی غمازی کسے نمیکنم ، و چوں ہد ہد کہ راز بلقیس را کہ با سلیمان علیہ السلام گفت من آں چناں نیستم یعنی درکار خود مشغول ام و بازید و عمرو کار ندارم ۔ و ایں نشان خصلت حمیدہ است .

چوں شارک مست روغنی تن ہرگز ملخے نرنجد از من
چوں بلبل اگرچہ نغز گویم آزارش کرمکے نجویم
چوں بوم خرابہا گزینم تا منظر ناکساں نہ بینم
طاؤسم روضۂ یقین را سیمرغم کوہ قاف دیں را
بر خوان چو تو بہشت سالار ہستم چو ہمای استخواں خوار
باسعی تو در برم بتاثیر گشت آں ہمہ استخواں تباشیر

خطاب با جناب رسالت است ۔ یعنی وقتیکہ بر خوان جود تو رسیدم و پارۂ استخواں چوں ہما بر خوان الطاف خوردم ، ہمہ استخواں من خاصیت تباشیر گرفت و آں داروئیست سفید کہ از نے نیزہ میخیزد و شربت او براے ازالۂ حرارت مفید است .

ایضاً در حسب حال خویش گوید

جانم ز نوال خلق بس کرد کز دست تو شد نوالہ پرورد
آلودۂ شبہتی نیم نی زاں پاک معانیم بدعوی (۱)
ایں سحر حلال مینماید زاں طبع حلال خوار زاید
اصحاب کہ فر فقر دارند قوتم ز پنیر و سرکہ آرند
زاں سرکہ و زاں پنیر طاہر جوئے می و شیر زاد خاطر
نشگفت کہ سرکہ از می آید وز شیر ہمی پنیر زاید
ایں طرفہ کہ میدہد ضمیرم از سرکہ می از پنیر شیرم
ہرگز نخورم چو کامرانان خون رز و خون بے زبانان
چشمم نرسد بخوان اخوان نہ خمسۂ من بسبع الوان

۱ - چوں آلودۂ شبہت نیستم پدرش نہ ناحق ملوث نگشتہ ام و معانی پاکیزہ دارم

سحر : شعر را گویند ۔ خون رز شراب است ، و بے زبانان مراد از حیوانات است خمسہ : مراد از پنج انگشت است ۔ و سبع الوان ۔ عبارت از طعام رنگارنگ .

چوں آدم گر کنم بتقصیر عورت پوشی ز برگ انجیر

ایں بیت موقوف بر قصہ است ۔ یعنی کہ چوں آدم علیہ السلام در بہشت میل بدانہ گندم نمود ، خلعت بہشت کہ برتن او بود ، پارہ پارہ شد ۔ و آں حضرت از عریانی خود شرم آگیں شدہ پیش درختاں التجاء برگ کردند ، ہیچ درخت او را برگ نداد تا پوشش عورت کند ، مگر برگ انجیر براے ستر آنحضرت بکار آمد و در معارج النبوۃ بتفصیل نوشتہ است ۔ حاصل بیت آنکہ مصنف میفرماید کہ اگر من گنہہ گارم ، برگ انجیر در صحرا براے ستر من بس است ، واز خلعت اہل دنیا متنفر شدہ ام و ایں معنی دلالت بر قناعت میکند .

نبوم بپیرمغان مغرور آتش خواری ز آب انگور
تا دختر رز طلاق دادم ہم جفت عروس دیں فتادم
شرعم بطلاق ایں قسم داد کز رجعت ایں نیاورم یاد
آں کو ز قریش جفت گیرد فرزند مجوس کی پذیرد

رجعت : مراد از طلاق رجعی است کہ دراں رجوع شدن بازوجۂ خود جائز است خلاف باین کہ دراں جائز نیست ، مگر آنکہ مدخول بہا غیر شود و فرزند مجوس : کنایہ از شراب است .

رفت آنکہ بجستن معاشم (۱) دیدی دو زباں چو دور باشم
امروز بیک زباں چو خنجر آگندہ ہمہ زباں بگوہر
زیں پیش زبانم آہنیں بود وصف تو بروغنش بیالود
اقبال تو بد نہ طالع من کز آہن من کشادہ روغن
در ہفت خراس نیست باللہ روغن گری از زبان من بہ
ایں ہفت چراغ کاختراںند روغن ز چراغ من ستانند

۱ - ای آں وقت گذشت کہ جہت معاش دنیا دو زبان می شدم

دور باش : دو نیزه است که بر دو طرف بادشاهان بجهت احتیاط و ملاحظه ادب پیش می برند . و چوب : چوبداران را نیز گویند . و چوب دافع کمند را نیز میخوانند و در شرفنامه بمعنی آه نیز آمده که گفته است :

یکی دور باش از جگر برکشید

و هفت خراس : عبارت از هفت فلک است و روغن که مراد از روغن فروشی باشد . یا خراس عصاراست که دران روغن از کنجد بر می آرد .

طبعم بسخن دروغ زن بود   چون برگ سداب (۱) زیبق آلود
گشتم به ثنات راست گفتار   چون آئینه و محک و معیار
مدح دگران زمن نه بینی   آئینه دروغ زن نه بینی

زیبق بمعنی سیماب آمده و زیبق آلوده شدن : بمعنی بی نور و بی حاصل شدن است

گر چرخ بذکر چند ناخوش   آگنده دهان من بآتش
هم خود دهنم ز آتش ناب   شسته است بهفت خاک وهفت آب
از مدح تو ای جلال پیوند   اینک دهنم بدر بیاگند
آن در که نهان نه آشکار است   نی سی و دو بلک صد هزار است

سی و دو در : مراد از دندان باشد که گاهی در دهان نهان است ، و گاهی در وقت سخن گفتن آشکارا می شود .

زین پیش زبان من بگفتار   بودی جنب از ثنای اغیار
زان سوی دهان سرشک بارم   تا غسل جنابتش بر آرم
سوگند بهشت خلد عالم   یعنی بجهالت ای مکرم
سوگند بکوثر روان بخش   یعنی بحدیثت ای جهان بخش
سوگند به بحر آتشین تف   یعنی بضمیرت ای سخی کف
سوگند بماهی سخنور   یعنی بزبانت ای ملک فر
سوگند بتاج تارک ماه   یعنی بسریرت ای شهنشاه

---

۱ - بروزن گلاب گیاهی باشد مانند پودینه و آن سبز باشد چون برگ سداب را زیبق اندوده کنند او سفید نماید پس در سفید خواندن آن دروغ زدن است

سوگند بطوق حلق ابرار   یعنی بکمندت ای جهان دار
سوگند بذات لیلة القدر   یعنی بعذارت ای جهان صدر
سوگند بعید عالم افروز   یعنی بجبینت ای عدو سوز
سوگند به حرز عمر پیوند   یعنی بمدیحت ای خداوند
گر تا سخن از ضمیر زاید   خاقانی جز ترا ستاید
الا که نشاندۀ تو در دین   بیند ملکی ملایک آئین
الا که کند بحرمت تو   مدح رقباء امت تو
الا که کند ثنای اصحاب   یا مدحت والدین و احباب
گر جز تو بود جهان خدیوم   پس من نه ز آدمم ز دیوم
وز جز در تست سجده جایم   پس من نه بدیل بوالعلایم

بدیل بدل و ابدال جمع و نام حکیم خاقانی وبوالعلا نام دشمن خاقانی است که اورا هجو کرده است ، یعنی من خاقانی نباشم بلکه قرین بوالعلا باشم . یعنی او بد است ، من هم بد باشم .

چون خاصۀ خدمت تو شایم   زی خواجه و میرکی گرایم
دانی ناید بزندگانی   از خادم کعبه پیلبانی
زی سایۀ خلق چون روم پیش   کاندر فزعم ز سایۀ خویش
جانم چو ز مردم است رنجور   از مهر گیا بترسم از دور

مهرگیا گیاهی است که بصورت آدمی میباشد . و هرکه آنرا با خود دارد ، مردم اورا دوست دارند . ازین جهت اورا مهرگیا میخوانند . و مصنف میگوید که من از مردم چنان بیزار شده ام که از مهرگیا می ترسم از برای آنکه او صورت آدمی دارد .

با دل نزنم نفس نه باتن   ترسم که عدوی خود شوم من

این بیت بران دلالت میکند که غمازان که بسمع بادشاه شروان چنان رسانیده بودند که خاقانی کمر بهجو تو بسته است و قصائد در مذمت تو میگوید . و سلطان برای دریافت این معنی جواسیس را گذاشته بود ، تا برین وقوف یابد .

چون مار گزنده را شناسم   عذر است گر از قلم هراسم
آسیب دهان شیر دانم   از عین نوشته زان زمانم

عین خط ثلث بصورت دهان شیر است ، و آن برسه قسم میباشد - منعل و فم الاسد ، و فم الثعبان .

دانم سر تیغ بی وفا را　　چون گیرم برگ گندنا را
دارم گه موج بحر را یاد　　از کشت حذر کنم گه یاد (۱)

در شکایت اهل شروان گوید

منحوس نهندم اهل شروان　　آری هستم نهفت نتوان
گویند گرش سعادتستی　　میلش سوی مازیادتستی
چون فحل چرا ما گزیدی　　چون نحل گیای ما چریدی
از صحبت خلق امان نجستی　　از قربت شه گران نجستی
جستی می صاف ارغوانی　　آلات اغانی و غوانی
بودی ز پی حضور اشراف　　در بند سلاف (۲) همچو اسلاف
احسنت همه کسان درین است　　منحوس کسی است کاهل دین است
آخر به نحوست فراوان　　از زهره چه کمتراست کیوان
آخر چه کم است در ره دین　　والائی آن و شوخی این
گو باش نحوست آشنایش　　نه بر زبر همه است جایش
بومی که بزاهدیست صادق　　آخر چه کم از خروس فاسق

مصنف علیه الرحمه میگوید که اهل شروان مرا منحوس می گویند آری اگرچه منحوسم اما چون بوم موصوف بزهدم ، و در صحرا نشینم و صورت مردم را نمی بینم و از ساکنان شهر کناره گرفته ام - نه مانند خروس فاسق که کثیر الجماع است ، و بخانهٔ هرکس می دود و در فسق زوجهٔ خود را و غیر را نمی شناسد ، ازو در رتبه کم نیستم .

در نعت نبی علیه السلام گوید

ای وصف تو خلد خاطر من　　چرب آخر روز آخر من

خطاب بجناب رسالت است - ای فلان وصف تو بهشت خاطر من است یعنی خاطر من بهیچ گونه خوش و خرم نمی شود الا

۱ - مقرر است که چون باد بر سبزه کشت وزد تموجی همچو تموج آب بحر درو پیدا شود　۲ - بالضم چکیدهٔ انگور

بوصف تو - چرب آخر لقمهٔ تر و چرب را گویند روز آخر : مراد روز قیامت است ، ای وصف تو توشهٔ روز قیامت من است ، از برای آنکه در قیامت شفاعت بآنجناب مقدس متعلق است .

ای پیش نهاد من هوایت　　دیباچه طبع من ثنایت
زانگه که سرشت فضل ذوالمن　　باطیب ثنات طینت من
زین طیب گر آن ثنا بر آید　　مغز ملکان معطر آید
روزیکه اجل رسد فرازم　　زان طیب حنوط خویش سازم

حنوط : خوشبوی کفن مرده .

فردا ثقلین چو سر بر آرند　　هم اجر(۱) و هم اجری(۲) از تو دارند
من گرچه نه اهل پایگاهم　　راتب ز مراتب تو خواهم
هر عارضهٔ که در دلم رست　　تریاق شفا شفاعت تست
تایید تو باد دستگیرم　　تلقین تو خاطر ضمیرم
رایات ترا خلل مبینام (۳)　　آیات ترا بدل مبینام
بینام لباس کاروبارت　　معلم (۴) به طراز چاریارت
هرگز مبراد نا صوابی　　از خیمهٔ دین تو طنابی
تا خرگه ازرق ست بر پای　　بادا سر خیمهٔ تو برجای
کعبه بتو مصدر بقا باد　　قران بتو مورد شفا باد
دندانه قصر بارگاهت　　دندان شکن عدو جاهت
لفظ تو گره کشای اسرار　　فرمان تو حلق بند اشرار
اصحاب تو از مثال تقدیر　　اقطاع دهان عالم پیر
اجرا کش لشکرت فلک باد　　لشکر کش امتت ملک باد

اقطاع بالکسر چیزی را از خود بریدن و بکسی دادن - و اطلاق آن ، بر ملک و جاگیر است اجرا کش : وظیفه خوار - و لشکر کش : سپاه سالار را گویند .

المقالة السادسة فی وصف الشام و الموصل و اصحاب هولاء البلاد خطاب باٰفتاب

ای دیدهٔ چرخ و دید بان هم　　طباخ زمین و آسمان هم

۱ - مزد کار　۲ - راتبه　۳ - الف در مبینام دعائیه ای مبادا که رایات ترا خلل بینم　۴ - منقش

اے آفتاب تو دیدۀ آسمان هستی - و هم دیدبان اوئی باعتبار آنکه خسرو انجم است ، و هم طباخ زمینی و پختگی اثمار و شیرینی آن و پرورش نباتات و امادگی غلات با تو تعلق دارد - و آسمان هم اے آراسته کننده و روشن کنندۀ آسمان هم هستی - چه نور انجم با ذات تست و در بعضے نسخ بجاے آسمان میزبان هم بنظر در آمده ، معنی آں ظاهر است ، احتیاج بنگارش نیست .

اے روشناس هفت خضرا زیورده شش عروس رعنا

روشناس : ممتاز و مستثنی مشهور و معروف را گویند و هفت خضرا : مراد از هفت آسمان است شش عروس : عبارت از شش ستارگاں باشد سوے آفتاب .

اے یک سره چشم و خفتنی نی اے جمله زبان و گفتنی نی
باغ است بحلها گراں بار عنابی پوش و فستقی دار
بر گنبد فستقی بهر ماه عتابی کرده کسوت ماه

اے باغ از ذات تو حلها میپوشد یعنی بهار رنگا رنگ می آرد ، باعتبار گلها ، عناب : نام میوه ایست سرخ رنگ ، و دریں جا عنابی پوش باعتبار گلهاے سرخ رنگ گفته و فستقی دار باعتبار برگ گوید ، که آں سبز است و فستق معرب پسته ، و جامۀ پستائی سبز است حاصل : باغ از فیض تو بهار می آرد ، رنگهاے گونا گوں پیدا میکند ، و لباس عنابی و فستقی بربدن باغ از انعام تو حاصل است عتابی : بفتح عین و تشدید تاء فوقانیه - نام مردیست که مخترع جامه خاراست ازیں جهت آں جامه را خاراے عتابی می گویند - و به تخفیف تا نیز آمده - و بفرهنگ بو علی شیر اتو کننده را گفته و کسوت ماه را عتابی کردن بدرجۀ بد رسانیدن است و اتو کردن عبارت از بدر بمرتبۀ هلال رسانیدن است ، یا هر دو معنی را شامل است که گاهے بدر کند ، و گاهے هلال .

چوں چرخ نطاق مه کند سست زریں کمرش ز کیسۀ تست (۱)
کوه از پی حکم تو کمر بست کاں از کرم تو کیسه بر بست

۱ – یعنی چوں اسمان نطاق مه را سست می کند و نقصان دور از تاثیر گردش فلک می شرد تو اورا کمر بند زریں می دهی و کمر اورا محکم سازی ،

خونیں تو کنی همه در و دشت از نشتر زر بریں نگوں طشت (۱)
بازریں نیشتر براثی خوں از رگ تیره شب کشائی (۲)
از قوت نشتر تو پیوست خوں در دل سنگ چوں جگر بست

نیشتر مراد دریں جا از خطوط شعاعی است خوں از رگ کشادن بمعنی شفق را بر آوردن است خونیں کردن : مراد از گل لاله پیدا کردن است در : بمعنی درۀ کوه آمده نگوں طشت : کنایت از آسمان است و خون در دل سنگ چوں جگر بستن : عبارت از لعل درسنگ پیدا کردن است و آں هم تعلق بآفتاب دارد .

اے تاج سراں نثار شکرت خاقانی طوق دار شکرت
زیں بندۀ طوق دار سر باز سر نعل بها قبول کن باز

شکر در مصرع اولی بضم شین معجمه و سکون کاف تازی ، بمعنی تاج آمده و بمصرع ثانی بضم شین معجمه بمعنی سپاس باشد - و نعل بها : پیش کش را گویند و سر باز : کنایت از فدوی و جان نثار است .

سلطانی و با مسیح همدم سلطاں چه خلیفه و خضر هم
دائم سفر حجاز کردی چوں خضر بچشمه باز خوردی
اول ز عراق در گرفتی بر درگه شه مقر گرفتی
از بهر سجود درگه شاه راکع گشتی چو دال درگاه
هم جبهت رخش خویش وهم راں رخشان کردی بداغ سلطاں

آفتاب را همدم مسیح براے آں گفته که هر دو بر آسمان چهارم قیام دارند - راکع : رکوع کننده ، یعنی خم شونده ، و حرف دال نیز صورت رکوع دارد - یعنی خم شده است - رخش : نام اسپ رستم ، و بمعنی مطلق اسپ نیز آمده .

رویت ز عراق یافت در حال چوں قاف عراق خال اجلال
شد خال عراق لعل بخشت شد عین عراق نعل رخشت
نه عین عراق لعل وار است بل خاک عراق لعل بار است

۱ – نگوں طشت اسمان - یعنی تو تمام عالم را از شعاع رنگوں خود سرخ می کنی

۲ – خوں از رگ تیره شب کشادن - سرخی شفق را دور کردن است .

از خاک عراق در گذشتی ... راه بغداد در نوشتی
دیدی حرم خلافت آباد ... در عرصه باغ داد بغداد
زی دار خلافه تافتی روئے ... زاں خاک چو نافه یافتی بوے

دارالخلافه: عبارت از بغداد است.

بر دست خلیفه بوسه دادی ... بر چشمه دجله وا کشادی
زاں دست هزار چشمه زاده است ... دجله لقب یکے فتاده است
زانجا بزمین کوفه راندی ... بر مشهد کوفه جاں فشاندی
در بادیه تاختی عرب وار ... *بر کوهۀ چرخ ناقه رفتار
بر دشت عرب مکاں گرفتی ... احرام عراقیاں گرفتی
در مکه چو میم مکه بودی ... یعنی همه تن کمر نمودی
زاں جا سفر مدینه کردی ... گنج هرماں هزینه کردی

هرماں: عمارتے است در حوالی شام که در طوفان حضرت نوح علیه‌السلام خراب نشده - و بعضے میگویند که آں بنا کردۀ بهرام گور است و خورنق: مرادف اوست و خبر است که گنج بهرام گور دراں مدفون است و هزینه: در بحراللغات بمعنی نفقه و وظیفه نوشته و بعضے زاد راه را نیز گویند، و دریں جا مراد غنیمت کردن است.

هر کوکنف مدینه بیند ... جز دولت سرمدی نه بیند
دیدی بعیاں ز نور یاسین ... در خط مدینه صورت دین

خطاب بآفتاب اے از پرتو نور محمدی در لفظ مدینه صورت دیں دیده باشی یعنی چوں اول و آخر مدینه دور کنی صورت دین درمیان اوست، و بیت آینده در تاکید ایں معنی است کنف: بمعنے جاے امن و جاے پناه آمده.

بنویس مدینه پس بخوانش ... نه صورت دیں بود میانش
اکنوں هم ازیں قدم بیک گام ... برزن ز مدینه تاحد شام

در صفت شام و موصل و مضافات او گوید

خطاب بآفتاب

اے در حرکات وصل و هجراں ... گه بابل جوی و گه خراساں

مراد از حرکات سیر آفتاب است، و دریں بیت تعقید واقع شده - اے در سیر تو یکے وصل است که آں خراسان باشد و اقلیم چهارم و تو بادشاه آں‌جا هستی و هرکس که در ملک خود در آید، آنرا وصل گویند که ملاقات احباب در انجا حاصل است - و گاهے در هجر مبتلا می شوی که آں عبارت از بابل است که در جانب مغرب واقع شد - و آں هجرت آفتاب است از عالم دنیا - و بعضے گویند که خراسان جانب مشرق است و آں سمت محل طلوع اوست وصل بایں معنی گفته.

حاصل بیت آنکه: چوں سیر تو سمت بابل افتد که آں محل غروب تست، از چشم عالم دنیا هجرت حاصل میکنی - و چوں از جانب خراسان طلوع کنی، با مردم دنیا ملاقات کنی و وصل می بخشی - و بیت آینده بر بابل که جانب مغرب است دلالت میکند.

اے ز آب و هوای خاک بابل ... تپ لرزه و صرع کرده حاصل
صحت گه تو قصور شام است ... جاں درده تو قبور شام است

اے عمارات ملک شام صحت گاه تست، یعنی نور افزاینده تواند - و قبور شام که تمام انبیا علیهم السلام دران زمین مدفون شده اند - و بیت المقدس نیز دراں زمین است - چون زیارت آں کنی، ترا جان دیگر خواهد آمد و زیارت آں قبور باعث افزایش نور و دور افگن کسالت ورنجوری تست، فی الواقع در توصیف شام قلم و زبان قاصر است که تمامی قبور انبیاء و اولیاء و صلحا و اکثر مشایخین کبار و ائمۀ عالی مقدار دراں سر زمین واقع است.

آخر چه فزودجز وبالت ... زیں گردش صد هزار سالت
برکن ز دو میخ و هفت پرده ... این قطب و سپهر سال خورده
اینک خط موصل و حد شام ... قطب هدی و سپهر اسلام
قطبی که ترا زوال ندهد ... چرخی که ترا وبال ندهد
آن چرخ محیط بر دو گیتی است ... و اں قطب قوام هر دو گیتی است
چند از فلک و نهاد خامش ... و یں بو قلمون صبح و شامش

دو میخ : عبارت از قطب شمالی و قطب جنوبی و هفت پرده : عبارت از هفت آسمان است . و چرخ محیط : اشارت بر فلک الافلاک است که تمامی افلاک و طبقات زمین ، چه از بحار ، و چه از کوهسار همه در شکم اوست ، بمشابهٔ زردی بیضه اندرون بیضه و بیضه آں زردی رامحیط است ، همچناں فلک اعظم نیز محیط است .

بے آنکه سپاس ، هیچ خامی است   درکشور شام صبح و شاهیست

هیچ : لاشے را گویند ، و دریں جا مراد از بخیل و کمینه است . و خامی : عبارت از نادانی .

حاصل مصرع آنکه سپاس کردن نادانی است ، وغیر آں دیگر حاصل نیست .

حرف دو جهاں ز شام برخاست   بل هر دو ازاں سه حرف برخاست

اے شام از حروف ثلاثه مرکب است ، و از دو جهاں : مراد از دو حروف باشد در مقابل سه ، پس آں دو که بمعنی اثنین است ، در جنب تحت ثلاثه واقع شد ، و حرف اثنین ماورائے ثلاثه متصور نیست . بایں جهت گفته که حرف دو جهاں از سه حرف شام برخاسته است ، اے ظاهر شده است فافهم .

خاصه الف است درمیاں جائے   شیں بر سرش است و میم درپائے
همچوں شه زنگ بسته زیور   خلخال بپای و تاج برسر

ایں هردو بیت در وصف شام واقع شده ، یعنی شام از سه حرف مرکب است ، چنانچه حرف شین برسر و میم برپائے و الف درمیان اوست گویا که آں الف بمنزلهٔ شاه زنگ است از شین تاج برسر و از میم خلخال در پا دارد . فاعل لفظ بسته الف است .

شام از الفی که درمیاں داشت   بر چرخ عمود صبح بفراشت

و دریں بیت میگوید الف که درمیان شام واقع است ، گویا که عمود صبح بر آسماں است .

خود صبح دوم که نور عام است   دندانه تاج شین شام است
فرزند سعادتے زمیں اوست   بل مادر احتشام دیں اوست
زیں قرهٔ عین بهر دیں را   فخر است مشیمه زمیں را
به زو خلفے نزاد مانای   از پشت فلک مشیمهٔ خاک
جسمے است زمیں به هفت اندام   نافش عرب است و پشت اوشام

هفت اندام : کنایت از هفت اقلیم است

شام از پے رهرواں چناں است   چوں چرخ ز راه کهکشاں است

پے : بمعنی قدم است رهروان مسافران ، و کهکشاں ستارگان معروف که بطریق راه سه راسته شده اند . حاصل بیت آنکه زمین شام از کثرت قدم مسافران چناں راسته راسته شده است گویا که آسماں از راه کهکشاں راه و راسته پیدا کرده است .

در خدمت شاه شام پیوست   چرخ از ره کهکشاں کمربست
چه چرخ و چه راه کهکشانش   چه خوشه و دانه درمیانش
آں خوشه و دانه هست مادام   داسے و گهے ز خرمن شام

داس : آلهٔ آهن است سرکج و دندان دار که بداں علف و خوشه دور کنند .

فصل در نکوهش و مخمت مصر گوید

مصرار چه لطیف جا یگاه است   از دانه کشت شامگاه است
گاهے که چو دانه جناں است   نه قوت جسم دام جان است
گاهے که چو خوشه داس دار است   داسیکه خلنده تر ز خار است
آں داس بچشم دیں در افتاد   خونا به ز چشم دیں بروں داد
خورشید بجنگ مصریان است   چوں خوشه سناں کشیده زان است

مراد از چشم دیں امیرالمومنین حضرت عثماں است رضی‌الله‌عنه که از دست مصریاں کشته شده و آفتاب بجنگ مصریاں از برائے انتقام آنحضرت سناں کشیده است . یا از داس اشارت برخنجر کنانه بن بشیر باشد که اویکے از اهل مصر بود و در گلوے مبارک آنحضرت زد ,

و قصه این است که چون محمد بن ابابکر بخانهٔ امیرالمؤمنین حضرت عثمان رضی‌الله عنه در آمد ، ریش آنحضرت بگرفت و خواست که کارد زند ، حضرت فرمود : اگر پدر تو زنده بودے ، محاسن من بدست تو روا نداشتے محمد بن ابابکر ازین حرف دست ازان حضرت باز داشت . و کنانه بن بشیر کارد بر حلقوم مبارک زده شهید کرد . اما صحیح آنست که قاتل آنحضرت معلوم نشد که کیست زیرا که اگر قاتل معلوم میشد ، جناب مرتضوی قاتل را حوالهٔ حضرت عائشه صدیقه میکرد ، و درخواست اورا رد نمی ساخت .

مصریکه شکسته اند نامش   حرفے شمر از شمار شامش
کان حرف که انتہاے شام است   خود اول مصر ازو تمام است

باید دانست که انتہاے شام میم است ، و اول لفظ مصر هم میم است پس نکته درین این است که میم شام را که آن پاے شام باشد ، مصر تاج سرخود نموده خود را بتمامیت رسانید .

از دفتر شام در اقالیم   مصر است سقط چو حرف ترخیم

ترخیم : در لغت نرم گردانیدن ، و انداختن حرف آخر کلمه است و در قاعدهٔ نحویان هر اسمیکه آن زائد بر حروف ثلاثه باشد ، و منادی و علم ازان اسم حرف آخر را برمی اندازند و ساقط کنند ، و چون مصر که زائد بر ثلاثه نیست ؛ لهذا درین ترخیم متعذر است ، ازین جهت لفظ خاء خذلان برسر مصر نهاده مضر ساخت چنانچه خود در ابیات آینده مفصل میفرماید یا آنکه مصر از شام مانند حرف ترخیم معطل افتاده است ، و هیچ عزت ندارد .

شام از دو جهان مثال دارد   با مصر چه اتصال دارد
خال رخ مصر گشت پنهاں   در نقطه خال خای خذلان
زین خال سیاه که چهره بگرفت   گرشرم زیاں کشید نشگفت

اے وقتیکه چهرهٔ مصر از نقطهٔ خاء خذلان خال سیاه پیدا کرده باشد ، اگرصاحب شرم ازو زیاں کشید ، چه عجب یعنی خون حضرت عثمان از دست مصریان شود ، عجب نیست .

بر مصر نقط نهی مضر است   زیر نقطے هزار سر است

اے چون بر لفظ مصر نقطه نهی مضر میشود ، وزیر ایں نقطه هزاران هزار فسادها است ، و بیوفائی و بدمعاملگی مصریان و جنگ جمل و جنگ صفین وغیره در زیر ایں نقطه مندرج است .

شام است سفرگه ملایک   بیعت‌گه صادقان سالک
هم مکتب علم انبیا اوست   هم مشرب جان اصفیا اوست(۱)
شام ابتر(۲) نیست ملک ز ایست   موصل خلف جهان کشای است
موصل حرم نجات بخش است   موصل ارم حیات بخش است
عرش است بعرصهٔ حرم در   سدره است بساحت ارم در

فصل در ستایش موصل و جمال الدین حاکم اں گوید

آری در صاحب جهاندار   سدره صفت است و عرش کردار
بل عرش ظلال حشمت اوست   بل سدره نهال نعمت اوست
موصل فلکی است از عجائب   بیت المعمور کاخ صاحب
موصل نه که عالم سوم خوان   صاحب نه که آدم دوم دان
تخمیر چهل صباح دیده   تشریف یداللهش رسیده

ایں بیت تلمیح است ، وآں " خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا " یعنی حق تعالی میگوید که من خمیر کردم گل آدم را از دست قدرت خود بچهل صباح . و دریں جا مراد مصنف این است که وجود جمال الدین موصلی در مدت چهل سال عمر خود بزیور کمال آراسته شده ، حاکم خلائق شد ، چنانچه آدم علیه السلام بچهل صباح تسویهٔ کلی یافته مسجود ملایک گشت . و مراد از تشریف یداللهی خلافت است ، چنانچه واقع است : " انی جاعل فی الارض خلیفة " و ممدوح که آدم ثانی است ، ایں هم در هفت زمین خلیفةالله شد .

---

۱ - یعنی انبیا در انجا مسکن و ماوی داشته علم معرفت الهی بدست اورده اند و جان اصفیا را دراں مقام مشرب عذب صاف بهم رسیده - ۲ - دم بریده و بی فرزند .

آب و گلش از ولایت جان — شایسته نفخ روح یزدان
تا آدم ثانی آمد از جاه — در هفت زمین خلیفة الله
در گوش ملائکه بهر دم — بانگ آید کاسجدوا لآدم
چارم فلک است خاک موصل — خورشید و مسیح صدر مفضل (۱)
خورشید کرم نشسته بر تخت — آواز کنان منادی بخت
کای منتظران صبح، و یحک (۲) — صبح ابدی بر آمد اینک
ایاکم و الصلوة خیزید — در سجدهٔ صبحدم گریزید
سر برزد ز آسمان انجام — خورشید کرم بمشرق شام
تا مشرق او زمین شام است — شام اکنون صبح احتشام است
خورشید فلک موافقت کرد — از مشرق شام سربر آورد
زین مشرق دار ملک احسان — رفت آب ممالک خراسان
آن صدر عراق و صاحب شام — بل صاحب صدر کل اسلام
کسر دل کسری از وجودش — جبر پر جبرئیل جودش

معنی مصرع اول این است: ممدوح از وجود خود، ای در عهد خود، از فرط عدالت شکنندهٔ دل نوشیروان است. و معنی مصرع ثانی اینکه ولو بالفرض اگرپر جبرئیل شکسته شود، جود ممدوح آن پر شکسته را باز بر بندد، چه جبر در لغت شکسته رابستن است. مضمون ادعائی است، بلکه بمرتبهٔ غلورسیده.

هم صاحب صاحب افسران است — هم افسر صاحب القران است
زان ثابت و ثاقب است رایش — کز گنبد هشتم است جایش

ثاقب بمعنی درخشنده. و گنبد هشتم، مراد از آسمان هشتم است.

گردون که رفیع ترحجابیست — از باران کفش حبابی است
خورشید که برترین مثالیست — از سایهٔ همتش خیالیست

۱ - یعنی صدر مفضل که عبارت از ممدوح است بمرتبه خورشید و مسیح است.
۲ - و یحک کلمه ترحم است یعنی منادی بخت این ندا میکند که آنها که انتظار صبح دارید تا نماز کنید اینک صبح ابدی بر آمده است سجده کنید و معنی ایاکم و الصلوة اینست که مستعد شوید و لازم گیرید نماز را و سجدهٔ صبح سرمدی بجا آرید.

با معجز دست نور فامش — جم کیست و جهان نمای جامش
جم پیش کسی چه پای دارد — کو دست جهان نمای دارد

جم درین جا مراد از جمشید است، بقرینهٔ جام جهان نما. در اصل واضع جام جهان نما کیخسرو است، چنانچه در شرفنامه واقع شده.

" ز کیخسرو آن جام گیتی نما "

و مردمان نسبت آن بجمشید میکنند، و این محل تعجب است.

هرچه از خط جام یافتی جم — او از خط دست بیند آنهم
آنکس که یکی نداند از شست — داند که ز جام به بود دست (۱)
خون دل کس کجا گوارد — آن خون دلی که جام دارد
دست آیهٔ ترجمان عقل است — جام آفت کاروان عقل است
خود صورت جام چیست جز خام — کی جامع پختگی بود خام
جام است وبای اهل ملت — اینک بمیانه حرف علت
باهم که نهد سها و خورشید — یا دست جمال و جام جمشید
جمشید جمال را عیال است — فخر جم و آتش از جمال است

یعنی جم انچه حساب اول و آخر موجودات را از خطوط جام که دران مرتسم بود میدهد و ادراک میکرد، و ممدوح آنرا از خطوط کف دست خود دریافت میکرد، چه این هم علم است که کیفیت را از خطوط کف دست معلوم میکنند. چنانچه علم شانهٔ گوسفند. - و مصنف باز ازان ترقی کرده میفرماید: آنچه جم از جام معاینه میکرد، پختگی نداشت، زیرا که حرف علت آن الف است، در لفظ جم واقع است، بخلاف خطوط کف دست ممدوح که آن جامع جمیع علوم پختگیها است که دست ممدوح بمنزلهٔ خورشید است، و جام جمشید بمنزلهٔ سها، پس سهارا با خورشید کیست که مساوی خواهد داشت.

۱ - یعنی آنکس که یکی را از شصت فرق نمی کند میداند که دست از جام بمراتب اعلی و بهتر است.

باز آمدن بسر حدیث و خطاب کردن بآفتاب و تحریص نمودن بسفر شام

گر در حرمش جواز یابی   گم کردهٔ عمر باز یابی
بینی حرم رفیع قدرش   عرش آمد در طواف صدرش
سلطان کرم درو نشسته   از سایهٔ صدر کله (۱) بسته
تکیه زده بر پر ملایک   چون متکئین علی الارائک
احسانش زوال قحط قحطان   ایوانش بهشت عدن عدنان
جبریل کمینه میهمانش   فردوس کهینه نقل دانش (۲)
جمع آمده بهر حرمت و باس(۳)   ادریس و مسیح و خضر و الیاس
بسته کمران چو حلقه قدخم   کیخسرو و سام و زال و رستم
مرسوم خورش (۴) هزار دربان   چون حاتم و معن و سیف و نعمان
مستسقی جرعه وقت تعجیل   جیحون و فرات و دجله و نیل
پاسنگ گهر بگاه احسان   جودی و حری و قاف و شهلان
روزی طلب آمده دمادم   دیو و ملک و پری و مردم

جواز: بمعنی روائی در واشدن و گذشتن از جاے - و ارائک جمع اریکهٔ: بمعنی تخت قحطان: قبیله ایست از یمن که قحط دیدهٔ سالها بودند - و عدن: بمعنی اقامت کردن، و در جائے همیشه ماندن، و منه "جنات عدن" است - عدنان: نام یکے از اجداد رسول علیه‌السلام است که بفصاحت مشهور بودند دریں جا مراد از گروه مسلمین است - معن بن زائد: نام سخی است که در زمان هارون الرشید بود - و سیف بن ذی یزن و نعمان بن منذر هر دو نام سخی اند - و پاسنگ: آنچه براے تساوی دو کفه در ترازو نهند - وجودی: نام کوه که کشتی نوح علیه‌السلام باو پناه گرفته و حری بالضم و الکسر کوهیست در مکه که حضرت رسالت پناه پیش از نبوت چند روز در غار آن بعبادت مشغول بودند.

۱ - بالکسر و التشدید سائبان - ۲ - طاقهای خورد که باشکال عجیبه در دیوارهای خانها سازند ونقلهای نوزیات دران گذارند و آن را جانگاه و چینی خانه نیز گویند - ۳ - قوت و دلیری - ۴ - روزینه خورنده.

وقاف: حرفیست معروف، و کوهیست از زبرجد بر گرد تمام زمین عالم است و پانصدر فرسنگ بالاروا ست و گرد بگرد آب دارد - چون آفتاب بروے تابد، شعاع سبزے بر آب افتد و آسمان ازو منعکس شود، و آسمان را ازیں جهت لاجوردی گویند، والا آسمان اصلا رنگ ندارد و ساده است وقیل مائل بسفیدی و شهلان نام کوهیست - و در فرهنگ جهانگیری بفتح و ثاء مثلثه تحقیق نموده است.

در صورت جسمی آمده پاک   ارواح و عقول و نفس و ادراک

حاصل بیت آنکه جسم مبارک ممدوح مثل جسم ما مردم مخمر از عناصر نیست، بلکه ارواح و عقول عشره و نفس ناطقه و ادراک انسان ایں همه که لطیف و مجرد اند، باهم مرکب شده اورا بصورت جسم مجسم ساخته اند - و مضمون این بیت هم بر سبیل مبالغه واقع شده، بواقعی نیست.

از خشم و رضاش گشته مشهور   خلد و سقر و زبانی و حور

زبانی بالفتح موکل دوزخ - دریں بیت لف و نشر غیر مرتب است، یعنی از خشم سقر و زبانی، و از رضای خلد و حور و در بیت آینده.

استاده بصلح و عدل باهم   آب و گل و باد و نار عالم

لف و نشر مرتب است یعنی استاده است از براے صلح ممدوح آب و گل و براے عدل نار و باد.

از بهر سپند صدر انور   از طرهٔ بام و حلقهٔ در
آویخته شخص بخل بینی   که دودش کرده زیر بینی
عدلش در ظلم در گرفته   جودش سربخل بر گرفته

حاصل این است که براے دفع چشم زخم وجود بخل را از کنار بام و در مدح اویخته و نگونسار کرده در بینی او دود میدهند، و ایں قسمے است از عذاب صعب - و دود گاه: در زبان هندی دوهنی را گویند که معبر دود است - سر بخل بر گرفتن: عبارت از بر کردن است و در ظلم گرفتن: مراد بستن و مسدود ساختن است.

زاں روز کہ بخل را سر انداخت   کس صورت بخل باز نشناخت

از انبہ سایلاں دمادم   از اهل زمین و آسماں هم

صدرش عرفات و مشعر آمد   کاخش عرصات محشر آمد

گوئی بسحاب جودش اندر   سیلی است سخاش سایل آور

تا در کف او سپرد خلاق   گنج کرم و کلید ارزاق

از ابر سخاش یک سنا برق   در سیم فتاد گفت ''اناالحرق

اورا بشنید حق گماں برد   حلقش بطناب جود بفشرد

حاصل هر دو بیت آنکہ از ابر سخاء ممدوح برقے بدرخشید ، و بر سیم افتاد ، سیم تاب سخاے او نیاوردہ '' اناالحرق " گفت ، یعنی من سوختم . ممدوح ایں کلمہ را بشنید و گماں برد کہ او را '' اناالحق " گفتہ ، ازیں ، جهت بطناب خود حلق اورا افسرد و بر شاخسار بناں کشیدہ سوختہ ، خاکسترش را بباد فناداد . سوختن سیم را از آتش سخاو بر شاخسار بناں کشیدن ، و فشردہ گلو ساختن ، بقصۂ منصور حلاج تشبیہ دادہ . سنا : بالفتح روشنی ، و گیاهیست معروف ، و بهترین آں مکی است کہ آنرا سنائے مکی گویند و نوعے از جامۂ حریر و وادیست بہ نجد و دختر اسماء بن صلت کہ حضرت پیغمبر آں را نکاح کرد و پیشتر ازانکہ باو نزدیکی کند ، مرد . و نیز سنائی - شاعرے بود کہ بعد از حکیم سنائی مشهور بود ، و دریں جا معنی اول مراد است .

بر شاخ ثناش سوخت حالی   بر داد بباد لا ابالی

تا چرخ بنفشجی است مولاش   یک چشم چو نرگس اند اعداش (۱)

آں سایۂ سرفراز کو راست   از بهر نگوں سری اعدا است

اعداش کہ بد ترانند ابتر   چوں چاہ نقش نگوں نکوتر

تا قصد سواد شش جهت کرد   شاد روان کرم بگسترد (۲)

نگرفت ز خاک ایں خرافات   شاد زوانش غبار آفات

هردانہ کہ خوشۂ فلک زاد   کیواں بزکوۂ فطر او داد

---

۱ ـ یعنی ازاں باز کہ آسمان بنفشہ رنگ مولائی و غلامی اورا اختیار نمودہ اعدام او چوں نرگس یک چشم صورت دجال بے مال شدہ اند . ۲ ـ یعنی ازاں هنگامیکہ ممدوح دریں عالم شش جهت برجود آمدہ و سرا پردۂ و سایبان کرم گستردہ ، سرا پردہ عزت و عظمت اورا از خاک ایں دنیا غبار آفات نگرفتہ .

و انچہ از شجر بهشت برخاست   هم صاع سر سعادتش راست

هرچہ از مہ و مهر سالها زاد   از خاک ستد بباد بر داد

کاں کس کہ بچرخ جاہ بخشد   کے زادۂ مهر و ماہ بخشد

گفتا کف من بجاے وانگہ   زر زادہ ز مهر و سیم از ماہ

زیں بس همہ نور ناب بخشم   صلت مہ و آفتاب بخشم

آباد بریں سپهر رفعت   مہ صلت و آفتاب خلعت

در خدمت اوست هرکہ پذرفت   مہ توزی و آفتاب زربفت

هر خلعہ کزوتن ولی یافت   خورشید نسیج بادلی یافت

واں را کہ کلہ عطاے او گشت   ماہ انگلہ قباے او گشت

اے عالم ازیں نظام ثانی   ز اقبال چہ یافتی ندانی

اے آدم ازیں خلف کہ داری   الحق پدرچہ بختیاری

شاد روان : بمعنی بساط و سائبان نیز آمدہ کہ پیش دالان می‌بندند . و صلت بمعنی صلہ کہ بشعرا می‌دهند - و توزی نام قماشے است منسوب بتوز . از اشعار قدما چناں معلوم میشود کہ آں قسم از کتان میشود . و نسیج بادلی : جامہ ایست منسوب بہ بادل و الانام جائیست ، و بعضے می‌گویند بادلی بادل نوعے از اقمشہ مانند حریر ، اما زربفت است . و الله اعلم . انگلہ حلقۂ تکمہ - و نظام ثانی مراد از جمال‌الدین موصلی است .

خطاب بآفتاب

اے قرصہ آفتاب هیں خیز   درظل جمال‌دیں در آویز

زاں خورشید کواکب افروز   خورشیدی و کوکبی در آموز

خطاب بآفتاب است . یعنی جمال‌الدین مانند آفتاب کواکب افروز است . کہ تمام عالم دنیا از فیض او بهرہ یاب هستند . تو طریق خورشیدی و کوکبی از ذات او در آموز ، زیرا کہ فیض او از فیض تو بغایت زیادہ تراست .

در بند میاں بپاسبانی   بکشاے زباں بترجمانی

تا پیش سریر او بپوئی   شکر حرم مدینہ گوئی

تا شرح دهی بصد عبارت   خوشنودی مکہ از عمارت

مکه چه عجب گرش دعا گو است   خود کعبه که جاے حضرت اوست
هر صبح رود ز آب جاهش   کعبه بسلام بارگاهش
ایام بخود خجل فرو ماند   اول که نظام ثانیش خواند
کانکس که ملک شهش غلام است   چوں گویم ثانی نظام است
گر جمع کنی بآزمایش   آب کف دست و خاک پایش
زاں آب و گل ار صواب بیند   حق صد چو نظام آفریند
در دیں چو خلیل چشم باز است   زاں بتکده سوز و کعبه ساز است
نامش بطراز آں جهانی   کردند رقم خلیل ثانی
خود بر در جنت از سر قدر   نقش الحجر است نام آں صدر
تیر فلک ارچه سحر کار است   در حضرت او دوات داراست
آں دست و دوات فرخش بیں   زراد سلاح خانۂ دیں

ملک شاه پادشاه بغداد بود ، و نظام الملک وزیر او بود ، بسخاوت و نظامت مشهور است . شیر فلک : عبارت از عطارد است زراد : زره ساز را گویند .

زاں خامه که دیو خام را سوخت   جبریل سلاح شورے آموخت

اے از خامۂ ممدوح که براے دستخط انعامات عالم و اجراے حوائج بنی آدم که معروف است . دیو خام که عبارت از حرص و طمع عالم است ، سوخته شد ، یعنی محتاجی منعدم گشت ، همه کس غنی شدند . و سلاح شور : کسے را گویند که در استعمال کردن و زدن سلاح محاورت و قدرت تمام داشته باشد . حاصل مصرع ثانی آنکه حضرت جبرئیل که مهام خلائق را کفایت میکنند ، تعلیم از خامۂ او بر گرفتند .

چرخ افسر آفتاب بگداخت   خالی حلی دوات او ساخت
آں لوح و قلم کجا ازل راست   محتاج دوات صدر والا است (۱)

در صفت قلم گوید

هست ارقم مهره دار کلکش   هست آتش مشکبار کلکش
تریاک گرفته عالم دیں   زاں مهره نمای مار زریں

۱ ــ یعنی لوح و قلمی که در ازل بود محتاج دوات اوست .

هم جاں نبرد ز مار زرقام   گر مهرۂ مار دارد ایام
نے طرفه که آتش است خوردش   خورد آتش بدعه کلک زردش (۱)

ارقم مار ابلق . و کلک را از براے آں بارقم نسبت کرد که دو رنگ دارد . یکے رنگ اصلی و دیگر رنگ جواهر که براں کلک نصب کردند . و نیز کلک را آتش گفته براے آنکه رنگ سرخ دارد . و مشکبار : باعتبار سیاهی ، . و مار زریں : نیز عبارت از قلم ممدوح است .

مصریش تن و یمانیش فر   چینیش لباس و هندوی سر

این بیت نیز در وصف کلک ممدوح واقع شد ، یعنی قلم او مصری تن است ، باعتبار رنگ سرخ . و یمانی فر : باعتبار فصاحت طرازی و ندرت نویسی که شعراے یمن فصاحت گواند . و چینی لباس : باعتبار نقش زریں ، که لباس چین اکثر منقش است . و هندوی سر : باعتبار سیاهی که سر قلم از اندرون دوات سیاهی بر می‌آرد .

مصریش سزد که یوسف آسا است   روزی ده سال قحط دنیا است
اما رمضان خور است مادام   عیسیٰ معده است و یحیےٰ اندام

و ایں بیت نیز در صفت قلم ممدوح است . یعنی معدۂ او مانند معدۂ عیسیٰ علیه السلام از خورش خالی است ، و همیشه فاقه کش . و بدن او مانند بدن یحییٰ علیه السلام خشک و باریک است . با وصف ایں زهد و ریاضت روزۂ رمضان نمی دارد ، و ایں عجب است . چه هرکس بقدر مقدور خود در رمضان خیرات میکند . و ممدوح دراں ماه مبارک از همه زیاده تر خیرات سازد و قلم او دراں ماه خشک شدن نمی‌تواند همیشه سر در دوات دارد و ترمی باشد گویا که روزه میخورد ، زیرا که روزه عبارت از امساک آب و طعام است ، و قلم ممدوح همیشه آب از دوات میخورد بایں جهت رمضان خور گفته و تعکیر روزه خوری او در بیت ثانی خود بیان میکند .

۱ - یعنی کلک ممدوح که آتش است و زرد است آتش بدعت و ضلالت را می خورد و ایں باعث تعجب است که نی خود آتش است و با ایں همه آتش بدعت را می خورد .

زین روی سرش برند گوئی   روزه خورد او ز زرد روئی
گر روزه خورد بر و حلال است   بیمار مزاج و طفل حال است

این بیت نیز در بیان قلم ممدوح بر سبیل عذر میگوید، چه قلم بیمار مزاج است؛ یعنی همیشه خشک ولاغروهم طفل است که از سیاهی شیر میخورد؛ اگر او روزه خورد بروگناه نیست، زیرا که در شرع شریف بیمار را روزه داشتن معاف است؛ و طفل شیر خوار مکلف نیست.

سودای سیاه چون کند قی   صفرا دارد همه رگ و پی
چون غواصان نگون سر و عور   آید سوے بحر تیره و شور

بحر تیره مراد از دوات است، و شور براے آن گفته که نمک در دوات می اندازند تا سیاهی صاف و روان شود. حاصل بیت آنکه قلم ممدوح حکم غواصان دارد. برهنه شده چون سوے دوات رود، گوهر مقصود عالم ازان بر می آرد؛ چه از قلم او اجراے احکام دینی و دنیوی بنفاذ میرسد، و این گویا بمنزلۀ گوهر اند در بحر که غواص از دریا بر می آرد.

کاب سیهش سیه کند سر   مانا که به قعرجست گوهر
زایندۀ لعبتان معنے   آبستن و هیچ در شکم نے

یعنی قلم ممدوح حکم زن آبستن دارد؛ و در هر جنبش فوائد غریبه ونکات عجیبه باشد؛ محبوبان معنی می زاید و باوجود آن در شکم هیچ ندارد؛ آبستن شدن و در شکم هیچ نداشتن این طرفگی دارد؛ فی الواقع قلم مجوف است اندرونش خالی است.

نالند بگاه زادن آری   می نالد و نیستش قراری

در مدح جمال الدین ملک الوزرا بطریق مخاطب گوید

پرکار سپهر و نقطۀ خاک   ای در خط حکم تو خطرناک

خطرناک، خائف را گویند، و سپهر را پرکار گفته، براے آنکه گردش دارد، و خاک را بنقطه اضافت کرده، از براے آنکه ساکن است حاصل بیت آنکه اے فلان در دائرۀ حکم تو آسمان و زمین مطیع اند و می ترسند که مبادا حکم عدول نشود.

شیطان نیاز شد مسلمان (۱)   بر دست تو اے محمد احسان
کان در سفر است همچو خورشید   از جود تو اے جهان امید
در موج زن است همچو دریا   وز دست تو زیر پای دنیا
در روضۀ فضل نو بهارے   بر بیضۀ عدل شهر یارے
اے عالمی از فنا مسلم   تازه به بقاے تست عالم
ارحام جبال ازو است معمور   گوهر که سلاله ایست از نور
گلگونه شده است نور تابش   مشاطه شده است آفتابش
پرورده به شش هزار سالش   گردون شده دایۀ کمالش
پروردۀ شش هزار سال است   هر گوهر کاتشین مثال است
یعنی که سلاله جلالی   تو گوهر کان لا یزالی
اندر رحم زمین ایمان   از نطفه آفتاب فرمان
در هفت هزار سال پرورد   لطف ازلت بعالم فرد

سلالۀ ارحام جبال: مراد از لعل و یاقوت که امثال آن باشد و ارحام: جمع رحم ای بچه دان. و گلگونه: رنگیست سرخ که عروسان براے آرایش چهره بر رومی مالند. و در فارسی قدیم گلقونه نیز آمده. و پروردۀ شش هزار سال این در صفت جواهر است که اندرون کان بعد از شش هزار سال مرتب می شود. و بعضے گفته اند که این مدت براے لعل و یاقوت است. و الماس و زمرد وغیره کاندرین مدت مرتب نمی شود. و هفت هزار سال مدت زمان آدم علیه السلام است که تا زمان مصنف منقضی شده اند. و تولد جمال الدین که ممدوح است. بعد شش هزار و پانصد سال از زمان آدم علیه السلام و بعد پانصد سال هجرت پیغمبر ما علیه الصلوة و السلام بعمل آمده. چنانچه خود فرموده:

---

۱ ــ یعنی شیطان نیاز که مسلمانان را براه ضلالت و گمراهی می برد بر دست ممدوح مسلمان شده است

تعظیم فزودی اهل دین را این پانصد سال آخرین را
آراست فلک به چون تو سلطان تاج شرف چهار ارکان
حرصی که نه با عطات یار است خوار است چو خاک وخاک خوار است
خاک است دهندۀ زر پاک تو داده چو خاک زادۀ خاک

زادۀ خاک: مراد از زر و سیم و جواهر باشد.

آزی که به نعمت تو پیوست آیا جگرش چه سدها بست
حرصی که بهیدۀ تو بشتافت یارب معده اش چه هیضها یافت
کس نیست طبیب این معانی آن سده و هیضها تو دانی
هم کاسۀ حرص تست عنقا همشیرۀ جود تست دریا
جود تو که دایگان دنیا است تاراج ده یتیم دریا است
اے چون عنقا یتیم پرور تاراج یتیم بحر و گوهر
نه کنیت تست بوالیتامی غارت چه کنی یتیم دریا
صیت کرمت چو کعبه شد فاش با کعبه چه کردی اے کرم پاش
کعبه ز وجود تو چه دیده است از میوۀ جود توچه چیده است
تا خلعت کعبه هم تو سازی اعلام خلیفتے طرازی
در صدر تو از سیاست و باس آینده بخدمت آل عباس
دام است ز زر بی شمارت بر کعبه هزار پیل وارت
گر تو بوی از مکان مکه زرین کنی آستان مکه
کعبه ز تو سد جاودان یافت مکه به بقات ارمگان یافت
کز روم و خزر خراج خواهد از خلخ و هند باج خواهد
قیصر ره روم در نوردد نوبت زن میر مکه گردد
می آید رومی جهان جوی داغ حبشی نهاده بر روی

خزر و خلخ هر دو نام شهر است که دران جا خوبرویان بسیار می شوند، و در بعضے نسخ بجاے خزر لفظ حبش دیده شد- ارمگان: با کاف فارسی مربی و مصلح را گویند- و بمعنی ارمغان نیز آمده یعنی سوغات- و مراد از رومی قیصر است- و داغ حبشی: کنایه از داغ غلامی باشد.

در بیان صعود ستارۀ شعری و تخلص بملک الوزرا صاحب موصل

در طالع کعبه گاه تسییر دیدند منجمان تقدیر
کز جنبش رهروان گردون در بیت حیات ربع مسکون
شعری که بشام باز خوانند روغن گر باغ مصر دانند
در طالع هر که او مکان یافت پیرایۀ ملک جاودان یافت
سادات عرب هم از کمالش کردند پرستش اند سالش
این اختر از آسمان برآید بیت الله ازو منور آید
آن شعری ملک بخش مسعود امروز توئی بعالم جود
ناظر نه شود به هیچ دورے در طالع کعبه چون تو شعرے
تو شعری و موصل آسمان است برهان نزول تو چنان است
کز شام بری بمکه لشکر صحرای عرب کنی معسکر
چتر تو بزیر پر جبریل گیرند هزار میل در میل
نعل فرساں کنی زحل میخ زراد مبارزانت مریخ
ژوپین وارت سماک رامح سیاف کمینه سعد ذابح

تسییر بروں کردن از شهر- و جامۀ مخطط تافتن- و جل از پشت ستور بر کردن- و نیز نام حساب منجمان از روے انتقال کواکب و از اندازۀ بروج و بدریافت مدارج و دقائق- و هریک بر آرندۀ حساب احکام فلکی اند و در طالع کعبه معظمه چنان حساب بر آورند که ستارۀ شعری که منسوب بسمت شام است، در طالع هر کسکه خواهد آمد حاکم مکه و وارث ملک حجاز خواهد شد- و سادات عرب در اطاعت او بسبب کمال او خواهند آمد- و بیت الله از ذات او آباد خواهد شد- مراد ازان ستارۀ شعری- الحال ممدوح است که درین عصر مانند ستارۀ شعری در کعبه طلوع نمود. چنانچه این معنی از ابیات کتاب مفهوم می شود و ادعاے مصنف همین است که مرقوم شد- از رهروان گردون، مراد از ستارگان است- و کعبه را بیت حیات ربع مسکون براے آن گفته که در زائچه تقویم خانۀ اول را بیت حیات گویند- و کعبه نیز بمناسبت آن بیت حیات ربع مسکون است

که ابتدای ربع مسکون از کعبه است - واول خانه که در عالم شده است ، کعبه است باعتبار شرف و بزرگی و در کتاب نجومیه مشهور است که بیت حیات آن برج است که در وقت ولادت طالع مولود بود - و شعری دو ستاره است ، یکے را شامی د دیگرے را یمانی گویند - و شعری شامی را روشن گر باغ مصر گفته که در مصر درختیست مشهور بتابستان ازو روغن می چکد - و بغایت نافع است ، و آن درخت از شعری شامی تربیت می یابد ، و آن درخت بلسان است که درعین الشمس در مصر روئیده است و سوای مصر در دیگر جا پیدا نمی شود - و معسکر : لشکر گاه - و میل : ثلث فرسنگ است - زراد : سلاح خانه - ژوپین : بمعنی سنان دراز که از خشب باشد - سماک رامح و سعد ذابح : هر دو نام منزل است از منازل قمر که صورت رمح دارند ، سیاف : صاحب السیف ، لیکن نسبت ژوپین داری بر سماک رامح است ، وصفت سیافی راجع بسعد ذابح .

قرص خورو راس گشته هم سر ترس زرو اژدها برابر

قرص خور : عبارت از کرۀ آفتاب است که آن صورت سپر دارد - وراس کنایت از راس و ذنب است که آن صورت اژدها دارد - و ترس : بالضم ، سپر و تروس و تراس جمع آن - و درین بیت لف و نشر مرتب واقع شده - حاصل آنکه در دست ممدوح قرص آفتاب بجاے سپر است ، و راس و ذنب که بصورت اژدها اند ، بدان سپر نقش نموده - چه بر سپر اکثر صورت اژدها می نگارند - پس آفتاب و راس و ذنب هر دو بمنزلۀ سپر و نقش اژدها بالاے سپر واقع شده اند .

عدل توسیاستے براند کاعرابی مال مارداند
با عدل تو آن چنان زنددم کز مال نبشته در رمه هم
اعرابی مال دزد محتاج آید بخزانه داری حاج
گویند قبایل از سر حال کاهل الحرب احذروا من المال

اے بسبب عدل تو که بربدکاران سیاست رانده ، اعرابی که دزدان عرب اند ، و راهزنی کرده ، مال و متام حاجیان را

بغارت می بردند از ترس تو مال را چون مار میدانند بلکه از مال نوشته میگریزند - و در قبائل خودنداء " احذروامن المال ،، میکنند .

در بادیه رانی از کرامات بحری ز چهار جوی جنات
از حنظل سازی آب حیوان روضه شگفانی از مغیلان
مصنع (١) سازی ز حوض کوثر مرتع کنی از بهشت انور
کافور کنی سموم دروے طوبی سازی زقوم دروی
میل عرفات سازی از زر ریگش همه دانهای گوهر
سازی پی نزهت روانها در مزدلفه سمن ستانها
از بهر گذار بحر اخضر پل سازی از منا بمشعر
از قوس قزح پلے بسازی پس چارده طاق بر فرازی
آئینه نهی بطاق پل بر برسان منارۀ سکندر
چون چارده مه شود در آفاق مشهور پل چهارده طاق

اے ممدوح لشکر خود را براے گذر کردن از بحر اخضر پل از قوس قزح می سازد و درو چهارده طاق می نماید ، و در هر طاق آئینه مانند آئینه منارۀ سکندر نصب میکند ؛ یعنی این چنین قدرت در دولت میدارد که خارج از مقدور بشر باشد - و این مضمون ادعائی است ، خلاف واقع - و منارۀ سکندر : عبارت ازان است که اسکندر رومی در اسکندریه براے حفاظت شهر و دفع فساد دزدان فرنگ منارۀ اساس نهاده ، برو آئینه از عمل طلسمات بهفت گز قطر بکمال ارتفاع باستصواب بلیناس حکیم برپا نموده و هرگاه که دزدان فرنگ درمیان بحر آمده جهازات را تاراج میکردند عکس آن دزدان در آئینه پیدا می‌شد ، پس آنها یعنی اهل اسکندریه هشیار شده دفع میکردند ، و این معنی بر اهل فرنگ شاق بود - خبر است که در زمان هارون الرشید یا در عهد منصور دوانقی حکیم دغلباز از فرنگ آمده ، هارون را بخزانۀ مدفونه بفریفت و هارون آن مناره را بر شکست - ازان روز این عمل باطل شد - والله اعلم .

---

١ - ابکهر

در بیان اظهار قدرت جمال‌الدین موصلی گوید

گویند جمال معجزه ساخت   از قوس قزح پلی بپرداخت

در اخبار است که جمال‌الدین موصلی بر دریای موصل که آنرا رود موصل می گویند ، پلی ساخته و دوازده طاق بشکل هلال کماندار دران نهاده. بیان احداث آن در ابیات آینده مذکور می‌شود.

بشکوهد (۱) بدر در نطاقش   زین پل که هلالی است طاقش
برعنقا رای برگماری   بر کوه صفا و مروه اش آری
بر کافهٔ مصریان نهی باج   از فرق عزیز بفگنی تاج
حصن هرمان به مکه آری   بیخ بلسان بمکه کاری
آری بزمین مکه مشهور   از هندوستان درخت کافور
بس گنج روان کنی هزینه   آئی تو ز مکه تا مدینه
فرمائی چشمها کشادن   شهرستانها بنا نهادن
از بهر دل تو نوح و هرمس   گردند دروگر و مهندس

هرمان بمکه آوردن و بلسان بمکه کاشتن و درخت کافور از هندوستان بزمین مکه آوردن ، این هرسه از محالات است ، اما از قدرت ممدوح این محال ممکن تواند شد. و هرمان: بتثنیه دو گنبدیست قدیم در مصر ، بسیار استوار که از طوفان حضرت نوح علیه السلام خراب نشدند. پس این عمارت از مصر بمکهٔ معظمه رسیدن محال است و درخت بلسان غیر از مصر در هیچ زمین نمی روید و آن در موضع عین الشمس مصر یک درخت است پس آنرا در مکه کاشتن این هم محال است اما ممدوح اگر تواند از قدرت خود هرمان را در مکه و بلسان و درخت کافور از مصر و هندوستان اندرون مکه آوردن قدرت دارد. و در منتخب اللغات نوشته: بلسان بفتحتین درختیست کوچک مانند درخت حنا و نمی روید الا بموضع عین الشمس مصر ، و اهل طبابت روغن آنرا مفید جمیع امراض داشته اند مانند بان که آن هم درختیست که قد خوبان را بدان تشبیه کنند

---

۱ - بترسد

و از دانه اش روغن گیرند ، بسیار نافع و خوش‌بو است ، و آنرا دهن البان گویند ، و آن هم در حوالی مصر می شود. و بعضی گفته اند که در نیشاپور هم می روید. اما دهن البان و دهن بلسان در خواص باهم نزدیک اند. هزینه: بمعنی نفقه و ذخیره ، و خرچ آمده ، هرمس: بکسرتین نام ادریس علیه السلام. و بعضی بضمتین نیز خوانند و این زبان سریانی است ، ازین جهت آنحضرت را هرمس الهرامسه میگویند. و نیز نام حکیم است که شاگرد اسقلینوس بود. و اسقلینوس شاگرد بلا واسطهٔ ادریس علیه السلام است ، و دروگر نجار را گویند.

گر وقت عمارت سلیمان   بنا بودی سپاه شیطان
از بهر عمارت تو عمدا   صفهای ملک شوند بنا

عمارت سلیمان: مراد از بیت المقدس است که دیوان بموجب حکم آنحضرت علیه السلام عمارت بیت المقدس را تیار میساختند اما برای احداث عمارت تو که خطاب بممدوح است ، صفهای ملائک بنا کنندهٔ آن شوند.

از نار اثیر و آب کوثر   آهک سازند کوه و گردر
از قلهٔ قاف سنگش آرند   پاره ز ستاره بر گذارند
صد بار بر آورند بهتر   صد پاره ز بارهٔ سکندر
حوران بپر طیور جنات   آرند درو قصور جنات
هرچه از طرب و سرور بینی   مقصور دران قصور بینی
چون خانهٔ نحل یک پس یک   نعمت کدها همه مشبک
قصری که بنام تو طرازند   دندانه اش ز آفتاب سازند
در یک دم بی سپاس عصری   سازند ز کوه اساس قصری
خورشید و مه که ره نوردند   خشت زر و خشت سیم کردند
طیان ارم بدو درایند   بر چرخ نبردبان برآیند
از چشمهٔ خور گل آورندش   گاه از ره کهکشان برندش
چون آن که و گل فراهم آید   ناوه فلک المحیط شاید
قصری و چه قصر گنج بر گنج   تو چون شه نحل و شاه شطرنج
بنهاده سریر درمیان‌ا جای   استاده سران کلاه درپای

شهری و چه شهر داد برداد خوانده فلکش محمد آباد

کردر باول مفتوح بثانی زده و دال مفتوح زمین سخت را گویند که در دامن کوه باشد. و در بعضے فرهنگها زمین و پشتهٔ کوه و درهٔ کوه مرقوم است - باره قلعه را گویند . بارهٔ سکندر عبارت از سد سکندر است - و طیور جنات : اشارت بر ملائک و طیان بالفتح گلکاران و معماران و عمارت کنندگان را گویند . و ارم نام بهشتے که شداد ساخته بود ، قصهٔ ساخت او در کتب معتبره مسطور است ناوه : با و او مفتوح ، چوب میان تهی را گویند ، مانند کشتی کوچک و گل کاران بدان گل کشند - و در جهانگیری چنین نوشته است - و فلک المحیط فلک الافلاک را گویند کلاه درپا شدن : عبارت از متواضع شدن است ، سران ، بمعنے سرداران آمده ، سریر در عربی تخت را گویند .

گردون دهم زمینش خوانند بل کشور هشتمیش دانند

حاصل بیت آنکه اهل زمین آن قصر را آسمان دهم میگویند - چه آسمان معه عرش نه فلک اند ، و فلک دهم نیست ، و این قصر را فلک دهم می خوانند - و همچنان کشور هشتمین میدانند . چه کشور هفت است که آنرا اقالیم سبع میگویند ، و این قصر را بجاے کشور هشتم قرار داده اند - و اگر کسے خواهد که آسمان دهم و کشور هشتم ببیند ، این قصر را ملاحظه کند ، که در ذات خود آسمان دهم و کشور هشتم واقع است .

پاکان که درو مقام سازند فخر البلدانش نام سازند
ابلیس چو بیند این مثابت کادم ز تو یافت این نیابت

مثابت باز گشتن گاه ، و منزل ، و دامگاه صیاد . درین جا بمعنی مرتبه آمده .

در سجدهٔ آدم از دل و جان می آید انت خیر گویان

درین جا از آدم مراد ممدوح است - حاصل آنکه هرکس از دل و جان باعتقاد تمام براے سجده بجا آوردن ممدوح در خدمت می

آید و " انت خیر من الناس " میگوید یا آنکه ابلیس در خدمت ممدوح براے سجده آمده " انت خیر " بر زبان میراند .

پس زان سوی قاف بر کند پاے سازد سر بوقبیس را جاے
چون مکنت مکه از تو بینند سقائی مکه برگزینند
پذرفته کند به نیم ساعت آن اند هزار ساله طاعت

بوقبیس : نام کوهیست در مکه معظمه سابق در صدر کتاب نوشته شد مکنت : بالضم ، قدرت و توانگری اند : بالضم مدت را گویند .

آوازه رود ز نسل آدم در چار کنار هر دو عالم
کابلیس ز کفر شد مجرد در عهد جمال دین محمد
اے جان محمد اندر اسلام نا زنده بجان چون تو همنام
نامت بمحمدی وفا کرد خود نام نکو کجا خطا کرد
از سورهٔ معجز و کرامات آموختی آیت مقامات
زان هرچه ز معجزات اوخاست در عین کرامت تو پیدا است
بر دعوت مصطفے به تهذیب برهان آمد " تکلم الذیب "

تهذیب : بمعنی پاک کردن اخلاق حمیده از ذمیمه ، و آراسته کردن ، و زیب و زینت بخشیدن است . و تکلم : بمعنی کلام کردن و ذیب در تازی گرگ را گویند ، و این بیت اشارت بر معجزهٔ رسالت پناه صلعم است ، و آن چنان است که روزی اهبان بن اوس خزاعی درمیان گوسفندان خود بود ، گرگے ناگاه گوسپندے از رمه او در ربود ، و اهبان در عقب روان شد تا گوسپند را ازوے بستاند ، گرگ بسخن در آمد ، با اهبان گفت : تو عجب احمقی که رزق من از دهان من می ربائی . اهبان از کلام گرگ متعجب شد و جواب داد که من احمق نیستم ، تو ظالم هستی که مال مردم را براے نفس خود از ظلم می ربائی گرگ از استماع این سخن بخندید و گفت که اگر تو احمق نیستی ایمان بر محمد مصطفے صلی الله علیه وسلم چرا نیاوردی که او در نخلستان هاے یثرب صاحب دعوت شده شمارا بکتاب خداے تعالیٰ میخواند ، شما ازوے غافلید و من براے رزق مقدر خود سعی میکنم و تو در حصول دین حق سعی نمیکنی

پس انصاف کن که من احمق هستم یا تو احمق هستی اهبان خجل شد و گفت که اگر من پیش وے روم ، گوسپندان مرا کیست که حفاظت کند۔ گرگ گفت : من محافظت می نمایم - پس اهبان گوسپنداں را بوے باز گذاشت ، و خود باهل و عیال در مدینهٔ حضرت رسیده اسلام آورد الحمد لله علے ذلک .

بر معجز قدرت اے قدر دست امروز تکلم الحجر هست

ایں بیت نیز تلمیح است بر معجزهٔ آنحضرت ۔ و آں این است که روزے ابو جهل سنگ پارهٔ چند در مشت خود پنهاں کرده بجناب رسالت گفت که "در دست من چه چیز است ؟ بگوئید" جناب رسالت فرمود که در دست تو چند سنگ ریزه اند ، و بر نبوت من گواهی میدهند ، و آں لعین از دست فرو انداخت ، هر سنگ ریزه "لا اله الا الله محمد الرسول الله" گفته ۔ دریں جا مراد از حجر کعبه است که بر قدر تو یعنی ممدوح گواهی میدهد .

با تاج رسل درخت یکبار آمد بموافقت سوے غار

دریں بیت نیز معجزهٔ آں حضرت بیان میشود ۔ و آں این است که چوں جناب رسالت علیه‌السلام با ابوبکر صدیق رضی الله عنه در غار قرار گرفت ، هماں شب بر در آں غار درختے جست و عنکبوت برو پرده تنید ، و کبوتر وحشی دراں پرده بیضه نهاد - اگرچه ایں معجزه مشهور است ، اما از بیت مصنف معجزهٔ دیگر معلوم میشود ، و آں این ست که روزے جناب رسالت از خوف کفار در غارے متواری شده بودند و دهان غار بغایت باز بود ، و آنجناب مقدس درخت را اشارت فرمودند که برلب غار رسیده حجاب کند ، تا خود بنظر مخالفان نه افتد ۔ و آں درخت از مکان خود پیشتر رسیده سرپوش دهان غار شد - چوں کافراں بعد جست وجوے آنحضرت مایوس شده بر گشتند ، آنحضرت درخت را رخصت کردند ، و درخت ازانجا بر گردیده باز بمکان اصلی خود رسید ، و بیت مصنف از روے الفاظ مساعدت ایں معجزه میکند ۔ فافهم .

هر سو که خیام و خرگه تست طوبی همه سال همره تست

مصنف در شان ممدوح میگوید که اگر درانجا درخت حجاب دهاں غار شد ، اما بر دروازهٔ خرگاه توبے همواره استاده میباشد .

جمعے ز دودست سید الناس سیراب شدند از یکے طاس
کردی همه خلق را بیک دست سیراب عطا دریں نگوں طشت

ایں معجزهٔ آں شفیع المذنبین است - و آں این است که روزے لشکر از غایت حرارت در تشنگی بود ، و آب در بادیه هیچ جا بهم نرسید ، و آں حضرت هر دو دست مبارک در قدحے گذاشت ، دو چشمهٔ آب از هر دو دست جاری گشت ، چنانچه تمام لشکر از مردم و حیوانات ازاں آب سیراب شدند .

و نیز نقل است از ابو هریره رضی الله عنه که من و تمامی اصحاب صفه محعه رسول علیه السلام از گرسنگی بے تاب بودند ، شخصے پیالهٔ شیر نذر گذرانید ۔ و آں جناب مقدس ازاں کاسه شیر من در من بر آوردند ، چنانچه تمام اصحاب صفه خوردند و بس کردند و بعد آں حضرت بمن خورانیدند من هم سیر شدم ، بعد خود بدولت نیز بیا شامیدند ۔ و کاسه از شیر نخستین همچناں لبریز بود ۔ و تو از یکدست انعام همه خلق را سیراب از آب نعمت ساختی و افلاس را دور کرده غنی نمودی ایں معجزهٔ تست .

هنگام جحود چند گمراه بشگافت بنان مصطفے ماه
قهر تو بر آسماں گذر یافت از هیبتش آفتاب بشگافت

جحود از جحد است ، بمعنی انکار دانسته کردن است ۔ و گمراه : مراد از کفار است ، یا مشرکان و ایں بیت نیز مشعر بر معجزه است ، و آں این ست که مشرکان پیش رسول صلی الله علیه وسلم گفتند که اگر تو دریں دعوی صادق هستی ماه را دو نیمه کن ۔ دراں وقت شب چهاردهم بود ، و آں حضرت بعون پروردگار از سبابهٔ خود بر ماه اشارت کردند ، ماه بزور آں سبابه دو نیمه شد ۔ یک نیمه بر کوه ابوقبیس و نیمه دیگر بر کوه دیگر افتاد و مسافران طرق و شوارع اطراف در وادی نیز معاینه کردند

و نجاشی پادشاه حبش در شهر برای العین ملاحظه نمود . پس درین جا که بما نحن فیه ربط این است که : اے جان محمد یعنی اے ممدوح تو هم همنام محمد هستی ' و انچه و آنجناب از قوت نبوت معجزات مذکوره را در عالم ظاهر کرد و تو نیز به آنجناب از زور کرامات این واقعات را ظاهر کردن می توانی . تراهم حق تعالیٰ این قدرت داده است . چنانچه مصنف خود میفرماید :

زان هر چه ز معجزات او خواست در عین کرامت تو پیدا است
کیوان شرفا سماک قدرا رضوان کنفا بهشت صدرا
در وصف تو ز انچه وهم راند است گفتار نماند و مدح ماند است
زانسوی ثنای تو سخن نیست جائیست که جای دم زدن نیست
اندیشه درین ثنا است گمراه زین بیش ثنا بود نه و الله
تا گفته دعا فرو گذارم در خاتمت کتابش آرم

در مدح شیخ الشیوخ اسلام ضیاءالدین عمر نسائی گوید

خاطر کنم آتشین حدیقه از مدحت سید الطریقه

آتشین حدیقه ' باعتبار گلهاے سرخ رنگ که باغ در فصل بهار باعتبار گلهاے رنگا رنگ خط آتشین نماید . و سید الطریقه ' خطاب ممدوح است . چنانچه حضرت جنید را سید الطائفه میگویند . حاصل آنکه خاطر خود را که از ملال و حزن دنیاوی ویران ' چون باغ در خزان است ' الحال از مدح ضیاءالدین عمر نسائی مانند گلستان سراپا بهار گردانم ' و محل گلهاے رنگین از ثناء او میسازم .

نوری که سواد آسمان راست از ظل ضیاء دین عمر خاست
در نور هدی مصور ستی هم شیخ شیوخ عمر ستی
آن پیکر صدق و جان تحقیق آن گوهر عشق و کان توفیق
خوان کرم و خزانهٔ بر (۱) خاص حرم و خلاصه سر
پاشندهٔ گنج فقر عمر صد گنج روان بدلقش اندر

۱ - نیکی -

جز اشک نه شسته کرد دلقش جز پست (۱) نه جسته نای حلقش (۲)
آن دلق گران بران سبک روح بر آب خضر سفینه نوح
آن دلق کبودش آسمان است او مه دل و آفتاب جان است
ماهی است دلش رونده لیکن از نقص خسوف و کلفه ایمن
اسلام گرفت روشنائی از سایهٔ عمر نسائی
مخدوم خواص روزگار اوست سلطان مشایخ کبار اوست
شبلی قدم و جنید قال است سفیان سخن و فضیل حال است
تسکین ده درد بویزید اوست تلقین ده علم بوسعید اوست
موصل ببقاے آن نکو نام فرمان ده خاوران و بسطام

شبلی و جنید هر دو از اولیا اند ' اما شبلی مرید و داماد حضرت جنید است . سفیان مراد از سفیان ثوری . و فضیل بن عیاض نام ولی است . و بو یزید نام قطب است که بسطام مولد اوست . و بسطام و خاوران هر دو نام شهر است . اما خاوران وطن ابو سعید ابو الخیر است و بسطام مولد ابو یزید . بو سعید مراد از حضرت ابو سعید ابو الخیر است .

از خوف و رجا دلش جهانیست از میغ و خور اندرو نشانیست

اے دل ممدوح از خوف الهی و امید شفاعت نبوی که ایمان درمیان این هر دو واقع است ' حکم جهان دارد ' یعنی ازین هر دو چیز معمور و لبریز است . و از میغ ' یعنی از گریه و از خور ' یعنی از خنده نشانے دارد درین بیت لف و نشر مرتب است . اے از خوف چون میغ گریه میکند ' واز رجا چون آفتاب خنده دارد .

هم خنده و هم سر شک بارد گوئی بشکال (۳) هند دارد
جیبش بره قوافل غیب بیام و رصد شده زهی جیب (۴)

۱ - آرد غله بریان که آن را به هندی ستو نامند - ۲ - ای ضیاءالدین همواره در گریه مشغول می‌بود و دلق خود را از آب اشک خود می شوئید و بجز آرد غله بریان در حلقومش نمی رود - ۳ - مخفف برشگال بمعنی برسات ۴ - یعنی جیب او در راه اسرار غیبی بمثابه بیام و رصد است که رصدگاه تجلیات الهی و فراگیرندهٔ فیوضات نامتناهی است و جائی هست که ازانجا اسرار غیب معلوم گردد -

در سینه اش از جواهر سر   بحراست صدف زهی جواهر
از آتش دل گذارش افتاد   بگداخت بدیده موج بر داد
درگه گهش اشک چشم پیدا است   ان جوهر سینهٔ مصفا است
سجاده ز عالم فسرده   در صومعهٔ مسیح برده
افگنده هزار سفره از نور   پیش فقرای بیت معمور
کعبه است و حرم همه درون سوش   مروه است و صفا سردو زانوش
شیخ حرم و مرید کعبه   اعلی الله المجید کعبه

بیام: بمعنی فروشنده و خرید کننده نیز آمده - رصد: درین جا مراد مکان باج گیر کاروان است - سجاده - مصلاء نماز - عالم فسرده: مراد از دنیا باشد صومعه: عبارت از حجره است - و فقرای بیت معمور: مراد از فرشتگان است - و بجای فقرا در بعضی نسخ نقبا هم آمده .

آن نقش الف که نقش او بود   در حرف دوم زنامش افزود

حاصل بیت آنکه ضیاءالدین عمر در اصل نام ممدوح است، چون الف در عمر زیاده کردند ، عامرشد ، و حرف دویم مراد از عمر است ، زیرا که ضیاءالدین حرف اول است - و بسبب زیادتی الف عمر عامرشد ، وایں معنی از بیت آینده مستفاد میگردد .

در حلقه دیں بده عمر نام   پس عامر کعبه گشت مادام

مقصود ازیں اینست که ممدوح از متعلقان جمال‌الدین موصلی است، واو ایں را خدمت شریفۂ کعبه فرموده بر کعبه منوره موکل ساخت - دریں صورت اول که عمر بود بعده عامر کعبةالله لقب یافت - و عامر بمعنی معمور کننده .

در گوشش گفته پیک درگاه   کای عامر کعبه عمرک الله
چون ابر بر آمده ز موصل   از بحر سخای صدر مفضل
بر سنگ حرم گهر فشانده   بر خاک مدینه زر فشانده
چون روز فرو شده مجرد   در روزن مرقد محمّد
دیده ملکان رقیب و بیدار   بر دامن خوابگاه مختار

مختار شنیده بانگ نایش   از خواب در آمده برایش
گستاخ گرفته در برش تنگ   او کرده بدست پوشش آهنگ
از حضرتش آب خضر خورده   و زدستش خرقه تازه کرده
دانست که در حریم رحمان   خیر البشر است حی و یقظان

صدر مفضل : مراد از جمال‌الدین موصلی است . حی‌یقظان نام بادشاهے است کے بے پدر تولد شده صاحب کشف و ولایت بود . ذکر او در تواریخ مذکور است، و تاریخ حی‌یقظان علحده نیز بنظر آمده ، و بمعنی زنده و بیدار است .

پس رفته‌چو مشتری سوے قوس   از روضهٔ مصطفے بفردوس

ایں بیت محتمل بر دو معنی است . اول آنکه چون ضیاءالدین عمر نساٸی در حرمین الشریفین بود ، در آخر عمر در مدینهٔ منوره آمده مدفون شد . چون مدینه منوره محل روضهٔ رسول علیه السلام است ، دران جا مدفون شدن گویا در حقیقت بفردوس رسیدن است . چه هر کسکه دراں جا مدفون شد ، به بهشت بریں میرسید . و معنی دیگر آنکه فردوس جاٸے است که مابین حجره و منبر آنحضرت واقع است ، و جناب رسالت آں زمین مابین را حکم جنت کرده اند . و ضیاءالدین دراں جا مدفون است . ازیں جهت گفته که از روضهٔ مصطفے بفردوس رسیده .

ز ادریس مدرسی شنوده   در حال معید درس بوده

معید درس اے تکرار دهندهٔ درس که مراد ازاں خلیفهٔ مکتب باشد .

ز ادریس گرفته وقت رجعت   حرزی ز پی کمال رفعت
آورده به تحفه نزد صاحب   صدر الوزراء ابوالمناقب
پیرے که ملک سزد مریدش   احرار همه جهان عبیدش
رستی (۱) ده جان عاشقاں اوست   نزل افگن خوان صادقاں اوست
خاقانی هست زله خوارش   از زلهٔ خوان صبحگاهش

۱ - بروزن سستی رزق و روزی و نان و حلوا و ماحضر و خوردنی اندک

مشتاق لقای اوست جانش   یارب بلقای او رسانش
دانم که چو دانند این نفس چیست   اندیشه کنند که قائلش کیست
گویند ترا است عاشق چست   زنده نفسے که کشتۀ تست
آزاده ولی است بندگی کوش   صوفی صفتی است ششتری پوش
رومی سلب (۱) است لیک محرم   زنگی طرب است لیک پر غم

در مؤید الفضلا دستی ، باول مضموم و ثانی زده ، نان و حلوا آمده و در بعضے فرهنگ ها ، بمعنی ماحضری مرقوم است - و این ابیات نیز در مدح ضیاءالدین عمر نسائی واقع است - ششتری: نام پارچه ایست مکلف .

فی التصوف

معنی طلب از لباس بگذر   دیباپوشی ز کعبه خوشتر

حاصل بیت آنکه معنی را طلب کن ، و از لباس تکلف ظاهری دور شو ، زیرا که مردیے معنی را لباس ظاهری بتکلیف زیبانیست ، و کعبه در ذات خود کمال دارد ، دیباپوشی او را می زیبد - چنانچه گفته اند .

کفر گیرد کامل ملت شود   هرچه گیرد علتے علت شود

کاں پیراں کاسماں سروشند   خرقه ز درون نفس پوشند (۲)
هر چند بنفشه صوفی آساست   آں معنی صوفیا نه گل (۳) راست
گردون کبود جامه را بین   ضحاک مزاج اژدها کین
خورشید نسیج پوش بنگر   جمشید سخا و عدل پرور
چه نقص کراسه را که بر حرف   پیرایه کنند زرد شنگرف
چه زیاں که بود عروس قرآں   در حجلۀ زرد و سرخ پنهاں
در قرانی که حق گذارد   پنج آیت زر خلل نیارد
برهر که غرور چیره گردد   زیں نطق طیور طیره گردد

---

۱ - ام سرخ لباس دارد   ۲ - ام آن مرشدانی که آسماں سروش اند و از الهامات غیبی سرفراز اند لباس درویش و فقر درون نفس می پوشند ۳ - ام هرچند که بنفشه صوفی نهاد است اما در حقیقت معنی صوفیانه گل را حاصل است

چیره : بمعنی غالب و نطق گویائی کردن - و طیور جمع طیر بمعنی جانوران پرنده - طیره : بطاے حطی ، مکدر و خشمناک آمده - حاصل بیت آنکه اشعار خاقانی مانند نطق طیور خوش لهجه و دلپذیر است ، اگر بر مدعی که غرور برو غالب شده باشد ، و از راه تعسر و غباوت ادراک معنی آں کردن نه تواند البته مکدر و خشمناک گردد و از خجالت در غصه آید نسیج و منسوج هر دو نوعے از جامه زربفت است - و کراسه در زبان انجیل قرآن مجید را گویند .

اے منکر جان معنی اندیش   گز صورت جامه نگذری پیش
کی دانی کین سخن چه گفته است   خاقانی ازیں سخن چه جسته است
تو خال عروس ایں معانی   الا نقط مگس ندانی
اے گشته چو آهن آتشیں جاں   پس درخشنی شده چو سوهان
خامی کنی ارشوی خشن دار   تا زخم نخوردۀ خشن دار
یک زخم بخور تمام مخروش   پس جامۀ زخم خورده می پوش
افگندۀ چار میخ آزے   پس دلق هزار میخ سازے
یک میخ هوا ز سینه برکن   پس لاف هزار میخ برزن
تامیخ هوات سخت پیچ است   درع خرد تو سست میخ است
زیں درع که حجتی است مشهود   یک میخ و هزار درع داؤد

دلق هزار میخ : مراد از جبۀ فقر است که پشمیں باشد - و خشن دار است و در آستین و گریباں و در رهائی دامن اکثر از میخ آهنی مستحکم می سازند و درع داؤد معروف است .

فی معارف الصوفیه

صوفی طلبی برون ز رنگ است   رنگ از خم ایں جهان تنگ است

حاصل بیت آنکه صوفی شدن از رنگ تقلیدات بیروں شدن است ، هرکه صفت صوفی گرفت ، او خود را از علائق دنیا مجرد ساخت ، زیرا که عوائق نفسانی و الفت گرفتن بآں علائق بمنزلۀ رنگ است ، و آں رنگ از خم ایں جهان که عبارت از دنیا است ، خوش گرفته - و هرکه دامن همت را بایں آلوده نکرد و جامۀ ذات خود را برنگ " صبغة الله و من احسن من الله صبغة " رنگین ساخت ؛

او صوفی است ' والا مزور است ' اے مکار و بے رنگی ' اصل رنگ صوفیان است که از رنگ خم فنافی‌الله برخواست .

صافی زخمی گرفته در دست   کین رنگ صفا است گیرم ار هست
رنگی که نهاد صوفیان راست   از خمکدهاے آن جهان خاست
این رنگ ز فقر بے نشان است   بے رنگی رنگ صوفیان است
فقرت ندهند تا بیکدم   ندهی سه طلاق هر دو عالم

سه طلاق : مراد از طلاق باین است .

این عالم اگرچه منزل تست   دهلیز سراچۀ دل تست
در مصر ترا نعیم الوان   تو بسته قحط سال کنعان
در کنعان زان توقف تست   کین جاه تو چاه یوسف تست
زین گرگ کهن جهان غدار   این یوسف تازه رانگه دار
صوفی که صفا است گوهرش را   چه کفش و چه تاج زر سرش را
بل تاج بپاے مالد از ناز   سرمالش کفش را دهد باز
اکنون تو ز سرشناس نے پاے   نه کفش خردنه تاج فرمائے
گر تاج دهی غرور دانند   ور کفش خری فریب خوانند
چون تاج فراز فرق منشین   چون کفش صف نعال مگزین
نه پاے گزین نه سرنشین باش   گه گه چو کمر میان گزین باش
چون از تویکی هزار ناید   پس اول و آخرت چه باید
آدم نه کز ابتدا در آئی   احمد نه کز انتها سرائی
دانی که نه بیذق و نه شه باش   نه باز پس و نه پیشگه باش
شه نی که ز سروری زنی دم   بیذق نه که پیش او شوی هم
شه وقت عری شکار باشد   بیذق همه وقت خوار باشد

این بیت در تنبیه ناقصان و شرف کاملان واقع شد . چه عری مهره ایست در بازی شطرنج که درمیان شاه و مهرۀ دیگر که بشاه نزدیک باشد ' سکونت دارد - و دران وقت شاه عاجز است از خانه بخانه دیگر حرکت کردن نمی تواند و مانند شکار گرفتار - و بیذق : پیادۀ شطرنج را گویند که آن همه وقت خوار است و از هرمهره لت می خورد حاصل بیت آنکه کامل گاه گاه بسبب امتحان حق مورد عتاب میشود ؛ و چون آن عتاب از میان بر خیزد ' و در قرب

او نقصان نباشد . چنانچه حضرت آدم علیه‌السلام که در عتاب بودند ' بسبب توبه آن جناب مرتفع شد و در تقرب او خللے راه نیافت و ابلیس که ناقص است ' حکم بیذق دارد تا دامن قیامت در لعن گرفتار است و دوام بر پیشانی خود داغ " علیک لعنتی الی یوم الدین " میکشد .

هم بیذق باش زخم خواره   پیش شه خویش پیشکاره
طوق شرف از کجا ببوسی   تا دست قفا زنان نبوسی
صوفی که بذات او رسد نور   چندان ز صفات خود شود دور
کو مانند خشک جان و ساده   در عرض قفای سر نهاده
تا هرکه قفاش پیشتر زد   بر دستش بوسه بیشتر زد
هر شمشیری کزو سر انداخت   مفتاح نجات نام او ساخت
و انکس که ز سر کلاه بردش   بخشندۀ تاج زر شمردش
چون در تو ازین صفت صفانیست   لا فی تو که صوفیم روا نیست
چون بحر کبود رنگ بودن   و انگه ز نهان نهنگ بودن
چون تیغ کبود پوشی آن راست   کز رخ گهر درونش پیدا است
سر فقراے آن جهانی   آن به که ز شیخ باز دانی
در مجلس شیخ جان بر افروز   در مکتب شیخ دین در آموز
کان علم کزو ملک بر افروخت   از شیخ شیوخ عمر آموخت
دین گنج بقا است این دقیقه   از شیخ شنو علی الحقیقه
کین حلقه قد صفات او راست   این واسطه عقد ذات او راست
عقل از پی وصف او سخن گشت   و صفش مدد ضمیر من گشت

خشک جان : درین جا بمعنی پخته و خالص است و ناقص را نیز گویند . و واسطة العقد : امام تسبیح است ' مراد از سردار و پیشواے قوم آمده .

در مدح ملک العلما رضی‌الدین خزاعی گوید

عکسی است همه ضمیر داعی   از فکر رضی دین خزاعی

داعی : مراد از خاقانی . خزاعی : اے باشندۀ خزاعه که آن قبیله ایست از بنی ازد که از قوم خود جدا شده ' بمکه اقامت

گردند - و وجه تسمیه از برای آن است که خزاعه در لغت پارهٔ از چیزے بریده و جدا شده را گویند هرگاه که آن قبیله از قوم خود بریده شده در مکه رسیدند ، برای این نام آن قبیله خزاعه افتاد - و ممدوح نیز ازاں قبیله است - و فکر دریں جا مراد از مدح باشد ، زیرا که مدح سخن است ، و سخن بلا فکر حاصل نمی شود - حاصل بیت آنکه ضمیر من داعی از مدح رضی‌الدین خزاعی منور است .

برهان الحق وحید عالم   بل حاق و محقق و محق هم
ختم الفضلاء بعلم اول   بل افضل و مفضل و مفضل
فهرست مکارم از دل و دم   بل اکرم و مکرم و مکرم
ساحر گه نطق لیک صادق   ساحرچه که موسی حقایق
ثعبان قلم کلیم قالت   عیسی نفس و خلیل حالت
از سحر حرام شسته گیهاں   آں سحر حلال زای ثعبان
رسته مه دی بهار دلکش   زاں آب حیات بخش آتش

وحید : یگانه و تنها و مجرد را گویند - حاق بتشدید قاف ، وسط یعنی میان چیزے و بمعنی راست کننده نیز آمده و اطلاق این کلمه بر مردم راست گفتار و درست کردار است محقق و محق در معنی هر دو مقابل مبطل است - افضل باسم تفضیل و مفضل باسم فاعل و مفضل باسم مفعول ، هرسه بمعنے بزرگے و بزرگی دهنده و بزرگی داده شده - ثعبان : اژدها را گویند و دریں جا مراد از نفس ممدوح است یا قلم ممدوح .

استاد ده و دو علم خوانش   خورشید ده و دو برج دانش

یعنی رضی‌الدین جامع دوازده علم است - این دوازده علم بمنزلهٔ دوازده برج است ، و ممدوح دراں بروج مانند آفتاب است - و تفصیل دوازده این است : اول علم تجوید - دیگر علم تفسیر - سیوم علم حدیث چهارم علم فقه - پنجم علم معانی - ششم علم شعر - هفتم علم صرف - هشتم علم نحو ، نهم علم منطق ، دهم علم رمل ، یازدهم علم نجوم ، دوازدهم علم

ادب - و علم بیان را داخل تفسیر کرده اند - و علم کلام را داخل علم فقه - و بعضے در منطق داخل نموده اند ، لهذا آنرا داخل حساب نکرد ،

چین است بنقش خامه اش اندر   هند است بنقش نامه اش اندر
مار فلکی است خامهٔ او   گنج ملکی است نامهٔ او
من هندوی چین خامهٔ او   سقلابی هند نامهٔ او
آنجاے که سحر هند باشد   سقلابی را زیاں نباشد
دانست که مدت فراقش   شیدا کندم ز اشتیاقش

مار فلکی : عبارت از تنین است ، و آں منزلیست از منازل قمر نزد بعضے ، و نه نزدیک اکثر - و هندو : اے غلام - و چین خامه : اے قلم منقش - و سقلابی : غلام ترکی ، و هند نامه : مراد از کتابت - یعنی من غلام نقش خامهٔ او و غلام ترکی کتابت او هستم .

کرد از پے امن این دل ریش   حرزم ز چهار نامهٔ خویش
هم بر دارم ز قدر خامه اش   با چار کتاب چار نامه اش

مراد ازیں هر دو بیت آن است که ممدوح خاقانی را چهار کتاب مشتمل بر اشتیاق نوشته ، و خاقانی میفرماید که اگر من ازاں چار نامه چار کتاب تصنیف کنم سزاوار است ، زیرا که هر نامهٔ او که مشعر بر نکات غریبه و اسرار دقیقه است ، اگر شرح دهم بمنزلهٔ یک یک کتاب خواهد بود .

فرض است مدیح او بدیں راه   ورنه من و مدح حاش لله
طوبی نفحات قطر خامه اش   جنت صفحات سطر نامه اش
عیدم ز جمال قالت اوست   افطار بذکر حالت اوست
گرچه بسخن گهر فروشد   دانم که چو این سخن نیوشد
داند که دریں صناعت امروز   کس نیست چو من زمانه افروز
در نوبت من هر آنکه هستند   دزداں سخن بریده دستند

در ترجیح و تفضیل خود می گوید

در روی زمیں نظیر من نیست   کس را بجهاں چنین سخن نیست
زیں پس همه از سخن سخن پرس   اسرار سخنوری زمن پرس

یک ذره بدم زمایهٔ عقل   خورشید شدم بسایهٔ عقل
خورشید سخن منم جهاندار   وین شاعرگان همه قمروار
مه بے خور اگرچه نور باشد   در حضرت خورنفور باشد
بے من همه گر قمر نمایند   هیچ اند همه چو نزدم آیند
از من بسه مرتبه فرودند   سرمایهٔ خود زمن ربودند

اے من خورشید آسمان سخن هستم ، و دیگر شاعران چون قمراند ، و باعتبار فضل و کمال من بسه مرتبه فروتر هستند - چه فلک قمر باعتبار شمس بسه مرتبه فروتر است - از براے آنکه شمس بر آسمان چهارم است ، و قمر بر فلک اول - پس اول باعتبار چهارم بسه درجه فروتر افتاده - نفور بمعنی گل آمده ، و در عربی آنرا طین خوانند .

در بیان نسبت از طرف جد که نساج بود ، مشتمل بر مفاخرت

جولاهه نژادم از سوی جد   در صنعت من کمال ابجد

اے من از نسبت جد جولاهه نژادم - یعنی جد من کسب نساجی داشت ، و پارچه باف بود ، اما در صنعت من اے در فضل و بلاغت من کمالی که مرتبهٔ انتهاے فضل است ، حکم ابجد دارد ، چه این مرتبه ابتداے مبتدیان است ، یعنی کمالی بذات خود که منتهی است ، پیش فضیلت من بمثابهٔ مبتدی است - یا آنکه در لفظ ابجد واو عطف محذوف است - اے اب وجد ، یعنی پدر و جد که این هردو باعتبار کمال من پست اند ، و من بران هردو مفاخرت دارم ، چه خلف با کمال در خانه ابا مفاخرت برآبا دارد ، و درین جا معنی اول ملیح و مربوط است ، و ثانی تکلیف دارد .

شاگرد ازل بکلبهٔ من   ماشوره کن است و ریسمان تن
هر شب که شود بهر کنارے   اطراف فلک چو پنبه زارے
زان پنبه کنند ریسمانم   آرند بکارگاه جانم
می بافم تار و پود معنی   از بهر و طای خضر و موسی

بافم پی روح وقت کوشش   دستار سر و ردای دوشش
زان جامه که بافم از سر دین   بطرازمش از طراز یاسین
دوزند مسافران افلاک   دراعه چست و دلق چالاک
از آتش فکر و آب خاطر   بافم همه شب شعار فاخر
شاید که بمعجزات لافم   کز آتش و آب جامه بافم
چادر سزد این شعار موزون   بر فرق سه خواهران گردون
چون بنشینم بخورده کاری   در کارگه بزرگواری
دستارچهٔ ملک طرازم   رگ بند مسیح پاک سازم
گر کرم سخن تند من آنم   حاشا که به عنکبوت مانم
چون کرم قزم تنندهٔ تار   می بافم عنکبوت کردار

فلک را پنبه زار باعتبار ستارگان گفته - ماشوره : چوبے است میان خالی که جولاهان ریسمان را درو می پیچند - و شاگرد ازل : مراد از عقل اول است ، از عقول عشر - یا جبرئیل علیه‌السلام وطا بالکسر بمد همزه ، جامه که بر هودج وغیر آن بیندازند ، ویا جاے بگسترند - و درین جا مراد از ردا باشد - و چادر مرادف اوست - یاسین : مراد از جناب رسالت صلعم - و مسافران افلاک : مراد از اولیاء الله که سیر افلاک دارند - یا مراد از فرشتگان است ، دراعه جامه ایست کوتاه دامن و بعضے جامهٔ صوف را نیز گفته اند - و شعار مقابل وثار است ، و آن جامهٔ بالا و این جامهٔ زیرین است که بس کم قیمت باشد - و سه خواهران گردون : مراد از بنات النعش است - و ازین بیت معلوم شد که بنات النعش سه ستاره اند - خورده کاری : باریک کاری ، و نازک کاری باشد - و دستارچه : رومال را گویند - و رگ بند : آن دوائیست که جراحان در هنگام خون کشادن بر بازوے شخص می بندند - و قز بازاء فارسی کرم ابریشم .

امانه چو عنکبوت خون خور   کز کرم قزم حلال خور تر

اے من چون عنکبوت خونخواری حرام خور نیستم ، چه عنکبوت مگس را می خورد که آن حرام است و خوردن خون هم

حرام است ، بلکه مانند کرم ابریشم حلال خور هستم که مراد ازان برگ شهتوت باشد که آن حلال است چه کرم ابریشم را برگ شهتوت میخورانند ، ازان ابریشم بر می آید ، و آن لباس شاهدان است ، و پوشش عریانی تمام عالم و خلاف تار عنکبوت که ازان هیچ کس را فائده نیست ، اگرچه هر دو لعاب اند .

کان جامه که عنکبوت بافد   از یک سرخار بر شگافد
کرم ارچه غذاے زاهدان یافت   بینی که شعار شاهدان یافت
من کرم قزم نه عنکبوتم   زان روی نهان و پاک قوتم
آنکس که چنانش چشم و ابرو است   گر پرده نشین بود حق اوست
کرم ابرو چشم دلبران داشت   روی از پس پرده زان نهان داشت
امروز منم طراز اشراف   خاقانی مبدع سخن باف
حکمت بافی بگوشه خورسند   از صحبت گوشهٔ گشته چند

مراد اینکه خاقانی میفرماید که اگرچه من به نسبت جد خود نساج ام ، و کسب بافیدن پارچه ارث من است ، اما پارچه باف نیستم بلکه حکمت باف هستم و در حجرهٔ خود بخورسندی نشسته ام و سخنهاے حکمت انگیز و کلام ندرت آمیز میگویم . و مصرع ثانی محتمل بردو معنی است : یا آنکه از صحبت گوشه بر گشته گوشه گرفته ام ، یعنی از صحبت مردمان که گوشهٔ قناعت ترک داده کوچه گردانی میکنند ، متنفر هستم و کناره گرفتم . یا آنکه از فیض صحبت گوشه گیران که عبارت از بزرگان حجره نشین است ، مستفیض میباشم .

جولاهه خردان بزی ز اخلاص   قالی بافان حضرت خاص

درین بیت در مصرع ثانی خبر محذوف است که آن لفظ هستم باشد ، یعنی از صحبت جولاهه خردان اے احمقان که از اخلاص الهٰی دوراند و قالی بافان : یعنی مدح گویان حضرت سلطان هستند ، بیزار هستم . احمق را جولاهه خرد گفت از براے آنکه خرد جولاهه نقصان دارد ، حاصل بیت آنکه من از صحبت احمقان که محبت الهٰی ندارند و از معاد خود غافل هستند و عمر خود را در مدح پادشاهان صرف کرده اند ، احتراز دارم و ازایشان نیستم .

در بیان نسبت از طرف پدر خود که نجار بود گوید

وز سوے پدر دروگرم دان   استاد سخن تراش دوران

ای از طرف پدر دروگرهستم ، یعنی نجار و نام پدر من ابو علی نجار است ، اما از قابلیت خود استاد سخن شده ام ، و در عراقین شاعر یکتا گشته ام ، " یخرج الحی من المیت " همین معنی دارد .

در مشقب نطق بر نشانه   از قوس قزح کنم کمانه
چون وهم بچرخ بر گمارم   چون گوی بخرطش اندر آرم
از تیشهٔ طبع پیشکارم   صد طائفه پیشکار دارم
رندی که زرنده ام بر آید   بر عارض حور جعد شاید
چوبم همه از درخت موسی است   تخته همه شاخهای طوبی است
زان چوب دوات عقل سازم   زان تخته سریر جان طرازم

مشقب و قیل منقب آلهٔ آهنی است که ازو چیزیرا سوراخ کنند ، و بهندی برمه گویند . کمانه : بمعنی کمانچه . خرط : تراشیدن چوب وغیر آن . و اسم فاعل آن خراط است ، پیشکار خدمت گار و شاگرد را گویند . رنده : آلهٔ آهنین است . دهانش مثل دهان تیشه که ازو تسویهٔ چوب میکنند . و رندبدون ها : تراشهٔ چوب که از رنده برآید . وآن را بجعد تشبیه داد که پیچ و خم دارد . و درخت موسٰی : مراد ازان درخت است که در وادی ایمن تجلی حق تعالٰی بر موسٰی علیه السلام برآن درخت شد . و خلعت نبوت بهمان پوشید و براے ابلاغ احکام بر فرعون از همان جا روانه شد .

گوهرمس یاکجا عدیلش   تا سازم ربع و تخت و میلش

هرمس نام ادریس پیغمبر علیه السلام است . عدیل : مثل و مانند را گویند ، و ضمیر شین راجع بهرمس . و ربع : مراد از تختهٔ منجمان است که آنرا تختهٔ اصطرلاب میگویند . و میل ، یکسر میم قلمے است که منجمان ازو بر تخته خطوط میکشند .

حاصل بیت آنکه مصنف میفرماید اگرچه پدر من دروگر است ، و تختهٔ چوبینه را صاف میکند ، اما من هم مانند ادریس علیه السلام تختهٔ نجوم را که عبارت از تختهٔ اصطرلاب است ، صاف میکنم و هر خط میل من مثل اصطرلاب خبر از راز فلکیات میدهد . هرمس کجایا عدیل او کجاتا این تختهٔ حکمت را که من ترا شیده ام ، بنظر او گذرانم .

کو نوح که سازهاش بخشم   تا مسطر و گونیاش بخشم
تا کلبهٔ من درین مکان است   شروان همه سال خیردان است
ختم است برغم چندناشی   بر خاقانی سخن تراشی

نوح علیه السلام را برای آن یاد کرد که اسباب نجاری برای ساخت کشتی فراهم آورده بودند و کشتی را از دست خود تراشیدند و تیار کردند . و گونیا بکاف فارسی ساز درود گران است که در هندی ساژهندی گویند . و چند ناشی مراد از چند مبتدی و ناقص که نو پیدا باشد .

در بیان نسبت مادر خود که طباخ بود گوید

هستم ز پئے غذای جانور   طباخ نسب ز سوی مادر

خاقانی میفرماید که مادر من کسب طباخی میکرد ، و من هم از نسبت مادر خود طباخ نسب هستم . اما طبخ من ورای طبخ مادر است که او برای تازگی و فربهی اجساد غذاها می پخت و من برای قوت و نزهت جانور یعنی عالم ارواح غذا میپزم . چه که سخن لطیف بمنزلهٔ غذا است که جانها ازان تازگی میگیرند . چنانچه شاعر گفته است .

سخن باشد غذای جان عالم   چو حلوای تر جان بخش آدم

گنجینهٔ حکمت است جایم   زان بر سر صدر کس نیایم
چون نحل چرا بوم برون دوست   چون نعمت مطبخ اندرون سواست
نه کلچهٔ من نشسته بینی   نه کاسهٔ من شکسته بینی
شوید مهمان مطبخ من   دستی به عسل یکی بروغن

بوم بمعنی شوم و نعمت اندرون مراد از سخنهای رنگین است که دلها ازو تقویت گیرند .

در دیگ دماغ زاتش حس   خوردی پزم از پے مجالس

حاصل بیت آنکه من دردیگ دماغ خود از آتش حس که آن قوت متخیله باشد ، خوردی می پزم ، ای غذا تیار میکنم - تا از برای اهل مجلس که عبارت از سخنوران کامل و نکته سنجان دریا دل است ، بکار آید ،

خورشید بدان کند تگ و پوے   کز مطبخ من بدو رسد بوے
دودی که ز مطبخم بر آید   زو مغز فلک معنبر آید
مریم صفتان که روح زایند   روزه پاباے (۱) من کشایند

ای کسانیکه مریم صفت اند و سخنان عجائب و نکات غرائب چون عیسیٰ علیه السلام می زایند ، آنها امساک خود را از شوربای سخن من می کشایند -

از هجوو مدیح من بیک جا   آید صحنات و صحن حلوا

ای از هجو من صحنات و از مدح من حلوا در یک جا پیدا می شد . درین بیت لف و نشر مرتب واقع است . چه صحناء و صحنات هر دو نام طعامی است که از آب ماهی می پزند ، و آن بدبو و بدمزه باشد . و صاحب لغات گفته : " هی طعام یتخذ من السمک الصغار و قبیح فی الذایقة " . و درین جا آن را نسبت بهجو کرده ، زیراکه هجو نیز کلامیست نا مطبوع و مکروه است مانند صحنات . و مدح را بصحن حلوا منسوب ساخت ، از برای آنکه حلوا لطیف است و مرغوب طبع همه کس . و مدح : کلامیست خوشگوار و پسند خاطر خواص و عام و ملیح است در ذات خود . و شاعر جامع این هردو کلام است ، گاهی هجو میکند و گاهی مدح میسازد . و طباخ نیز جامع طعام قبیح و ملیح است ، گاهی صحنات می پزد و گاهی حلوا چرب و شیرین درست کند . وصحن ، صحنک را گویند ، و آن ظرفی است سفالینه که حلوا بدون آن ظرف منجمد نمی شود .

---

۱ - پاتنچم و پاتکسر بمعنی آش مطلقا ، و پاتکسر نان خورشی است از جنس شوربا

شعرم پی ناقدان نقه   سکبای مزعفر است بالله

نقه: بضم نون و تشدید قاف مفتوح اسم فاعل نقاهت است، اے نقاهت نهنده. و در بعضے نسخ بجاے نقه، ناقه بنظر آمده - یعنی شخصیکه از بیماری بر آمده باشد که صفت او مشهور است. سکبا: نوعے از طعام است که لطیف باشد، و بعضے آش گندم را گویند که با گوشت و روغن می پزند و براے رفع نقاهت میدهند، و آن در اصل رنگ سفید دارد. و گاهے براے خوشبو شدن و فرحت در طبع آمدن زعفران دران اندازند، بنا بران سکباء مزعفر گفته. و بعضے گفته اند که سکبا قسم آش است، دران سرکه انداخته می پزند. و بالله کلمه ایست قسمیه، زیراکه باے بالله باے قسم است. مثل تالله، و والله. که آن هر دو حروف قسم است. و سوگند شرعی برین منحصر است که گویند: "بالله و والله و تالله، ما علمت هذا"

آن سکبار است روح اکبر   افرازکش و توابل آور

روح اکبر: مراد از جبرئیل علیه السلام است. افراز: آلات طبخ و مصالح طعام. و در شرف نامه: چیزی است بمنزلۀ اچار که آنرا بهندی چٹنی گویند آمده و توابل: مصالح گرم دیگ، مثل دار چینی و قرنفل و غیر آن. ابو اسحاق اطعمه میگوید

بے توابل طعام گر باشد   چونکه حلوا بدون قند بود

چرب از نکت من است حقا   این کاسۀ سرنگون مینا

دریوزه اش از ضمیر من دان   این دهر قدیم کاسه گردان

از دست من این جهان جیفه   خو کرده بلقمۀ الخلیفه

تا خاطر من نهاد خوانش   سکبا گزرد بنازدانش

شهد سخنم شراب شافی است   بو نافع صوفیان صافی است

در مجلس خاصگان که سور   ابیات من است اصابع الحور

هست از پی خوان زندگانی   خاقانی ابا پز معانی

زین خوان ابا که لطف نابند   صاحب مرضان مزه بیابند

کاسۀ سرنگون مینا: مراد از آسمان. و دهر را قدیم براے آن گفته که بنیاد او از مدت امتداد است، نه باعتبار اعتقاد

فرموده که شامل مذهب فلاسفه باشد. کاسه گردان دریوزه گر را گویند. و دهر را کاسه گردان باعتبار آفتاب و ماهتاب گفته که این هر دو کاسۀ دهر است که بر فلک است. لقمۀ الخلیفه: بالضم نوعے است از حلوا که اختراع کردۀ مامون الرشید است یا معتصم بالله مخترع اوست. و ابو نافع: کنیت سرکه، و نیز نام حکیم است. و اصابع الحور: نوعے است از حلوا و یا قسمے است از شیرینی که بطور انگشتان می شود، وقیل نوعے است از انگور.

در بیان نسبت از طرف عم که طبیب بود گوید

از سوے عم طبیب گوهر   بقراط سخن بهفت کشور

اے اگرچه من از نسبت عم در ذات خود طبیب هستم، اما در هفت کشور بقراط سخن گشته‌ام. چه بقراط نام حکیم است از اشراقیین که استاد فلاطون بود. چنانچه او امراض عالم رامی شناخت و از حقیقت شناخت نبض آگاهی میداشت، و من هم مثل او نبض سخن رامی شناسم و از فصاحت و قباحت سخن و از صنایع شعری و سقم آن واقف شده ام، و بقراط شناسندۀ امراض عالم بود، و من صلح و فساد سخن را از میزان طبیعت خود می سنجم و موزون را از ناموزون جدا میکنم. درین صورت اگر کسے مرا بقراط سخن گوید روا باشد.

عقلم که هزار بحر صاف است   داروے شناس کوه قاف است

حاصل بیت آنکه طبیب دواے بیماری اجساد ذوی الروح میکند، و من ثقالت مزاج جمادات را شناخته دور میکنم، و حکیم این لیاقت ندارد که علاج جمادات کند. وعقل من برین کار قادر است و طبابت غیر ذوی الروح میکند.

موسی سخنم نه کوه آوا   عیسی نفسم نه آسی آسا

نه راه نشین فلک نشینم   شروان فلک چهارمینم

آوا: مخفف آواز آسی: نام عورتیست که عیسیٰ علیه السلام را پرورش میکرد، و بعضے آسی را طبیب بازاری گفته اند. چنانچه

میفرماید که من مثل آسی راه نشین نیستم. بلکه فلک نشین ام که شروان فلک چارمین من است.

هرادویه کادم از جناں خورد   تخمش بزمین طبعم آورد
هست ادویهای من نوادر   از هند ضمیر و چین خاطر
زاں ادویهای صحت انگیز   هستم بنفس مفرح آمیز
هرگه که مفرحے کنم نو   گردد جگر حسود جو جو

ضمیر را بهند تشبیه کرده. برائے آنکه هند سحر خیز است و ضمیر شاعر نیز باعتبار سخناں عجائب حکم سحر دارد چنانچه شعر را سحر حلال نامیده اند. مفرح: نام معجونیست، که فرحت آور طبیعت است. جو جو شدن: بمعنی پاره پاره شدن است.

کانکس که مفرحے بپرداخت   جایش بمیان جو تواں ساخت

ایں بیت تعلق به بیت ماقبل دارد. چه که از مفرح سخن من جگر حسوداں جو جو شدن عجب نیست، از برائے آنکه طریقه ایست که چوں مفرح تازه تیار سازند برائے مزاج گرفتن چند روز در انبار جو میگذارند.

لفظم که شفای غمگناں است   طاعون رواں طاعناں است
روح الله ام محققاں را   حمی الروحم منافقاں را

حمی: در لغت عرب تب را گویند، و حمی الروح: تب دق را گویند که جسد ازاں در ظاهر حرارت کم دارد. اما روح را میگدازد، آں را تب خفی نیز گویند. طاعون: نام مرضے است مهلک و طاعناں: بمعنی طعنه کنندگاں. که مراد ازاں شعرائے عصر مصنف است. و منافقاں: مراد ازاں شعرا است که با مصنف در ظاهر دوستی و در باطن دشمنی می داشتند.

سحر دم من بوقت شبگیر   تسکیں ده صد هزار تکبیر

حاصل بیت آنکه انفاس من حکم سحر دارد، و در وقت صبح صد هزارنیم بسمل را تسکین میدهد. یعنی شفا می بخشد چه اکثر اولیاء الله در وقت سحر که وقت عمل خاص ایشان است، برائے دفع بیماری بیماراں است که قریب مرگ رسیده باشند. و طبیب

که قریب مرگ رسیده را اگر دواکند و صحت بخشد، حذاقت کلی تصور تواں کرد. و داعیهٔ مصنف نیز برهمیں معنی است.

از شربت لفظ من قوی داں   شریان حیات اهل شروان
گوگی که محمد خدا داد   دارو کدها مرا عطا داد
او مشرف و ذات او مشرف   او کافی و دست او سخی کف
کوثر باشرکف و بنانش   رفرف ز شرف رف دکانش
دارودہ و عطر بخش جاں است   همچوں عیسی وجیه ازاں است
لعنت گر دشمناں من اوست   صد رحمت باد برچنیں دوست
مشتی جهلا که نا تمام اند   زیں صحت فهم در سقام اند
چوں غاریقوں کریه و منکر   وز تربد زرد هم قوی تر
و انگاه چو نقش تربد از کیں   قتال حسین دانش و دیں

شریان رگ جاں را گویند که آں موجب حیات است. و محمد خدا داد: مرکب نام طبیب است، و در سلطنت منصور خلیفه بود رف رف: نام مقامیست بر آسمان هشتم، مکان حضرت اسرافیل علیه السلام است. و رف: بمعنی تخته و اضافت بدوکاں کرده از برائے آنکه اکثر دکاکین پیش روے دوکاں تخته ها دارند که مردم برو نشسته از صاحب دوکاں جنس خرید میکنند، و رف رف نیز بصورت تخته است برائے آں تخته دوکاں را با رف رف منسوب نموده. و بناں بمعنی انگشتاں است، و قاعده است که حرکت نبض را از انگشتاں می شناسند و سقام بمعنی بیماری، و غاریقون نام داروئیست کریه بجهت تنقیه بمریض دهند، آں چوبیست بدبو رنگ سپید دارد. و تربد: بضم اول و کسر ثالث، داروے است، منتج اسهال است. و نقش تربد: یزید است. و نقش دریں جا بمعنی تجنیس آمده. اگرچه مصنف تربد را تجنیس یزید گفته، اما در اصل تصحیف است، نه تجنیس.

در حسب حال خود و شکایت زمان و متابعت اخوان گوید

اکنوں گلهٔ ز حسب حالم   بشنو که چگونه هست قالم

در بحرِ بلا فتاده ام پست   حیران چو صدف شده پاونه دست
پس چرخ ببوے در شهوار   بشگافته سینه ام صدف وار
گه سوخته همچو سیمم از تاب   گه کشته بدست غم چو سیماب
با ناخنه چشم روزگارم   با آبله روی اختیارم
آں ناخنه چیست درد دوراں   واں آبله چیست شر شرراں
شهبازم و شاه پر بریده   شهبازی روزگار دیده
در حلق بمانده صفر و احاد   یعنی آه از نهیب حساد

اے آه از نهیب حاسداں در حلق من بسته بماند و بر آمدن نمی تواند صفر خالی را گویند . مراد دریں جا از ها است که اندرونش خالی است ، و از احاد مراد از الف و ترکیب آه از الف وها است ، و ایں را تفسیر بصفرو احاد نمود - و ایں هر دو از اعداد اند .

چوں گاو خراس تنگ میداں   گرد نقط وبال گرداں
از مقرعهٔ زمانه جسته   گردن بطناب و چشم بسته
آں گاو خراس بیں همه سال   کو چرخ زند نه وجد نه حال

خراس گردون روغن کشان است که گاو را براں بر بندند و میگردانند ، و روغن از کنجد بحکمت خود بر می‌آرند ، اما گاواں گردوں را شب و روز پیرامون گردوں گردش است و ایں جا مراد ایں است که مصنف میگوید که من در شهر شروان بدست نا اهلاں مانند گاوْ خراس سر گرداں هستم - و مرا ازیں چرخ زدن نه وجد حاصل است و نه حال که مانند آں گاوْ در پیش من چرب آخر ، یگذارند و حلق بند میکنند - و گاو خراس مراد از گاو عصار است ، براے آوردن روغن گرد خراس گشت دارد - مقرعه : بکسرمیم تازیانه -

پیشش همه چرب و آخر تر   لیکن نه رسد بآخرش سر
زد تا بمراد راه بس نی   لیکن بمراد دسترس نی
همرنگ زرشک شد سرشکم   بکشاد رگ مجس پچشکم (۱)
چوں دید حرارتم بدل در   گفتا که ز اشک کن مزور

۱ - بکسر اول و ثانی طبیب و جراح را گویند -

بشکسته دلی و بسته کاری   محرورم اگر بنالم آری
روغن کم و بس فتیله باریک   بالرزه بود چراغ تاریک
برذات خودم چو روز نو روز   یک روز فزون نبوده فیروز
وز طالع خودبساں تقویم   یک سال فزون نه دیده تعظیم
کزوے عمل دگر نیاید   تاریخ شناس را نشاید
تقویم که شد محل شکسته   فرسوده و گرد بر نشسته
ضایع کنندش خیال بینی   برخاک کشی وره نشینی
یا گرده به بیلور فرستد   از دار کتب بدر فرستد
گه نیمه بدست ازو ببرند   گه پارهٔ چار سو ببرند
دروی همه مر و صبر پیچند   پس تافتن سرش پسیچند
بالله که بدست دهر ریمن   آں تقویم کهن منم من
از آدمیان وفا ندیدم   دیدم چه جهرداام ار شنیدم
یوسف چه کشید ز اخوهٔ خویش   من زیں اخواں کشیده ام بیش
افگنده ام از نهیب آفات   سنگے بقرابهٔ قرابات
از کار قبیله ام فراغ است   کاں دود فتیلهٔ دماغ است
طوطی معانی آفرینم   شرواں قفص است آهنینم
تقدیر مرا بسر رسیده   منقار و زبان و پر بریده
از هند طرب برون فگنده   از شاخ امل نگون فگنده
قرتم نه شکر شرنگ داده   آب از دهن نهنگ داده

و زرشک : بقدر دانهٔ انار سرخ رنگ می‌باشد و شربت او مفید است و مجس بالفتح و تشدید سین مهمله محل گرفتن رگ که آں جاے دست نهادن طبیب است - مزور : آشے که براے مریض پزند که بغایت بے مزه باشد تقویم : حساب یک سالهٔ منجماں که بسال دیگر بکار نیاید - بیلور : باباے فارسی دارو فروش را گویند - و مر بمعنی تلخ آمده ، و صبر بکسر صاد مهمله داروگیست تلخ که آنرا در هندی ایلیه (ایلوه) خوانند - و ریمن : سرکش - و قرابه : بالفتح خویشی و نزدیکی و بمعنی شیشهٔ شراب نیز آمده ، امل بمعنی امید آمده - و شرنگ : اے حنظل که بسیار تلخ باشد .

من مرده بظاهر از پئے جست   چوں طوطی کو بمرد و وارست

حاصل بیت آنکه من بحسب ظاهر خود را مرده می‌نمایم ، تا از دست معاندان نجات یابم چنانچه طوطی که او بهانهٔ مرگ پیدا کرده از قفس آزاد شد ـ و این قصه در مثنوی شریف در جائیکه تاجر بهندوستان رفته مرقوم است ، در اختصار گنجایش ندارد .

از خدمت اهل عصر جسته   بگشاده نطاق و نطق بسته
تا سورهٔ عافیت بخوانده   بر آیت نطق نسخ رانده
چون مریم گاه تهمت قوم   بر خوانده "فلن اکلم الیوم"

یعنی چون مریم علیها السلام عیسیٰ علیه السلام را در صحرا بپای نخل خرما تولد کرد ، قوم خبر یافته از شهر نزدیک حضرت مریم رسیدند ـ چون آنحضرت دیدند که اینها ارباب تهمت اند ، باینها کلام نکردند و فرمودند "فلن اکلم الیوم" یعنی "پس هرگز من کلام نمیکنم با شما امروز" زیراکه دانستند که کلام بایشان فائده ندارد ـ و سلامتی در سکوت است ـ و مصنف هم میفرماید که امروز با معاندان خود که عبارت از اهل شروان است ، سخن نمیکنم ، و خود را چون طوطی مرده ظاهر مینمایم ، تا از دست آنها خلاص شوم "من سکت سلم و من سلم نجا" و در مدت حمل حضرت عیسیٰ علیه السلام اختلاف مورخان است ، بعضی هفت ماه ، و برخی شش ماه گفته اند ، و بعضی گویند که هشت ماه در شکم بودند و فرزند هشت ماه نمی‌زید مگر آنحضرت و طائفه برین رفته اند که در همان ساعت مریم علیها السلام آبستن شد و وضع حمل نمود .

در بسته زبیم سر زبان را   بگشاده در از درون بیان را
ببرید زبان به تیغ تجدید   چون تیغ شده زبان توحید
تنگ آمده بر دلم شماخی   گلخن جائی بدین فراخی

شماخ : نام شهریست نزدیک شروان گویند که خاقانی دران شهر تولد شده و معاندان خاقانی نیز دران شهر قیام دارند .

آن به که زبان به تیغ ماند   مردی کند و سخن نراند
زندان من است مسکن من   هر موی موکل تن من
نزدم زروندگان عالم   در نگذارند باد راهم

وای ار قدمی زنم براهی   آه ار ز جگر بر آرم آهی
بد گوی زند گره بران آه   سر بسته برد بحضرت شاه

در مدح پدر خویش ابو علی نجار گوید

از بر خلاقم سبک بار   بر مائدهٔ علی نجار
او ضامن من بنان و جامه   من مادحش از بنان خامه

مادح : مدح کننده ـ حاصل بیت آنکه پدر من در حق من به نان و جامه رسانیدن ضامن بود ـ چنانچه پدران فرزندان را نعمتها می‌خورانند و لباسها می پوشانند و پرورش میکنند ، و من در عوض شکر او از انگشتان قلم مدح او میکردم یعنی پدر حق خود ادا میکرد ، من خدمت او بتقدیم رسانیدم .

آن راهبری خلیل کردار   تابوت گری (۱) مسیح گفتار
خود تابوتی که او تراشد   جز مرقد موسوی نباشد

مرقد موسوی که بالا مذکور شد عبارت ازان صندوق است که مادر موسی علیه السلام اورا دران داشته از خوف فرعون در نیل انداخت .

احرار عیال من بدانش   من گشته بجان عیال خوانش

معنی مصرع اولی اینست : از سبب تربیت پدر بآن مرتبه رسیدم که احرار که عبارت از بزرگان عصر خود است ، عیال دانش من شدند ـ چه عیال رادر فرائض از مال میت هشتم حصه مقرر است ، و بزرگان شروان که در حکمت و فضیلت شهرهٔ آفاق بودند ، بهشتم حصه علم من رسیدند و از من در علم و بلاغت مفضول بودند و من فاضل آنها شدم ـ و عیال که در مصرع ثانی واقع است ، بمعنی محتاج است ـ ای من باوجود آن فضل و بلاغت محتاج خوان پدر بودم ـ از نمک او پرورش یافتم .

او هست علی بنام و احسان   من قنبر او بطوع و فرمان

---

۱ ـ ای پدر من تابوت می‌سازد و چون مسیح مرده ها را زنده می‌سازد .

بالفتح نام مولاے حضرت علی رضی الله عنه وطوع : بطاء حطی بمعنی رغبت و فرمان برداری آمد حاصل بیت آنکه پدر من که علی نجار است ، همنام علی مرتضے واقع شد ، و علی را قنبر ضرور است ، و من پدر خود را بجاے قنبر غلام او شدم و او صاحب احسان است و من بنده فرمان بردار اویم .

گه گه ز در دلم در آید   گرد دل گرم من برآید
بیند که کشیده ام بباطل   از دهر هلاهل هلاهل
حالی بفروشد آنچه دارد   تریاق خرد بر من آرد

هلاهل : نوعیست از زهر قاتل ، و هلاهل هلاهل زهریکه قاتل زهر دیگر است ، چه بعضے زهر چنان است که مبطل اثر زهر دیگر میباشد . و تریاق نام داروئیست رافع مسمومات است .

جان صرف کند بر آرزویم   گر خود همه شیر مرغ جویم

شیر مرغ متعذر الحصول و ممتنع الوجود است . جائیکه محال ذکر کنند ، اطلاق شیر مرغ بران میکنند . از براے آنکه مرغ شیر نمی دهد ، و یافتن آن از محالات بدیهیست حاصل بیت آنکه پدر از جهت پرورش در حق من چنان ساعی بود که اگر من آرزوے شیر مرغ میکردم اوقات خود را در تلاش آن صرف میکرد . و درین جا مراد از جان اوقات عمر است .

آیا پدرے بود بدینسان   گوہر جگرے فدا کند جان
مرغ دل من گرفت پردار   از دانه و آب آن نگون سار
آن مرغ برم بوقت فرمان   نوروزی بارگاه سلطان

جگر مراد از فرزند است . و نو روزی تحفهٔ که بروز نوروز در درگاه سلطان برند . و فرمان : عبارت از فرمان الهی ست .

در ستایش مادر خویش گوید

کارم ز مزاج بدترستی   گرنه برکات مادرستی (۱)
آن پیر زنی که مرد معنی است   آن رابعهٔ که ثانیش نیست
وز رابعه در صیانت افزون   بل رابعهٔ بنات گردون

۱ - یعنی اگر برکات مادر من نمی بودی کار من از مزاج بد خلاص نمی یافتی .

حاصل بیت آنکه مادر من در نگاهداشتن عصمت از رابعهٔ بصری افزون تراست بلکه در لطافت و شرافت مانند بنات گردون که عبارت از بنات النعش باشد ، متصور و رابعه در لغت زن صالحه و مهتر نسوان آمده پس برین تقدیر مادر من مهتر بنات النعش است یعنی بنات النعش گردون به بزرگی او نمی رسند .

کدبانوی خاندان حکمت   مستورهٔ دودمان عصمت
مریم سکنات گاه بهتان   زهرا حرکات وقت احسان
بگرفت ز عیش پنج روزه   چون مریم چار ماه روزه
نسطوری و موبدی نژادش   اسلامی و ایزدی نهادش

نسطوری نام حکیم که صاحب مذهب نصاری بود ، و موبد مرشد ترسایان ، و دانشمند و پیر مغان است حاصل بیت آنکه مادر من در اصل نسطوری بود ، یعنی نصارا ، و نژاد او موبدی یعنی ترسا بعد چند روز طریقهٔ اسلام پیدا کرد ، و حق تعالی را بوحدانیت بشناخت . و بصفتے رابعی موصوف شد . و از خارج نیز معلوم شود که مادر خاقانی سابق نصرانی بود و آبا مذهب ترسا میداشتند ، بعد چند روز بشرف اسلام مشرف شده در نکاه ابو علی نجار در آمد و خاقانی ازو متولد شد .

مولد بده خاک ذو غطایش   قیلاقوس (۱) الکبیربابش

ذو غطا : مرکب ، نام شهریست از شهرهاے ترسایان که مولد مادر خاقانی است . و قیلاقوس : سردار لشکر ترسایان . زیرا که قیلا به زبان سریانی بمعنی لشکر و قوس : بمعنی صاحب ، پس قیلاقوس مرکب ، صاحب لشکر است یعنی سردار لشکر .

بر راه میاسطو نشسته   هیروتی از زبان گسسته

میاسطو : نام عبادت خانهٔ نصارا . و بعضے نام بتخانهٔ ترسایان نیز گفته اند . هیروت : بزبان سریانی آتش را گویند . و هیروتی : آتش پرستی است . از زبان گسستن . بمعنی از زبان دور کردن و بر زبان نیاوردن باشد . حاصل بیت آنکه در مرتبهٔ اول مادر

۱ - باب پدر را گویند .

من در بتخانهٔ ترسایان نشسته بود ، یعنی در ابتدای حال کافر بود ، بعد چند روز در اسلام آمده مذهب آتش پرستی را باطل ساخت و زبان را از کلمه آنها گسیخت ، یعنی دور کرد .

پس کرده گزین بعقل و الهام   بر کیش کشیش دین اسلام

کیش : بمعنی مذهب و طریقه و کشیش : نام پیشوای ترسایان که در علم و زهد شهرت داشت - قسیس معرب کشیش است حاصل بیت آنکه مادر من در اوائل حال مذهب ترسا داشت ، بعد چند روز بتائید عقل صلاح اندیش و بمدد الهام ربانی بر مذهب کشیش دین اسلام را گزین کرده ای اختیار نموده و قبول ساخته .

بگریخته از عتاب نسطور   آویخته در کتاب مسطور

عتاب : بالضم نام شهریست از بلاد گرجستان که آنرا ذوعتاب نیز گویند و آن موطن ترسایان است . نسطوری قوم آتش پرست ، یا مراد از قوم نصارا باشد - و کتاب مسطور که در مصرع ثانی است ، مراد از قرآن مجید است - حاصل بیت آنکه مادر من از شهر ترسایان یانصارا گریخته در قرآن مجید آویزان شد ، یعنی دین محمدی حاصل کرد .

کدبانو بود چون زلیخا   پرده شده باز یوسف آسا

و در تاریخ ریاض الکبرا مسطور است که مادر خاقانی نمیله نام داشت ، دختر امیر ترسایان است - چون پدر سلطان محمد بن تغلق شاه بر ملک گرجستان تاخت آورد ، بسیارے از زنان و مردان اسیر شده ، در ایران رسیدند - و مادر خاقانی نیز دران جماعة بود ، پادشاه حکم کرد که آن همه را بفروشند - جد خاقانی آن عورت را که نمیله نام داشت خرید کرده به پسر خود که بو علی نجار است داد که خاقانی ازو متولد شد - و نیز این معنی ازین بیت مستفاد میشود که اول در قبائل خود چون زلیخا کدبانو بود ، و بعد ازان در بیع برده شده آمد ، و الله اعلم و در زبان ترسایان زن با کره را نمیله گویند و موبد در زبان سریانی موپند و حکمت را گویند وبد صاحب را نامند پس معنی موبد صاحب پند و حکمت شدو آن بضم یکم و بسکون دوم و فتح سیوم آمده که

حاکم آفتاب پرستان را گویند - و نژاد : بالفتح ، و قیل بالکسر و بازاے فارسی ، اصل و تخم و نسب آمده و نهاد بالکسر بنیاد و رسم و خلعت وتن باشد .

دل برده چو برده در بدایت   پرورده به پردهٔ هدایت
از روم ضلالت آوریده   نخاس هدیش پروریده
تا مصحف ولاله دیده   ز انجیل و صلیب در رمیده
از بسکه شده صلیب دشمن   در خط شده از صلیب روزن

خط : بمعنی غضب و نفرت و بیزاری باشد ، و صلیب بالفتح چوب چلیپا که ترسایان در گردن خود دارند - و سبب وضع صلیب آنست که چون عیسیٰ علیه السلام وا بر آسمان بردند ، حواریش را که مرشد یهودان بود و او شبیه عیسیٰ علیه السلام داشت ، قوم بردار کردند و صورت آن دار را که بشکل چلیپا بوده بر گردن خود آویختند ، آنرا صلیب نام نموده اند - و اعتقاد داشتند که عیسیٰ علیه السلام را بردار کشیدیم ، و از رفتن عیسیٰ علیه السلام بر آسمان خبر ندارند - و حق تعالیٰ میفرماید : " و ما قتلوه و ما صلبوه و لکن شبه لهم " - و از صلیب روزن مراد آنست که در روزن خانه دو میل آهن بر شکل صلیب میگذارند که آن راه بدر رفتن دود و بخار است ، حاصل بیت آنکه مادر من تا که در اسلام آمده ، مشرف از دین محمدی شد ، رسم کفار را چنان رسم میداند ، صلیب روزن خانه را که بر شکل صلیب است نمی‌بیند ، ازو متنفر و بیزار است - و این دلیل بکمال دینداری و اسلام اوست .

تسبیح مسیح گشته دردش   تهلیل خلیل یاد کردش
شب بادل زنده زنده دارد   صبحم از سردین نفس گذارد
گردون بجزاے آن دل و دین   سبحه کندش ز عقد پروین
صافی دم و صوفی اجتهاد است   مومین دل و مومن اعتقاد است
تا عشق براے وقت معلوم   مهری ابدی نهد بر آن موم
کرد از پے مرهم دل من   دل موم مفید و نفط روغن

حالات من از رضاش مرضی   حاجات من از دعاش مقضی
پندش همه بند اختیارم   نصحش همه حصن روزگارم
دردلش از پئی امانم   عراده حصن دشمنانم
گرده پے حرب دشمن من   از ناوک صبح جوشن من
باطنه جافیان جیفه (۱)   بازوم قوی بدان ضعیفه
آه ار دعوات او نبودی   کارم ز فلک چگونه بودی
شروان قرن است از آب دستش   من همچو اویس پاے بستش
افتاده برای اویم این جاے   در پاے زمن چنین زمن پاے
الحق حق نعمتش قدیم است   همچون حسنات عم عمیم است

مومیس دل : اے نرم دل ، وقت معلوم : مراد از روز قیامت است . عراده : اے آلت حصار شکستن - مانند فلاخن و منجنیق - و جافیان : جفا کنندگان - و جیفه : لاش مراد است - و قرن : نام پدر قبیله است که حضرت اویس از قبیلهٔ اوست - و نام قریه نیز آمده ، زمن : پاے پر بسته ، و بے جنبش را گویند .

در مدح عم خویش که در اهتمام تربیت او بود گوید

بگریخته ام زدیو خذلان   در سایهٔ عمر ابن عثمان

عمر ابن عثمان نام عم خاقانی است - از دیو خذلان ، مراد نفس اماره باشد - یا مراد از ابلیس است - و در معنی ثانی خذلان صفت دیو میشود - حاصل این بیت آنکه من از فریب نفس اماره یا از فریب ابلیس در سایهٔ عم خود گریختم که قصه این است که شیطان از سایهٔ حضرت عمر رضی‌الله عنه میگریخت - و در راهیکه آنحضرت تشریف می بردند ، شیطان درآن راه آمدن نمی توانست - و مطابق این معنی حدیث شریف است " الشیطان یفر من ظل عمر - " .

هم صدرم وهم امام وهم عم   صدر اجل و امام اکرم

---

۱ - ای جفا کنندگان مردار .

برهانی و هندسی مقالش   افلاطن و ارسطو عیالش
از علمش داده دهر محدث   یک ثلث بهرمس مثلث

هرمس نام حضرت ادریس علیه السلام است - و مثلث را باو نسبت کرده ، برای اینکه تکثیر مثلث از مخترعات آن حضرت است ، بنا بران ایشان را هرمس مثلث میگفتند - و بعضے میگویند که هرمس نام حکیم است ، که تکثیر مثلث بنا کردهٔ اوست ، و مثلث نقش ثلاثی است - و ثلث : بمعنی حصهٔ سیوم آمده .

حاصل بیت آنکه حق تعالی انچه علم بممدوح داده است ، ثلث ازان بهرمس مثلث رسیده ، ازین معنی مستفاد میشود که هرمس نام حکیم بوده باشد - والا ترجیح بر پیغمبر علیه‌السلام لازم آید .

زی عم بمن آن شرف رسیده   کز قرص خور آب و خاک دیده

اے از صحبت عم از روے تربیت مرا آن شرف حاصل شد ، چنانچه از آفتاب آب و خاک را شرف حاصل است ، چه آب اندرون زمین از فیض آفتاب می جوشد و خاک زر وسیم از تابش آفتاب بهم می رساند - و در بعضے نسخ بجاے خاک سنگ آمده ، مراد ازان جواهر است که از تابندگی آفتاب در سنگ پیدا میشوند .

حاصل بیت آنکه اگر آفتاب نمی بود ، آب و خاک شرف معادنی نمی یافت - بدستور اگر عم بر حال من متوجه نمی شد ، بدرجهٔ این شرف نمیرسیدم - و قابلیت من از تربیت عم من است .

خور برکشد آب را ببالا   خور رنگ دهد به خاک و خارا
خور دلو کشی است هم رسن تاب   از بحر سوی فلک کشد آب
خورهست مشاطه رزین چنگ   برخاک همی بر افگند رنگ
آید به پناه قرصهٔ خور   از خاک زر و ز آب گوهر
در خانهٔ تنگ خاطر من   غم ساخت دو صد هزار روزن
چون برسر روزنم رسیدے   چون قرصهٔ خوررسن تنیدے
تا دست بدان رسن درآرم   خود را زچه عنا برآرم

عنا بفتح عین مهمله بمعنی رنج آمده -

تا بر در عم مرا وقوف است   احاد نهاد من الوف است

یعنی از مدتیکه بر دروازهٔ عمر خود رسیدم و تربیت پذیر ازو شدم - و وقوف بر جمیع علوم ازو یافتم - احاد ذات من بمرتبهٔ الوف رسید - یعنی که در اول حال چون یک از قلت خود بے وقر بودم ، بعد ازیں چون هزاران هزار پر وقر و معزز شدم چه احاد در عدد مخفی است ، و الوف در شرف محتشم و محترم که بالاے آن در حساب درجهٔ نیست .

بودم چو یکے دقیقهٔ خورد   عمر زی درجات رفعتم برد
پس زاں درجات برج پرداخت   زاں برج بیوت اختراں ساخت
اول زیکی به شصتم آورد   پس شصت مرا بسی بدل کرد
انگاه زسی دوازده ساخت   زاں جمله سراے هفت شه ساخت

زی : بمعنی طرف باشد یعنی "من اول دقیقه بودم ، پس بعد ازیں بشرف درجه رسیدم ، و بعد چندے ازاں ترقی کرده شرف برج حاصل کردم - این ترقی برسبیل حساب منجماں است ، یعنی منجماں منطقهٔ البروج را بدوازده قسم منقسم نموده اند - و هر قسم را برج نامیده اند ، وهر برجے را بسی (۳۰) قسم قسمت نموده ، و هر قسم را درجه گویند ، و هر درجه را بشصت قسم مقسوم کرده ، هر قسم را دقیقه گفته اند - پس از دقائق درجه و از درجات برج ، و از بروج بیوت کواکب بحصول می پیوندد - و مراد مصنف نیز این است که من در ابتداے حال مانند دقیقه ناچیز بودم ، و از تربیت عم خود ازاں ترقی کرده بمرتبهٔ درجه رسیدم ، و از درجه بمرتبهٔ برج ، و از برج بشرف بیوت کواکب فضل پیوستم - و در اصل تقسیم این براسم رفیع است که سی صد و شصت عدد دارد ، و شرح تقسیم آں موجب طوالت است ، دریں مختصر گنجایش ندارد ، از مانحن فیه نیز نیست ، لهذا مساهلت کرده شد .

مسکین پدرم ز جور ایام   افگنده مرا چو زال را سام

یعنی پدر من بسبب ناتوانی خود طاقت پرورش من نیاورده بسبب جور ایام که دراں مدت بادشاه گرد می شده بود ، دست از من برداشت ، و توجه براے تربیت نمود ، تا بدیں درجه که می بینی رسیدم .

و قصهٔ زال و سام و سیمرغ این است که زال پسرسام و پدر رستم است ، و اورا دستاں نیز گویند - چون زال از مادر تولد شد ، تمام بدن موے سپید داشت ، و سام اورا پسر منحوس دانسته در صحرا بینداخت و سیمرغ اورا برداشته حوالهٔ فرزندان خود کرد ، و برابر آنها پرورش می ساخت - چون بهفده ساله رسید ، سام را خواب افتاد که پسر تو در کوه دماوند است ، و سام بموجب خواب خود در کوه دماوند رفته زال را ازاں جا درسیستان آورد و تربیت کرد ، و رودابه نام دختر شاه زابلستان را در عقد در آورد ، و رستم ازو متولد شد ، چنانچه خود مصنف میفرماید .

او سیمرغی نمود در حال   در زیر پرم گرفت چون زال
آورده بکوه قاف دانش   پرورده مرا باشیانش
بامن به یتیم داری آں مرد   آں کرد که عم به مصطفی کرد
پس عقلم ازو حدیث رانده   در گوشم الم یجدک خوانده

و عم مصطفے مراد از ابو طالب است که رسول علیه‌السلام را بعد یتیم شدن از مادر و پدر پرورش کرد - چنانچه حق تعالی میفرمایند : الم یجدک یتیما فاوی" یعنی ایا نمی‌یافت ترا یتیم ، فاوی پس پرورش کرد ترا ابو طالب "

آں کرد پدر بمن که در پیش   کردند عرب بدختر خویش
این حال درست کن ز قرآن   اینک و اذا الموءود بر خواں

مراد از پیش ، زمان سلف است ، یعنی عرب در زمان سلف که هنگام جاهلیت بود ، دختران خود را زنده در گور میکردند ، بغیرت آنکه کسے داماد نشود - چنانچه حق تعالی در قرآن مجید خبر میدهد : " و اذا الموءودة سئلت ، بای ذنب قتلت " ای چون روز قیامت در آید ، آں دختراں که زنده در گور شده اند ، باپدران خود سوال خواهند کرد که مارا بکدام گناه کشته اید ، و ما بکدام گناه کشته شده ایم " -

نقل است که حضرت امیرالمومنین عمر رضی‌الله عنه فرمودند که مرا از ایام جهالت دو چیز یاد می‌آید ، بر یکی گریه میکنم و بر دیگرے خنده - و گریه براے آن است که من روزے دختر

خود را زنده در گور میکردم ، و بر و خاک می‌انداختم و او دامن من میگرفت و زاری می‌کرد و موجب خنده اینکه روزے مادر من بتے از خمیر گندم ساخته و در طاق گذاشته بود ؛ چون گرسنگی بمن غالب شد ، من او را خوردم ، و مادر من بر این واقعه مطلع شده ، گفت : اے نادان چه کردی که خداے خود را بخوردی گفتم : سبحان‌الله زهے خدا که عمر آنرا خورده باشد ‘‘

مراد این است که پدر من هیچ تلطف نکرد ، بلکه مانند عرب جاهلیت میخواست که زنده در گور کند .

من چون خفه گلو گرفته   لب بسته و دم فرو گرفته
عم داروی زندگیم داده   پستان رضام در نهاده
خود بود برفق دایهٔ من   پرورد مرا بزیر دامن
اندر بر من فگنده زاول   از هشت بهشت هفت هیکل
زان عالم چیده هفت آهن   کرده به بر حمایل من
حافظ بده از پی کمالم   از آتش و آب هفت سالم

یعنی عم از غایت شفقت براے رفع زخم چشم که بمن نرسد ، از هشت بهشت هیکل نوشته در گلوے من بسته بود . ضابطه است که تعویذات هفت هیکل را در گلوے طفلان می‌بندند ، و نیز ضابطه است که هفت پارهٔ آهن را بجاے حرز در گلوے اطفال میگذارند که چشم بد و سحر بران کار نمی کند .

خفه : بفتحتین ، فشردن گلو ، و سخت بستن‌آن از رسن پاگدار رضام داروئیست که گلوازان کشاده میگردد . و در بعضے نسخ رضاع نیز دیده شد .

در شرح حقوق عم و بیان تربیت او گوید

چون دید مرا زبان کشاده   لوح خردم بدست داده
از ابجد عقل در گذشته   الحمد حقایقم نوشته
عشرم همه روز بر گرفته   پس سورهٔ سر زسر گرفته
چون کرد مثاله صوابم   خود بود خلیفه کتابم
چندانکه مرا بلطف انفاس   آورد بسر حروف و الناس

پس برده مرا ز آستانه   در صدرگه کتاب خانه
اول در بکله بر کشوده   خلق الانسان بمن نموده

مشهور است که چون طفل بعمر چهار ساله رسد ، اورا زبان کشاده گویند ، از براے آنکه قابل قراة کلام الله میشود . و لوح نوشته او را می دهند ، و بدبستان میفرمایند ، تا درس قرآن مجید گیرد .

حاصل بیت آنکه عم من چون دریں سن چهار ساله قابل قراة دید ، لوح خورد حوالهٔ من کرد ، و خود استاد من شد ، از ابجدتا سورهٔ و الناس که قرآن مجید تمام است ، بیا موخت . و از عشر : مراد سبق است ، پس سوره سر ز سر گرفته . بعضے میگویند که در مصرع ثانی اشارت است بر آنکه اسرار قرآن را از اول سورهٔ البقرتا آخر سورهٔ و الناس بمن تعلیم نموده . مثاله صواب . مراد ازاں لوح است که برو ابجدیا سورهٔ فاتحه نوشته باطفال میدهند .

داده بکفم کتاب اصلاح   آموخته سقط زند ارواح

سقط : بکسر سین و سکون قاف ، نام کتاب است ، من تصنیف ابوالعلاء معری . و بعضے می‌گویند سقط زند ارواح مجموع نام کتابیست که دیوان ابوالعلاء است که معرب است . و آنرا ضرام السقطه شرح است . و سقط : در لغت ریزهٔ هیزم که بداں آتش افروزند . و کتاب اصلاح نام کتاب است ، دو علم لغت . حاصل بیت آنکه مصنف میفرمایند : عم من در ابتدای حال مرادز تعلیم قرآن مجید مشرف ساخته ، بعد ازاں از درس کتاب اصلاح ، و فهمیدن لغات آشنا ساخته بر سقط زندارواح ، عبور کنانید .

فرموده مطالعات و تکرار   در حل رموز و عین آسرار
من شاهد خاص اودراں حد   او ابن درید و من مبرد
کرده لغوی مرا نه لغوی   پس گفته رشدت لست بغوی

ابن درید نام عالم است که استاد مبرد بود ، و مبرد یکے از نحاة است ، بلکه اورا در علم نحوهمه نحویاں امام دانند .

حاصل آنکه عم در حق من بمنزلهٔ ابن درید اُستاد بود ، و من چون مبرد شاگرد او بودم ، عین الاسرار نام کتاب است ، و لغوی بضم اللام لغت دان را گویند و لغوی : بفتح لام ، بمعنی بیهوده گو آمده - و غوی : گمراه را گویند ،

طبعم بسه علم ساخته راست　　آن سه که زوهم و عقل و حس خواست

مراد از سه علم این است که علمے از و هم خواسته مسمے است بریاضی که دراں بحث فلکیات است ، و بنائے آن اکثر بروهم است ، و علمے که از عقل سر بر آورده ، آن علم الٰهیات است که عبارت از مباحث حکمت الٰهیه باشد ، و علمیکه از حس خواسته بطبعی موسوم است که دراں بحث اجسام طبیعی است حاصل آنکه عم بزرگوار من مرا ازین هر سه علم که مدار فضل و بلاغت است ، آشنا ساخت .

بر من گره کمان کشاده　　سر رصد جهان کشاده

گره از کمان کشادن : عبارت در تیقن رسانیدن است و رصد : مراد از چبوترهٔ منجمان است که ازاں راز آسمان را با کواکب و بروج دریافت میکنند - خلاصهٔ کلام آنکه عم مرا تعلیم جمیع علم نموده در رفع شک که آن مانع سلوک سالکان است ، کوشیده بمرتبهٔ عین الیقین رسانید و از اسرار آسمانی واقف ساخته و کشف غطائے راز نمود -

حل کرده مرا به نیم برهان　　آن چارده حرف سر قرآن

بدانکه همگی حروف مقطعات قرآن مجید بغیر تکبیر از چارده اند ، چنانچه سید نصیرالدین طوسی آنرا بقید عبارت آورده ، صراط علے حق نمسکه .

گر بهر چه این حروف مدرک　　پنج است و چهار و سه و دو یک

اے آن حروف ادراک کرده شده ، یعنی آن چارده که بالا مذکور گشته بعضے ازانها مرکب از پنج حرف است ، چون " حمعسق " و بعضے مرکب از چهار حروف چون المص - و بعضے ازاں مرکب از سه حرف است چون الم . و بعضے ازاں مرکب از دو حرف است ، چون حم ، و بعضے ازاں یک حرف است ، چون "ق "

پس چار مراتبم نموده　　و ز چار علل سخن فزوده

مراد از چار علل ، علل اربعه است و آن (۱) علت مادی - و (۲) علت صوری ، و (۳) علت فاعلی ، و (۴) علت غائی است و دلیل انحصارش آنکه علت را محتاج الیه و معلوم را محتاج میخوانند - و محتاج الیه از دو حال خالی نیست یا داخل محتاج است ، یا خارج محتاج اگر داخل است ، آنهم از دو حال خالی نیست یا بسبب او وجود شی بالفعل است ، یا بالقوه - اگر بالفعل باشد ، آنرا علت صوریه گویند ، اگر بالقوه باشد ، آنرا علت مادیه می خوانند - و خارج نیز از دو حال خالی نیست ، و یا مابه الشی و یا ماله الشی پس اول علت فاعلیه و ثانی را علت غائیه می نامند . حاصل آنکه مصنف میفرماید که عم من مرا از اسرار حروف مقطعات قرآن مجید که اسراریست پوشیده که هرکس ازاں واقف شدن نمی تواند ، کما حقه واقف گردانید . و از دقائق و غوامض علل اربع که مدار اصل کائنات است ، آشنا ساخت و مصنف هر چهار علت را در یک بیت تصریح نموده ، و آن این است .

آن چار که چوب را بباید　　تا کرسی مصحفے کشاید

یعنی چوب علت مادی ست ، و نجار علت فاعلی است ، و شکل کرسی ، علت صوری ، و مصحف را بران نهادن این علت غائی است - چه کرسی برائے داشتن مصحف تراشیده است پس ازین جا معلوم شد که علت غائی آنرا می گویند که در ذهن مقدم و در صورت مؤخر باشد . فافهم - و مراد از چار مراتب یا ناسوت و (۲) ملکوت و (۳) جبروت و (۴) لاهوت باشد - یا (۱) عقل هیولانی و (۲) عقل بالملائکه - و (۳) عقل بالفعل ، و (۴) عقل مستفاد باشد یا عبارت از مرتبهٔ (۱) شریعت و (۲) طریقت و (۳) حقیقت و (۴) معرفت خواهد بود

آورده مثال راستینم　　گرده حدث جهان یقینم

مثال : مراد از دلیل و برهان باشد ، و راستین : مراد از اهل منطق است ، که برهان آنها بر حدوث جهان از شکل اول به ثبوت رسیده چنانچه مذکور است که " العالم متغیر و کل متغیر حادث

فالعالم حادث » درین جا برهان حدوث از لفظ متغیر باثبات رسید - و یا از مثال راستین ، دلائل بزرگان دین و احادیث پیغمبر علیه‌السلام است ، چنانچه آمده که « الدنیا حبیب ، لاوقاء لها » ای لادوام لها - غرض حدوث اوضاع جهان و تغیرات و تبدلات آن امر بدیهی است ، از مشاهدهٔ ماتیز ظاهر می شود ، رجوع بدلیل شدن نیست - مصنف می گوید که عم من مرابه برهان عقلی و نقلی ، از علم معقول و منقول حدوث جهان را یقین کنانید و تیقن قدیمی جهان که در مذهب فلاسفه است ، از من دور ساخت . وازان مذهب باطله مرا آگاهی بخشید .

در علم اسامی دو عالم   آن دیدم ازو که از حق آدم

یعنی چون حق تعالے حضرت آدم علیه السلام راپیافرید ، صاحب علم الاسماء گردانید ، از نام تمامی اشیا بحدیکه نام کفچه و چمچه نیز بیاموخت و هم چنان عم مرانیز از جمیع علوم آشنا نمود - و علماء عصر خود را در فضل و بلاغت مطیع و منقاد من ساخت چنانچه آدم علیه السلام مسجود ملایکه شد ، و من هم از تربیت او افضل قوم عصر خود شدم .

هم دایهٔ وهم معلم من   هم آسی وهم معزم من
پس چون شدم از نهاد بالغ   از مکتب و اشتغال فارغ
جنبید درخت میوه دارم   در فصل ربیع روزگارم
در حصرم من ز آتش ناب   همرنگ درو فتاد و هم آب

حصرم : بکسر اول و ثالث ، انگور خام که آنرا غوره میگویند . و بعضے خرماء نا پخته را نیز گفته اند . غرض آنکه ذات من مانند انگور خام نارسا بود ، و آتش تربیت عم رنگ قابلیت و آب فضیلت در حصرم ذات من انگنده پختگی بخشید ، چنانکه انگور خام از حرارت آفتاب پخته می شود ، ورنگ و آب و شیرینی بهم میرساند و نقص من بکمال مبدل شد .

پوشیده جهان بدست لاباس   جوزام بخوشه سیه داس

مصنف میگوید که چون جوزاے من ، ای هردو طرف رخسارهٔ من بخوشهٔ سیاه داس نما که عبارت از خط محاسن باشد ، مستورشد

بدرجهٔ شباب رسیدم ، و خط محاسن را داس براے آن گفته که موے آن مثل داس پیچیده و خم شده میباشد ، حاصل آنکه چون رخسارهٔ من خط ریش بر آورد ، در فضیلت شهرهٔ آفاق شدم - و درین بیت حسن شعر بسیار است خوشه برج سنبله را میگویند - وجوزا نیز نام برج است ، و داس که آلهٔ تراشیدن خوشه است بخوشه مناسبت دارد ، و لاباس : بے باک را گویند ، با داس مراد از بروت داشته باشد که موے آن دراز و سنان آورمی باشد - و مثل داس خم و چم دارد و در بیت آینده بصراحت این معنے پرداخته است .

باغم همه سبزها بر آورد   از برف بنفشه سر بر آورد
بر لوح سفید من سیه فام   نون و القلمی نوشت ایام
نون و القلمی چو بنگریدی   یاسین خواندی و بردمیدی

و مراد از باغ رخسارهٔ مصنف و سبزه عبارت از خط ریش و سر بر آوردن ، بمعنی ظاهر شدن است . حاصل هر دو بیت واحد است - لوح سفید : نیز مراد از چهرهٔ مصنف است - نون و القلم : مراد از دائره خط ریش و قلم عبارت از خط بروت ، یا همان خط ریش باشد - و نون در لغت دوات را گویند ، و نیز حرفے معروف است ، از حروف هجا ، و صورت آن بصورت دائرهٔ خط ریش مشابهت دارد - خلاصهٔ کلام آنکه چون چهرهٔ من ریش و بروت آورد ، من جوان شدم - یسین : نام سورهٔ قرآن مجید است ، که برای دفع زخم چشم میخوانند .

چون دید که در سخن تمامم   حسان عجم نهاد نامم
چون پاے دلم بگنج در کوفت   سالم در بیست و پنج در کوفت
دانست که اهل نطق بیشم   از شادی آن بمرد پیشم

حاصل بیت آنکه چون عمر من به بیست و پنج ساله رسید ، و سر آمد علماء شروان شدم عم من ازین شادی نقد حیات بقابض ارواح سپرد ، چه آدمی از کثرت شادی می‌میرد ، آنرا شادی مرگ گویند حسان نام مداح جناب رسالت است که او خلف ثابت انصاری ست ، و حسان عجم خطاب مصنف است .

زین کلبه بکلبهٔ بقا رفت   زان عالم بود و باز جا رفت
یک عطسه بداد و روی بنهفت   صد یرحمک اللهش ملک گفت

آنجاش نکاح بست حورا — چل سال عزب نشست این جا
آنکس که چنان عروس بیند — بر حق بود ار عزب نشیند
آن عین هدی ز جای بر خواست — خصمش که ضلال داشت بر جا است
خود گوی جهان بسر توان برد — کابلیس بماند و بو البشر مرد

حورا ' جمع حوریا سردار حوران که آنرا حور العین گویند '
عزب : مرد بے زن ' و زن بے مرد ' مراد از مجرد است و در بعضے تواریخ نوشته شده عم خاقانی در عمر چهل سال برحمت خدا پیوست ' تاکه در دنیا زنده بود ' مجرد ماند و زن نخواست ' چنانچه خود هم میفرماید :

آنجاش نکاح بست حورا — چل سال عزب نشست این جا

در مدح سید السادات شرف الدین محمد بن مطهر علوی گوید

این قدر صفا که خاطرم راست — از خدمت سید اجل خاست
این مایه که طبع را قوام است — هم همت سید انام است
ذو الفضل محمد مطهر — آن عرق محمد پیمبر
آن مردم دیده مصطفی را — آن وارث صدق مرتضی را

عرق بالکسر ' ریشهٔ درخت ' ورگ ' و اصل هر چیزے - دریں جا مراد از نسل و فرزند باشد که پدر را بمنزلهٔ ریشه ورگ است - و ممدوح سید علوی بران عرق محمد گفته .

قدرش زدو کون بر گذشته — یک موے زمصطفے نگشته

یعنی مرتبهٔ ممدوح از هردو جهان بالا تر گذشته ' و یک مواز حکم شریعت نبی صلی الله علیه و سلم تجاوز نکرده -

دیں را شرف است شرع را فخر — بل سید شرع و دین ولا فخر
دیباچهٔ دودمان خویش است — علامه خاندان خویش است
از انسی و جنی اختیار اوست — بر مشرق و مغرب افتخار اوست
آن فاتحه صحف مهتری را — آن فاکهه باغ حیدری را
بوده در شهر علم حیدر — ویں سید دیں کلید آن در
وقف ابدی است بر زبانش — هر خانه که داشت شهر دانش

دیباچه : اول کتاب ' و روی آدمی ' و روی هر چیز - و بعضے نام قماش نیز گفته اند - در شهر علم - مراد از جناب مرتضوی است ' چنانچه در حدیث آمده : " انا مدینة العلم و علی بابها - " و قف : چیزیکه مالک آن کسے نباشد ' و آن مال خدا باشد .

جاه و شرفش ز بهر علم است — کاستاد سرای شهر علم است
شهری که خراجش آورد دهر — او میوهٔ باغ آن چنان شهر
پیش کرمش ز روی تسلیم — پیش قلمش بسوی تعلیم
کمتر حبشی است حاتم طے — نوبر عجمی است صاحب رے
زان مفخر آل وقت اجلال — بشکست فلک چو همزهٔ آل
تا سایهٔ آن همای رخشان — رفت از سرخطهٔ خراسان
چغد است ز انقلاب دهرش — بر کنگرهای چار شهرش
گر با زهری شود تن آسان — عنقا بینند در خراسان

باید دانست که آل در اصل اهل است که تصغیر او اهیل آمده - حاصل آنکه ممدوح مفخر آل سادات است - فلک پیش مرتبهٔ او چنان شکست شده که لفظ اهل از آل شکست - چه هاے دو چشمی که در اهل است ' دور کرده اهل را آل کرده اند حبشی دریں جا مراد از غلام است ' و صاحب رے : مراد از اسمعیل بن عبادة است که آن فصیحے بود - و عجمی : بمعنی نادان - و نوبر عجمی : مرکب مبتدی را گویند - و چار شهر : مراد از خراسان ' و هری و نشاپور ' و بلخ است اما ممدوح خراسانی ست - و تن آسان : تن پرور ' و بمعنی آبادان نیز آمده .

تا حضرتش از هری سفر کرد — درباد هری سموم اثر کرد

از حضرت مراد از ذات ممدوح است - و هری نام شهر است از بلاد ایران که دریں عصر نام هرات افتاده . سموم : بالفتح باد گرم که کشندهٔ حیوانات است - و بالضم جمع سم بمعنی زهر آمده - حاصل بیت آنکه ممدوح که وطن مالوفهٔ او شهر هری هست تاکه اوان شهر را گذاشته به بلاد دیگر نقل نمود - اکنون درباد نسیم آن شهر سموم اثر کرده است - یعنی از گذشتن اوان شهر ویران شده است که آبادانی شهر از برکت ذات ممدوح بود ,

کاں شم شمال عنبر آلود   از روح و نسیم خلق او بود

شم : بالفتح و تشدید میم بوئیدن و در استعمال بوے خوش آمده ، و شم شمال : مراد از باد نسیم است ـ که آن عنبر آلوده است ـ یعنی خوشبو است و روح : بالفتح آسایش و رحمت و نسیم است و دریں جا بمعنی وزیدن نسیم آمده .

گر سوی هری عناں گراید   از خاک هری جناں بزاید
زیور شود از پئی هدی را   هرای رکاب او هری را
بر گردن مرکبانش جاوید   دستارچه زر است خورشید
گردوں شده با همه مکانش   دستارچه بند مرکبانش
فرزند محمد عرب اوست   حسان عجم ورا دعا گو است
من شیعی صعب در هوایش   شیعی چه که غالئ ثنایش
عیدم ز جمال حالت اوست   فطرم ز حدیث قالت اوست
زیرا که چوں آن حدیث رانم   پر آب خضر شود دهانم
از بسکه ازیں حدیث راندم   امثال ز روزه باز ماندم
چوں دل سر خاندان او داشت   طبعم به ثنایے او فرو داشت
فرض است مدیح او بریں راه   ورنه من و مدح حاش لله
غم بیخ زده است ورگ کشیده   بیخ رگ جاں من بریده است

در مدح امام وحیدالدین ابن عثمان گوید

دولت آں بود و جانم آں داشت   کانفاس امام بوی جاں داشت
ذاتش برکات دولت احسان   صدر الحکما وحید عثمان
در هر کلمات او مفصل   هست از لقبش سه حرف اول
در طب و نجوم و حکمت ناب   در شیوهٔ نظم و نثر و آداب
بقراط و بزرجمهر و قسطا است   صابی و خلیل و جاحظ آسا است
بر قطب و زحل ثبات و حلمش   و ز شرم بیان و رشک علمش
رخ سرخ چو سیب سیبویه را   خوں تیره چو مشک مسکویه را
شاگرد دکان چار تختش   در دست بقا مهار بختش
در نوع علوم جنس او نه   در علم الهی از همه به
بر تخته خاطرش به برهان   از صفر کم اند هند و یونان
بر دفتر فکرتش بهر باب   از همه کم است علم اعراب

سازدپئے ناقهان محرور (۱)   از قرصه شمس قرص کافور
هر ماه که مه شود به عقرب (۲)   مسهل خور اوست چرخ و کوکب
تا مسهلش آفتاب خورد است   از صرع و تپ آفتاب فرد است
گر فطنت او بچرخ پوید   رنگ بهق (۳) از قمر بشوید
از مصری کلک زاد نیلش   و ز نعش و شهاب و تخت و میلش
خصمانش که میل میل دارند (۴)   چوں تخت حساب خاک سارند
با چندیں سحر سامری مال   موسیقائیست موسوی قال
با باغ بهشت مرغ گویا   خو کرده دلش برنگ و آوا
زاں دست بارغنوں بر آرد   زاں دیده بارغواں گمارد
دندان مراد آسماں رست   کز صحن زمینش ارغواں رست
خور شاهد اوست زاں بهر بام   از بام در آید ارغواں فام
من فایده جوی ایں مفیدم   عم بوده مدرس او معیدم
نفسم بدکانش چوب خورده   چوں مار بچوب نرم کرده
گر موسی ازانکه معجزش بود   از چوب فگنده مار بنمود
او حق دلم بچوب بشناخت   زیں نفس چو مار موسوی ساخت
من خرد چنو بزرگوارے   چوپان چو من بهیمه وارے
آں کافر سلطنت دهندش   ناچار که چوب بر نهندش
من چوبش خورده وقت تعلیم   شاشیده هزار نوبت از بیم
خورشید چو نیزه دار باشد   برابر مگیر اگر بشاشد
در عرصه ناقصان ناکس   فهرست کمال عون اوبس

---

۱ نا قهان اثان که از بیماری برخاسته که بصحت کلی فائز نشده باشند محرور اند که طبیعتش گرم و حار باشد قرص کافور قرص است که بشفای سرد می شود و جهت محرور الطبع فائده دارد یعنی ممدوح از قرص آفتاب که در کمال حرارت است جهت محروران قرصه کافور می سازد ـ ۲ یعنی چون ماه در برج کژدم باشد مسهل خوردن نهایت مفید باشد و چرخ و کوکب جهت ازاله مرض مسهل از و گرفته می خورند از ان است که آفتاب ازان وقتیکه مسهل او خورده ازتب و صرع وارسته
۳ داغهای ماه ۴ ای دشمنان او که در چشم او خواهش میل کشیدن دارند چون تخته حساب خاکسار اند ـ

در مدح نجم الدین علی سیهگر ، گوید

نجم الدین قدوهٔ معظم   بل حاق مجقق و محق هم
احمد علی آن امام اکمل   بل افضل و مفضل و مفضل
شیخ فرق و مراد عالم   بل اکرم و مکرم و مکرم
آن عصمت صرف نور فیاض   سلطان ائمه پور فضاض
گرکس بدل محمدستی   احمد علی این احمدستی
نوری که ز مشرق ازل تافت   نجم الدین احمدش مگر یافت
زان نام و لقب که خاص او راست   اینک دو فرشته چپ و راست
بر لوح خرد به نقطه و عجم   الحمد نوشته اند و النجم

عجم اگر بمقابلهٔ نقطه در آید اعراب مراد باشد .

بهر لقبش فزوده داور   از واو قسم کمال اختر
تا شیخ کلاه مغربی ساخت   خورشید بر آن کله سر انداخت
یک رشته ازان کلاه دریافت   زان رشته کلاه مغربی ساخت
شاگرد دل وی اند مطلق   شاهد بازان حضرت حق

یعنی حق تعالے در قرآن مجید اختر را بواو قسم یاد کرده "و النجم اذا هوی" و این قسم بر کمال اختر دلالت میکند از برای آنکه رتبهٔ مقسم به اعلیٰ میباشد . و آن جهت آنست که نام ممدوح نجم الدین شد ، و اگر نام او موسوم به نجم نمیشد ، حق تعالیٰ اختر را از واو قسم یاد نمیکرد . شرف ذات اختر بسبب نام ممدوح است که نجم الدین گفته اند و سیهگر برای آن میگویند که کسب سیم کشی میکرد چنانچه خود میفرماید

سلطان ائمه پور فضاض .

فضه در لغت عرب سیم را گویند . و فضاض : اسم فاعل است . و سیهگر : شاهد بازان حضرت حق تعالیٰ مراد از عاشقان الهیٰ است و کلاه مغربی : نوعے از کلاه است که از اهل مغرب بر سر میگزارند .

عرش و ملک اند چاکر او   نعش فلک است منبر او
بهر قدمش بآسمان بر   سازند عمود صبح منبر

هرگه که بمنبرے بر آید   ادریس بساقلے در آید
چون دولت بے بهانه هرگاه   زین غمکدهٔ من آورد راه
او نائب سیدالبشر شد   سید بمغاک خاک در شد

عمود صبح : خطے که بر آسمان بوقت صبح بر می آید و مغاک خاک : مراد از قبر .

من جسم و روح اوست مادام   ارواح روند سوی اجسام
من ساغر و اومی مطهر   تصحیف بخوان و قلب بنگر

تصحیف : در لغت خطا کردن ، در نوشته ، و در اصطلاح شعرا : بر گردانیدن نقاط لفظ باشد ، چنانچه ساغر اگر نقطهٔ غین را دور میکنی و نقاط شین معجمه برسین مهمله گذاری ، ساغر ، شاعر میشود چنانچه شیخ سعدی علیه الرحمه گفته .

مرا بوسه گفته به تصحیف ده   که درویش را بوسه از توشه به

چون نقاط بوسه بر گردانی توشه می شود . و قلب می ، یم میشود . حاصل بیت آنکه ممدوح بمنزلهٔ دریاست ، و من شاغر اوهستم ، اے مدح کنندهٔ اویم .

آید بر من ز روے ظاهر   نه مے بر ساغر آید آخر
خورشید نه نزد ذره آید   حلوا بسلام تره آید
بیمار دل مرا طبیب اوست   تیمارکش من غریب اوست
کارم به بقاش نضج پذرفت   بحران دل سقیم من رفت
رسم است طبیب را که هموار   آید گه شام نزد بیمار
او را حرکت ز بعد شام است   زو شام و شبم صباح و بام است
هر جا که در آید آن دل افروز   شبها صبح است و صبحها روز
رویش بشب اندرون چه دانی   در تیرگی آب زندگانی
شمع من مظلم است نورش   زان بیش بشب بود حضورش
از باد زوال باد امانش   و ز دیدهٔ دهر شمعدانش
هفت اندامش زمین حلم اند   هفت اختر آسمان علم اند
دل زامدنش بشب نشان دید   خود ظل زمین به شب توان دید
شاید که بشب کند تجشم   کانوار بشب دهند انجم
معراج بشب نمود مختار   از طور بشب شعاع زد نار

و هفت اندام : مراد از دو زانو ' و دو کف و دو کف دست و جبه که بدان سجده برند - ظل زمین : مراد از شب است که " اللیل ظل الارض " واقع است - و مشاهد : بمعنی لائق آمده و تجشم بمعنی ریخته شدن - و مختار مراد از جناب رسالت است .

شب پیمایند روشنان راه   شب دارد داغ ینزل الله (۱)
شب هودج سالکان راه است   شب غالیهٔ عذار ماه است
شب بیش زنند عاشقان آه   شب بیش رود عروس زی شاه
شب حامل آفتاب زایست   شب غواص صدف کشای است
غواص سیاه زنگی آسا   صاحب گهری ز هفت دریا
آن گوهرها چو بر سر آید   مه چون صدف گهر نماید
آن گوهر اگر بدادے افلاک   بر مجلس شیخ هاشمی پاک
انشا کند از فواید فکر   در بارهٔ من قصاید بکر
خود دید کس این فتوح دارد   برجیس ثناگر عطارد

حاصل بیت آنکه ممدوح در مدح من قصیده گفت ' و این بمنزلهٔ من فتوح است - یعنی کشایش کار من است ' و من بمنزلهٔ عطارد ' و او بمنزلهٔ برجیس ' و برجیس مداح عطارد باشد - و این ندرت را کدام کس دیده است .

بر من بطریق مدح بر بست   یک شعر که ثغر سحر بشکست
هرکان شکرین قصیده خوانده است   چون پسته دهان کشاده مانده است
جانم به بقاے اوست دل شاد   شادی به بقاے حضرتش باد

ثغر بالفتح و قیل بالضم دندان پیشین را گویند و بمعنی مطلق دندان نیز آمده .

مرثیه عماد ابو المواهب بکرم ابهری گوید

عذراست گرم سخن بود پست   کان نطق بلند من فرو بست
بگداختم از تف مصائب   از مرگ عماد بو المواهب
در ماتمش از سخن چه لافم   موئے شده موے می شگافم
باریک معانیم ازین روے   شک نیست که موے زاید از موے

(۱) اشارت است بحدیث قدسی ان الله ینزل فی کل لیلة الی سماء الدنیا فیقول هل من داع فاجیبه هل من مستغفر فاغفره .

اے دیدهٔ دهر کو سوادت   اے خاک بهر کجا عمادت
اے ابهری از فراق ناگاه   الآن قطعت ابهری آه
گفتند که هفتهٔ نوان (۱) بود   بر بستر مرگ ناتوان بود
تا آخر دم ز روز اول   بودے بز بانش افضل ' افضل

افضل نام خاقانی است که افضل الدین محمد است حاصل آنکه ممدوح در وقت مردن خود مرایاد میکرد ' و بزبان خود نام من بسیار می راند ' و افضل افضل میگفت .

چون خضر جهان نوشت و بشتافت   تا چشمهٔ عذب خاطرم یافت
کاندر ظلمات خاک شروان   اشعار من است آب حیوان
گرچه چو خضر همه صفا بود   اسکندر وار کم بقا بود
بکشاد جهان علم یکسر   درسی و سه سال چون سکندر
اسکندر دین ز شهر دارا   سدے بده رخنه های مارا
اکنون غم فرقتش ز سیماب   سد ساخته پیش چشم احباب
آن چشم مباد خود که زین پس   بے او نگرد بنا کس و کس
آن جسم مقدسش که صد بار   معصوم تر از روان ابرار
بر تافت عنان چو جانش هیهات   از سوے بهر بسوے جنات
از خاک سوی جنانش بردند   بر کتف فرشتگانش بردند
یوسف بده ملک دار دین را   پس صید شده چه زمین را
آن یوسف بعد چه سرے یافت   این چاه ز بعد سرورے یافت
زین یوسف تازه گشت بینا   این زال ضریر چون زلیخا
یوسف شد و قلب یوسف آسود   یعنی فسوی (۲) که دشمنش بود
سیمرغ شکار شد فنا را   چه روے بقا است خنفسا (۳) را
دونه اسدے نهاد ماتم   کلب کلب از نهاد خرم
اے دونه شما وراے ثابت   اے کلب شماتت و شماتت
حاسد شدن هنر هنر نیست   عیبی ز حسد بزرگ تر نیست
شر در ره شرم معتبر نیست   بو شر ز نژاد بوالبشر نیست
بگرفت جهان جهان ابتر   فاضل شکن و فضول پرور
هرکس که فضول پرور است او   بوالخیر مگو که بو شر است او
بوالخیر نه بو سعید هم نی   بل بو شر و بوشقی عقبے

(۱) نالان و لرزان - (۲) باد نرم که از شام بر آید - (۳) جانوری است که بوی گنده دارد .

من هم بزحیرم از خری چند ‌ ‌ ‌ قولنجی شوخ آسمان رند
مشتی بخسان که نحس زایند ‌ ‌ ‌ باهفت سر و چهار پایند
ذوق از سخنان من فزایند ‌ ‌ ‌ پس در سخنم سخن فزایند
چون بحر بجوشم از سخن شان ‌ ‌ ‌ صد حوض ز حیض در دهن شان
این دیوسران دست واکن ‌ ‌ ‌ چون دیوچه یک صفت سروبن
الحاد خران و دین فروشند ‌ ‌ ‌ کوته چشم و دراز گوشند
نے فهم چو فهم آتش افزای ‌ ‌ ‌ بے فضل چو فحل مادران گای
الا الموت نیست شان یاد ‌ ‌ ‌ هم صورت آن حروف شان یاد
بشنو سخنی که میشود فوت ‌ ‌ ‌ نقش الموت چیست الموت
چون نقش الف بصف دعوی ‌ ‌ ‌ جمله طلبان و هیچ شان نی
آنکه ز پے مراد هردون ‌ ‌ ‌ هم دال شده بخم و هم نون
کوفی سیر و غلیظ بنیاد ‌ ‌ ‌ چون را بزبان اهل بغداد
چون سوزن سر شکسته زاول ‌ ‌ ‌ سرنی و بمانده تن معطل
یا چون سروبن شکسته سوزن ‌ ‌ ‌ تن گشته خراب و سرنه برتن
یارب که چه ابله اند و ابکم ‌ ‌ ‌ این قوم که اخرب اند و اخرم
وان سوختگی بدستها شان ‌ ‌ ‌ نقره شده نقرهٔ قفاشان
من برسر عالم از سرسود ‌ ‌ ‌ دندانهٔ تاج عنبر آلود
ایشان همه هم درین ریاست ‌ ‌ ‌ دندانهٔ سیره در نجاست
برنکته چرب من فتاده ‌ ‌ ‌ دهنے بچراغ دهن داده
یکسر همه ریزه چین خوانم ‌ ‌ ‌ پس غارت کرده خوان جانم
یکسر همه جرعه خوار جانم ‌ ‌ ‌ پس داده باب نقش نامم
یکسر همه میوه دزد باغم ‌ ‌ ‌ پس کشته بباد کین چراغم
از پهلوے من کمال دیده ‌ ‌ ‌ پس پهلو من چو سگ دریده
امروز غریبم اندرین فن ‌ ‌ ‌ وین قوم چو سگ غریب دشمن
از گفتهٔ من شده زبان ور ‌ ‌ ‌ پس کرده زبان بگفت من در
چون ابرکه در حمایت مهر ‌ ‌ ‌ بالا شود و بپوشدش چهر
از مهر فلک بلند گردد ‌ ‌ ‌ پس بروی چشم بند گردد
هر کو سر سفله بر کشید است ‌ ‌ ‌ آن بیند کافتاب دید است
خود را نظرای من شمردند ‌ ‌ ‌ آخر فضلای دین نه مردند

گوئی که جعل کند شناسند ‌ ‌ ‌ تا گوی زرین عنبر آگند
دانند زماه چرخ اخضر ‌ ‌ ‌ تا ماه مقنع مزور
آن زنده سری است بادپیمای ‌ ‌ ‌ وین هست فسرده زمن پای
آن اصل ز آفتاب دارد ‌ ‌ ‌ وین مایه ز چاه زیبق آرد
گاویست که عنبر آورد بر ‌ ‌ ‌ گاویست که هست بشکل آور
از یک نے بوریا توان کرد ‌ ‌ ‌ و ز دیگرنی شکر توان خورد

ماه مقنع حکیم از سیماب ساخته ، روزے آن را اندرون چاه میگذاشت و شب را بر آسمان صعود میکرد گویند که روشنی اوتا دوازده فرسخ می بود .

در قدح ابوالعلائے گنجه می گوید

بینی سگ گنجه را درین کوے ‌ ‌ ‌ هم سرخ قفا و هم سیه روے
آن سرخی نه از مغمزی خواست ‌ ‌ ‌ سرخی که ز دست مرغزی خواست

مراد از سگ گنجه حاکم گنجه است که ابوالعلا نام دارد ، و دشمن خاقانی است سرخ قفا : باعتبار قفا زدن ، یعنی مردمان از بسکه او را چنان قفازده اند که پشت او سرخ شده است - و قفا ، بمعنی پشت نیز آمده ، و سیه او باعتبار بد بختی او گفته یارخش سیه بوده باشد . مغمزی : ساکن غمزی که آن نام شهر است ، ساکن آنجا سرخ رنگ میباشند - و مرغزی قفازن را گویند ، یا خطاب آن شخص است که باو عهدهٔ قفازنی تعلق باشد حاصل آنکه ابوالعلا سرخ قفاشده است ، و آن سرخی نه مانند سرخرویان غمزی هست ، که ان سرخی احسن است ، بلکه آن سرخی از دست قفازن حاصل شده است که نام او مرغزی باشد و شیخ عبدالسلام شارح این کتاب نوشته که مرغز نام جاے است ، مرغزی : اهل مرغز و مغمزی بمعنی مالیدن - و آن سرخی قفا از مالیدن نه بهم رسیده ، بلکه از بسکه اهل مرغز قفا زده اند .

آن ملحد بو العلا سافل ‌ ‌ ‌ چون وحش بهیمه ، غفل و غافل

ملحد : کافر را گویند ، بو العلا نام حاکم گنجه که قدح او مذکور میشود . سافل : مرد کمینه و فرو رونده در عصیان - و وحش بهیمه : اضافت عام بسوی خاص است ، چه وحش و دام

و بد هردو را شامل است ، و بهیمه بد باشد نه نام و غفل : بالضم آنکه امید خیرو بیم شر ازو نباشد - و مرد بے تجربه و بے خبر از احوال و خیریت است .

غر بچه و غرچهٔ ز کوری غوری غرکی ، نه اصل غوری

غر : در لغت فارسی زن فاحشه را گویند ، و غر بچه : عبارت از قحبه زاده باشد ، و این کلمه درشان و لد الزنا مستعمل میشود غرچه : بمعنی مخنث آمده و نادان و احمق را نیز گویند - وکور : نابینا است غوری غرکے : ای سگ غوری زیرا که غرک سگ را گویند - و سگ غوری بسیار مفسد میشود ، نه اصل غوری : یعنی حسب و نسب از اهل غور ندارد - حاصل آنکه ابو العلا ولد الزنا است ، و قحبه زاده است - و متصف به صفت مخنثی است ، و راه هم چون نابینا میرود - و پیش و پس را نمی شناسد - و در حقیقت مانند سگ غوری مفسد است اگرچه خود را از اهل غور میداند ، اما حسب و نسب او باهل غور متحقق نشده -

و شیخ عبدالسلام شارح این کتاب که نوشته این است :

غر باول مفتوح ، بثانی زده - زن فاحشه - و باول مضموم ، دهنه خانه را گویند - و باول مکسور ، در عربی مرد غافل و کارنا آزموده باشد - غرچه باول مفتوح و جیم عجمی سه معنی دارد ، اول : مخنث و نا مرد بود - دویم : مرد غرجستان را گویند - سوم : احمق و نادان بود - غور : نام ولا یتیست - حاصل آنکه ابو العلا در اصل قحبه بچه و مخنث و نا مرد است بکور دلی و کور باطنی مشهور ، اے چون ازین امور شنیعه وقبیحه آگاهی ندارد ، و متنبه نمی‌شود ، یقین است که کور ونا بینا است - غوریست ، یعنی خود را از مردم غور میگیرد ، اما اصل غوری غرک است ، و کاف عربی کاف تصغیر است - انتهی کلامه .

اگرچه حصول هر دو تقریر واحد است ، اما در تقریر اول لفظ غرک بمعنے سگ آمده ، و در تقریر ثانی غرک : بمعنی غوری است ، و کاف را کاف تصغیر نامیده - و قائل بمعنی غرک که سگ است نشده ، فافهم .

چون آن سگ غوری از جهان زاد همشیرهٔ شیخ نجدی افتاد

سگ غوری : مراد از همان ابو العلا باشد - و شیخ نجدی ، ابلیس را گویند ، زیراکه اصل ابلیس از زمین نجد است ، و آن شهریست مشهور - حاصل آنکه چون ابو العلا که در خاصیت سگ غوریست ، در جهان تولد شده مثل ومانند ابلیس گردید یا آنکه ابلیس و ابو العلا ، هر دو برادر رضاعی اند - یعنی آن هر دو شیر از یک مادر خورده اند ، زیرا که انچه در ابلیس فساد است ، در ذات ابو العلا نیز است .

آن جاحظ وقت رابدی خواه آن جاحد دین اباده الله

جاحظ : در لغت آنرا گویند که حدقهٔ چشم او بیرون آمده باشد - و نیز نام عالمے است ، مشهور از علماے امت درین جامراد از خاقانی علیه الرحمه است - بدی خواه : اے خواهنده بدی - جاحد دین : اے منکردین محمدی اباده الله : این کلمه ایست در عرب در محل دعاے بد استعمال می‌کنند - مانند کبه الله یعنی هلاک کند او را الله تعالے و سرنگون سازد - حاصل بیت آنکه ابو العلا خاقانی را که در کمال خود مانند جاحظ عالم مشهور وقت است ، بدی میخواهد ، یعنی دشمن است ، و نیز منکر است از دین محمدی ، خراب میکند او را الله تعالی .

سکزی و چو سکزیان محتال پرورده بشیر سگ علے الحال

سکزی زاده - سگ را گویند و بمعنی سخت جان نیز آمده - و نیز نام قومی است ساکن سیستان و رستم و زال نیز ازان قوم است - و محتال حیله گرو متکبر اگرچه سکزیان محتال نیستند ، اما درین جا در قدح ابو العلا واقع شده ، براے آن نسبت بمحتال نمود - و بشیر سگ پرورده شدن : بمعنی خاصیت سگ پیدا کردن است چه در سکزیان طریقه است که چون بچه از شکم مادر تولد شود ، او را شیر سگ میخورانند ، از براے آنکه مولود سخت جان و مرد گزنده و خشمناک و تند خو در زمان آینده میشود ،

حاصل بیت آنکه ابوالعلا ساگ زاده است ، و در سخت جانی مانند سگ شهرت دارد و مانند سگزیان متکبر و حیله گر است و والد اورا بشیر سگ پرورش کرده است که این خاصیت سگ که گزندگی است ، در ذات خود دارد ، و آشنائے کس نیست .

بطریق زمانه باپ بطروس   صدره به ازین جهود منحوس

بطریق : در کشف اللغات ، بالکسر نام زاهد ترسایان است و در صراح بمعنی سر هنگ و مرد مبارزاست . و در کنز اللغات بطریق قائد است از قواد روم بمعنی لشکرکش روم - و بطروس یکے از زهاد ترسایان است . و باپ در فارسی پدر را گویند چنانچه در عربی اب میخوانند . و در فرهنگ جهانگیری : باپ اول باے عربی و ثانی عجمی ، مرشد ترسایان است که بادشاه نشان باشد . و بطروس : یکے از باپان است . جهود : کافر که منکر دین است و منحوس آنکه نحوست داشته باشد . حاصل بیت آنکه ابوالعلا در عصر خود مانند بطریق لشکرکش کفار و مرشد ترسایان است یعنی کفر و ضلالت از ذات او منتشر شده ، بلکه پدر بطروس است . یعنی ترسایان اورا مرشد خود میدانند ، ازو تربیت پذیر می شوند ، هرگاهیکه چنین صفت داشته باشد جهودان نحوست زده ازو صدبار بهتر اند .

خواهی اش جهود ملحدان خوان   ورخواهی ملحد جهودان خوان
مانند جهود شد زحل رنگ   لابل چو زحل جهود نیرنگ
او کیست که باروان تاریک   باشد بمشابهت هویدک

زحل : رنگ سیاه دارد و تشبیه او بجهود برائے آنست که جهود هم لباس سیاه دارند ، و ابوالعلا نیز سیاه پوش است ، بنا بران اورا مانند جهود گفت ، و تشبیه در سیاه پوشیٔ است ، و نیرنگ : بمعنی مکرو فریب آمده و هویدک : در رشیدی نام یکے از پیشوایان ملاحده و نصاری است و درین جا ابوالعلا را نسبت باو کرده .

او جزپئے نفی حق نپوید   این از اب و ابن و زوج گوید

اے ابوالعلا مذهب نفی حق دارد ، و میگوید که حق تعالیٰ نیست ، اگر باشد مجبور است ، یعنی اختیار ندارد . و آن هویدیک که مرشد نصاری است ، قائل اب و ابن و زوج است ، یعنی حق تعالے را پدر و حضرت عیسیٰ را ابن و مریم را زوجهٔ او میگوید . نعوذ باالله .

او مشرک و این معطل از دل   هر مشرک به از معطل

یعنی هویدیک مشرک است که شرک در ذات باری جل شانه میدارد ، و ابوالعلاء مذهب معطله دارد ؛ چه معطله نام جماعت ایست ، که خدائے تعالے را تعطل ثابت می کنند . و اعتقاد نفی اثار اسماء صفات حق جل و علا میدارد ، و گویند که حق تعالے در اختیار خود معطل مدبریست ، زیرا که او شرک در ذات باری میکند و این در نفی اختیار حق اعتقاد دارد .

از نم شده آفتابش از دست   شناع و دهان دریده چون طشت

آفتاب : بمعنی آفتابه "و آفتابه از دست افتادن" بمعنی آدمی نجس ماندن است . چه آفتابه ظرف طهارت است ، آب از آفتابه نرسد ، طهارت حاصل نمی شود ، . و نم : درین جامراد از آب منی است و شناع : بمعنی شنعت کننده ، و درین جا مراد آواز کننده است و دهان دریدنی ، و آواز کردنی هردو در ذات طشت است . حاصل آنکه ابوالعلاء که بالذات مخنث است ، نم را یعنی آب انزال را چنان برداشته است که آفتابهٔ طهارت از دست او افتاده است ، و مانند طشت دهان دریده و فریاد کننده است . چه طشت دهان کشاده دارد ، و اگر درو در افتد فریاد میکند . و ابوالعلا باین صفت متصف است . غرض آنکه درین بیت لوازمه مخنثی مذکور شد ، اگر کسے غور کند ، باریکی او را خواهد دریافت و در بیت آینده نوعی صراحت میکند که در معنی تاکید بیت اول است ، و آن این است :

لا بلکه چو طشت شمع زاغاز   خو کرده بشمعهاے سرکاز

و این بیت نیز در مفعولیت ابوالعلا آمده و مخنث را تشبیه بطشت داده ـ از برای آنکه طشت سر کشاده است ، و مخنث هم بدان صفت موصوف میباشد ـ و کاز بمعنی مقراض . و درین جا مراد از فخذین اوست ـ و خو کرده : عاشق را گویند حاصل بیت آنکه ابوالعلا از آغاز طفولیت عاشق آلهٔ تناسل ذکور است ، و چون طشت پیوسته اندرون خود شمعها دارد ، یا از شمع سر در کاز ، کنایت از قضیب مختون است که باعتبار ختنه سر بریده گفته باشد ـ و درین محل تشبیه بشمع و کاز مولوی جامی علیه الرحمهٔ نیز داده اند .

الف کرد از دو شاخ لام الف دور   رهاند از کاز سیمین شمع کافور

هم نار جحیم گرددش جان   دارد نسب از جحیم خذلان
هم بر سر آز جان دهد باز   بوده نسبش ز آتش آز
بینی که جعل بوقت گرما   ماند بجعل به فعل و سیما
هم بر سر آتش جان بر آید   از فعل جعل چها بزاید
گرد درو گرد گره گردد   چون از در دین ستوده گردد

و جعل جانور ایست سیاه که همیشه در سرگین میباشد ، و از بوے خوش بمیرد ـ و از ثقل چهار پا مراد سرگین چهار پایان ست ـ و گرد کوه : مرکب ، نام کوهیست که آن مقام ملاحده است

صباحی را در ابر جوید   چون یافت نعم صباح گوید

یعنی حسن بن صباح که سر کردهٔ ملاحده بود ، و صباحی جماعت اویند ، و اعتقاد آن جماعت آنست که اوزنده ازین عالم بآسمان رفته است ، و باقوم خود در ابر آمده سوال و جواب میکند ، و ابوالعلا نیز ازان جماعت است .

گوید که حسن پیمبرے بود   کیال بزرگ مهترے بود

کیال : نام ملحدے بود ، براے اثبات دین ملحداں کتابے تصنیف کرده ، و نام این کتاب بقنوس مشهور است حاصل آنکه ابوالعلا حسن بن صباح را پیغمبر میداند و کیال را بزرگ دین میشمارد ، و عمل بر قنوس میکند .

گوید که محمد اے برادر   مردیست حکیم کیمیاگر
او با زن زید آن و این کرد   انگاه ورا نکاح دین کرد
از محدث کاف ونون که مولیست   محجوبم ازین حدیث اونیست

محدث : احداث کننده را گویند که از محدث کاف و نون : مراد از جناب باریست که صاحب است ـ محجوب : درین جا مراد از مرد شرمنده است ـ و حدیث : بمعنی سخن آمده حاصل بیت آنکه مصنف میفرماید که ابوالعلا جناب رسالت را حکیم و کیمیاگر اعتقاد میکند و متهم بامر ممنوع بازن زید میکند اگر این اعتقاد او نباشد ، و این حدیث بر زبان او نباشد ، من از حق تعالے که او مولاے جهان ، و پیدا کنندهٔ کاف و نون است شرمسار بوده باشم چه مصنف قسم خورد که اعتقاد ابوالعلا همین است که در ابیات ماسبق مذکور شد .

از روضه مصطفی که مینو است   بیزارم ازین سخن نه گفت اوست
هستند برین گواه شب روز   در فندق نودو صد کله دوز
در فندق نو بود دکانش   صد گوز دو مغزی در دهانش

فندق : بضم فا و دال ، کاروان سراے که بر سر راه باشد و نام موضعے است ، و نیز میوهٔ معروف اما درین جا مراد از محله ایست که فندق نو نام دارد ـ و کله دو زان زر باف دران جا سکونت دارند ـ و آن بیرون شهر شروان است حاصل بیت آنکه مصنف میگوید : اعتقادیکه ابوالعلا دارد ، آنچه که در ابیات بالا گفته ام ، دران تفاوت نیست ، و برین معنی دو صد کله دوز در فندق نوکه نام محله ایست ، شاهداند ، و گواهی میدهند ، و ابوالعلا نیز دکان خود در فندق نودارد و گوز دو مغزی گوز تند را گویند که بدو آواز بلند بر آید .

زو فندقیان بطبع ناخوش   بانعره چوشه بلوط ز آتش

شه بلوط : نام چوبیست که چون در آتش اندازند ، فریاد میکنند ، و در هندی آنرا پلوط گویند ـ حاصل بیت آنکه اهل فندق ، یعنی ساکنان آن محله از ابوالعلا ناخوش اند ، و از دست او فریاد برمی آرند ، چون شه بلوط در آتش و عبدالسلام شارح این کتاب نوشته که فندق نو نام محله کله دوزان است در شهر گنجه .

آنکه احمد را حکیم داند   خاقانی را به بیں چه خواند
گوید که رسول بود فاخر   در پور علی چه گوید آخر
فرعون شده ایں لعین بد دیں   ماںا که نماند اهل قزویں
شروان که چو کعبه بود ازیں بیش   گردش چو کنشت ز آتش خویش
بیت المقدس بده بایام   چوں دار قمامه گشت بدنام
بر جبهتش از فنا رقم داد   اهل الموت را علم باد

دار القمامه : نام محلهٔ کناسان است ، و نیز کنشت نصاری را گویند .

باز آمدن بسر حدیث و تخلص کردن بنعت محمد صلعم ، و مدح محمّد خجندی

از قدوهٔ جهل یاد نارم   چوں یاد دو قدوه قبله دارم
از منقطعاں سخن نرانم   کا حرام دو کعبه یافت جانم

حاصل بیت آنکه ابوالعلاء که یکے از منقطعاں دیں متیں است ، ازو سخن نرانم ، و اکنوں ذکر مزخرفات او نکنم زیرا که احرام دو کعبه جان من بسته است : یکے جناب حضرت رسالت پناه است ، و دیگر جناب سید محمد خجندی که آں هر دو بمنزلهٔ دو کعبه اند ، قدوه : بالکسر و الضم ، پیشوا .

بگذارم شرح نا تماماں   دل نشکنم از شکسته داماں
آں قدوهٔ کائنات یکسر   ویں قبلهٔ اهل هفت کشور
آں صیقل صادق انبیاء را   ایں آسی حاذق اصفیا را
آں کرده برسم عاشقاں چاک   کحلی سپهر و عودی خاک
ایں در زده آتش از سر سوز   در جیب ملمع شب و روز
گر بو الحکماں کنند بیداد   صدر دو محمدم حرم باد
اندر حرم از سگاں نه ترسم   بلک از شیر ژیاں نه ترسم

صیقل : زداینده آئینه وغیر آں و تیز کنندهٔ شمشیر را نیز گویند و آسی : طبیب را گویند - و حاذق : بمعنی زیرک و دانا و استاد در کار آمده - اصفیا : دریں جا مراد از اولیا است - و کحلی سپهر مراد از آسمان است که رنگ سیاه دارد زیرا که کحلی جامه ایست سیاه - و عودی خاک : مراد از زمیں است که رنگ عودی دارد و حرم باد ای پناه من باد .

دردل غم اژدها ندارم   کافریدونی درفش دارم

اژدها : مراد از ضحاک است - دریں جا عبارت از ابناء عصر خود است - افریدوں : اے فریدوں نام بادشاه است - و درفش : مراد از علم کاوه آهن گر که در لشکر فریدوں بود - آنرا درفش کاویانی نیز گویند - و ذکر آں در صدر کتاب نوشته شده .

مرغ حرم از زیاں معاف است   من صید سگاں شوم گران است
در کهف دو شاهباز عالم   آخر زکبوترے نیم کم

و معاف بالضم و التشدید فا باز داشته شده از حرام - و پرهیزانیده شده - کهف : پناه و غار ، و کهوف جمع آں .

العزة صارمی و جیشی   فی نعت محمد القریشی
الحکمة جنتی و جندی   فی مدح محمد الخجندی

صارم : شمشیر برنده - و مرد دلیر را نیز گویند که در جنگ برندهٔ سر دشمنان است - و عزت : بمعنی بزرگی و در خزینة اللغات بمعنی قوت و خیرگی و عزیزی آمده ، و بالکسر و التشدید زاے معجمه مفتوحه متحقق شده - و در بعضے نسخ بجاے العزة ، العدة بنظر در آمده - و آں بالضم و التشدید دال ، ساز و ساخت و آمادگی باشد - حاصل آنکه نعت سید عالم صلے الله علیه و آله و سلم بزرگی من است ، و آں بزرگی در حکم تیغ برندهٔ من و لشکر من است ، چه کسے را که تیغ برنده و لشکر باشد ، بر همه غالب است ؛ پس غلبهٔ من به سبب نعت محمدی بر همه ابناے عصر ثابت است - ونیز حکمت اشعار من که در مدح محمد خجندی معروف است ، و آں سپر من و نیز لشکر من است - و جنة : سپر را گویند - و جند بمعنی لشکر آمده .

در مدح صدرالدین محمّد اصفهانی گوید :

صدر الدین صدر دار ملت   بر تر ز سه بعد و چار علت

یعنی ممدوح صدر نشیں ملت اسلام است و پاک تر از سه و چار علت است - و سه بعد : عبارت از طول ، و عرض ، و عمق باشد ، که ایں خواص جسم است ، و جسم بے آں ترکیب پذیر نیست - و چار علت کنایت از (۱) علت مادی ، و (۲) علت صوری ، و (۳) علت فاعلی ، و (۴) علت غائی است - و ایں چهار

هم جسم ممکن را نا گزیر است . حاصل آنکه ممدوح مرکب از عناصر نیست که اورا سه بعد و چهار علت عارض شده باشند، بلکه ازینها برتر است ، یعنی ترکیب از نوریست .

آں قابل مغز وحی مغزش — وان قالب سر حدیث نغزش

مغز کلمات و سر اکبر — بنموده مقشر و مفسر

دیں از دو محمد است بر جاے — چرخ هدی از دو قطب بر پاے

بصری که محمد عجم راست — از فیض محمد عرب خاست

آں گنج هدی نهفت و بگذشت — ایں مهر نهادو پاسبان گشت

گنج قرشی بدید رایش — کرد ارقم مصری اژدهایش

بر نقب زنان گنج واخورد — دست همه از قلم قلم کرد

زاں خوں که ز راه دست شاں ریخت — گلگونهٔ روی ملت انگیخت

نقابان هر کجا که هستند — همچوں ماهی بریده دستند

در چه قلمش نهنگ وار است — همچوں دریا خزینه دار است

سدیست عظیم مهر مالش — یاجوج ضلال را ظلاش

زاں خضر چوزی مقام اوتاخت — اسکندر شرم نام او ساخت

ارقم : قسمے است از مار رنگ سپید و سیاه دارد - وارقم مصری : مرکب دریں جا مراد از قلم ممدوح است - و نقب زنان دزداں را گویند که دیوار را براے دزدی سوراخ میکنند - و واخورد : بمعنی ملاقات کردن آمده ، و دست قلم کردن بمعنی قطع کردن است و گلگونه : رنگیست سرخ که عروسان بر روی مالند ویاجوج نام قوم است که سکندر رومی براے دفع آنها سد بسته، و آنرا سد سکندری میگویند - و دریں جا مراد از گمرهان دین است که ارادهٔ خرابی دیں دارند .

صدرش حرم موحداں است — او دامغ اهل دامغان است

اے صدر ممدوح آنست یعنی تمام بزرگان دیں که هستی خود را فنا نموده در هستی خداے تعالے باقی شده اند ، در مجلس ممدوح سکونت دارند - و دمغ بالفتح ، سر شکستن - چنانچه بمغز رسد ، و دامغ : اسم فاعل است ، اے سرشکننده ، دریں جا مراد از ملاحده است - و دامغان : نام شهریست از قهستان که سکان آن ملاحده اند - حاصل مصرع آنکه ممدوح سرشکنندهٔ ملاحدهٔ دامغان است . و صحبت نهنده با موحداں .

از نور اله گرفته مصباح — شب کرده صباح اهل صباح

محسن کرم و معین ایمان — تاج فرق وامین فرقان

مصر است و عراق در پناهش — عین الشمس است بارگاهش

شعری نظر است جان پاکش — دهن البلسان لسان پاکش

محسن : عبارت از محسن بن زائده است که در زمان هارون الرشید شخصے بود و معین : یاری دهنده - و فرق : جمع فرقه ، مراد از جماعت مسلمین است - و عین الشمس : دیهے است در مصر که آنجا درخت بلساں میشود .

هادی همه دریں جهاں اوست — مهدی امم دریں زماں اوست

گفتند چهی است در صفاهاں — دجال دراں چه است پنهاں

عقل ایں کلمه دروغ دانست — کاینک مهدی در اصفهاں است

مهدی بفضاے آسماں نیست — دجال بچاه اصفهاں نیست

مهدی است در اصفهاں ممکن — دجال بر آسماں معین

اینک همه شب سیاه دجال — آں دیو دلاں آدمی مال

اینک همه روز مهدی پاک — در صدر هدی ورای افلاک

مد قلمش بگاه فتوی — داروی خضاب فرق دنیاً

زاں خامه که روی دیں نگارد — دنیا نقط عروس دارد

فتویش کشیده دی به تعجیل — در دیدهٔ فتنه آتشیں میل

امروز کشیده هم بدیں باب — در موضع میل سرمهٔ خواب

شد فتنه بدست خواب مقهور — کاگه نشود بجنبش صور

یک موئے نه جنبدش ز موئے — کافیوں خورده است فتنه گوئے

مد : به تشدید دال ، خطے که بر سر الف کشند ، و در اصطلا اهل سیاق خط دراز که بالاے حساب نگارند - و از نقطهٔ عروس مراد از خال عروس است که باعث زیب چهرهٔ اوست - آتشیں میل : مراد ازاں میلے است که در چشم کشیده چشم را کور میکنند - و نیز نام مکان است که آنرا موضع میل میگویند ، ممدوح دراں موضع مدفون است وافیون خوردن : بمعنی : در خواب رفتن است .

در مدح برادر صدرالدین که اورا جمال‌الدین محمود خوانند

موسی قدم است و مصطفی جود   هارون علی و جمال محمود
ذوالمجد جمال دین مختار   محمود کایاز اوست احرار
مانده ایاز عشق و خدمت   بلکه ازبن گوش ایاز خدمت
پاکان همه بر کشیدهٔ او   احرار درم خریدهٔ او
چون همنام از سپاه ایمان   ویران کن سومنات خذلان

اے وقتیکه ممدوح همنام محمود غزنوی شد، از فوج ایمان سومنات خذلان را ویران ساخت یعنی کفر و کفار که خذلان عبارت ازوست ، منهدم کرد ، و همه کافران آن دیار را مسلمان ساخت چنانچه محمود غزنوی که سومنات را ویران نمود ، و بت او را شکست ، و سومنات نام بتکده باشد ، در ملک گجرات سلطان محمود سبکتگین آنرا ویران نمود ، و در هندوستان خانقاه مسلمین و مساجد بنانمود ، اگرچه اسلام در هندوستان از نصیرالدین سبکتگین پدر محمود رسیده اما بعد وفات او باز کفار مسلط شده بودند و محمود در عصر خود رسیده هندوستان را باز تسخیر نمود و سومنات ویران ساخت و مراد مصنف این است . و محمود از لشکر اسلام سومنات را خراب کرد . ممدوح که همنام اوست بقوت ایمان ، سومنات خذلان را ویران ساخت .

غیبی است غرائب مقالش   و ز غیب غریب تر خصالش
الحق دو برادر فلک فر   چون جوزا یکدل و دو پیکر
چون احمد و جبرئیل همدم   چون عیسی و آفتاب باهم

یعنی صدرالدین و جمال‌الدین که هر دو بخود برادر حقیقی اند اگرچه مانند جوزا در ظاهر دو پیکر اند ، یعنی هریکے وجود علاحده دارند ، امادر معنی یکدل هستند ، و جدائی درمیان ندارند و بعضے میگویند که آن هردو برادر تواماننند ، یعنی هر دو از شکم مادر معاً تولد شده اند . و تشبیه جوزا بر توامانیت آنها دلیل صریح است . و عیسیٰ ، و آفتاب هر دورا باهم گفته براے آنکه هردو در آسمان چهارم مقام دارند .

در ساحت شرق و غرب اسلام   این مهر بلند و آن مه تام
بے آنکه محاق درمیان است   در منزل اجتماع پیوست

باید دانست که مصنف صدرالدین را آفتاب گفت ، و جمال الدین را بماه تمام تشبیه داد که آن عبارت از بدر باشد . و ندرت درین این است که ماه از تقرب آفتاب در محاق می اُفتد و این هر دو برادر که بمنزلهٔ آفتاب و ماه هستند ، باوجود قرب خوف محاق ندارند ، و در منزل اجتماع پیوسته اند ، و قرب ایشان دافع محاق است ، یعنی کاهش ندارد .

دو گوهر دین ، دوکان ایمان   بل هر دو دو گوهر از یکے کان

مصرع ثانی متحمل بد و معنی است ، (۱) یا آنکه هر دو توامان هستند ، (۲) یا آنکه هردو از یک رحم مادر متولد اند .

دو جان چو دو کفه ترازو است   مختار عرب زبانه اوست
بادا ابد الابد گران سر   آن کفهٔ دین بدین دو گوهر

زبانه : بالضم ، علاقه دستهٔ شاهین که آنرا بدست گرفته ، ترازو بردارند . و شاهین : در لغت فارسیان دستهٔ ترازو که از چوب باشد .

در مدح قدوة المشائخ عزالدین محمد قصار گوید :

زان عالی مجلس مقدس   عزالدین یادگار من بس
بر سینه زغم غبار دارم   عزالدین غمگسار دارم
کرده است مرا عزیز سرمد   عزالدین حرز جان محمد
از عز همه کس عزیز گردد   نا چیز بعز عزیز گردد
غره دارم نه عروه در دست   گرعزی ازو تمام ترست

عزی: نام بت است ، در ایام جاهلیت در مکهٔ معظمه استاده بود ، و آن سر آمد بتان آنجا است ، و آن پنج (۱) اند . (۱) لات و (۲) منات و (۳) عزی ، و (۴) هبل . رسول علیه‌السلام بعد فتح

(۱) در اصل چنین است .

مگه آں را شکسته در پاے دیوار مکه گذاشته اند ، و صاحب قاموس عزی را بالضم و التشدید و الف مقصوره تحقیق نموده است - عروه : بالضم ، گوشه ، و دستهٔ کوزه ، و دستهٔ هر چیز که باشد و نیز درختے که دائم سبز باشد ، و شیر درنده ، و گروه مردم این جاکنایت از مصحف مجید است - و عزی که در مصرع ثانی واقع است ، بالکسر ، عزیز شدن و ارجمند شدن است حاصل بیت آنکه قسم میخورد برین که من در بزرگی و عزیزی غیر از ممدوح دیگر کسے را ندیدم که بر او فائق شده باشد - اگر درین قول دریغ گویم ، در دست من قرآن مجید نیست ، بلکه عزی بت است -

سر دفتر سالکان تحقیق   از دفتر عشق خوانده تعلیق

تعلیق : چیز یکه جهت حل مشکلات در کنار نویسند ، و جمع آں تعلیقات می آید ، و این لفظ مستعمل است درمیان اهل علم یعنی اُنچه دفتر عشق تعلیقات داشت ، همه را خوانده و یاد گرفته و به حقیقت کار وارسیده است و بمعنی آویختن چیزے بچیزے نیز آمده و حضرت مولوی جامی رحمه‌الله در فوائد الضیائیه تعلیق را مقابل الغاء نوشته اند و آں اینست : الفرق بین الغاء و التعلیق من من وجهین - احدهما ان الغاء جائز ، لا واجب و التعلیق واجب و الثانی ان الغاء ابطال العمل فی اللفظ و المعنی ، و التعلیق ابطال العمل فی اللفظ لافی المعنی" انتهی کلامه - اگرچه عبارت مولوی بین الغاء و التعلیق است و از مانحن فیه نیست لیکن برائے فوائد عوام بقلم آمده و تعلیق بمعنی نام کتاب است نیز آورده در علم نحو حاصل بیت آنکه ممدوح سر دفتر سالکان تحقیق است یعنی آنها که در طریق تحقیق سلوک اختیار کرده اند ، و از شبهات بکلی دور شده در منزل یقین فائز گردیده اند ، ممدوح سردار آنها است و از دفتر عشق تمام علم از روے تعلیق خوانده است .

آں عید محققاں جمالش   آں روزهٔ قائلاں مقالش
کانجا که زبانش نطق پیوست   سحبان زمانه دم فرو بست

سحبان وزیر نوشیروان است ، و در فصاحت و بلاغت اورا ضرب المثل ساخته اند ، و میگویند که سی صد و شصت زبان میدانست ، و هر روز دریک زبان کلام میکرد .

صافی است بعالم یقینش   از میغ هوا هوای دینش
بامیغ کسے چو کار دارد   کو قصاری شعار دارد

قصار در عربی گازررا می‌گویند و گازر را کار بآفتاب است بامیغ کارندارد که آں در حق گازر مضر است مصنف می‌گوید که ممدوح از میغ هوا و هوس نفس پاک است زیراکه قصار است و قصار بامیغ کارندارد .

کے میغ دراں هوا نهد پی   کز روح بود بخار دروی
در چشمه صدق شسته زاغاز   از جامهٔ جان کدورت آز
بانفس ظلوم کینه جسته   از ظلمت آز سینه شسته
درشستن سینه داد داده   قصارش ازاں لقب فتاده

حاصل بیت آنکه ممدوح سینهٔ خود را از رنگ هوا و هوس چناں شسته و پاک کرده که مردم اورا ملقب به قصاری کردند - چه کار قصار جامه را از چرک شستن است - و ممدوح هم سینه خود را از آلائش هوس دنیوی شسته است .

گر قصاری کند صواب است   کاشک ورخش آب و آفتاب است
جز صورت آں رخ منور   کس دیده است آفتاب اسمر

اسمر : در لغت گندم گوں را گویند .

بے آنکه کسوف شد نقابش   کشته است معنبر آفتابش
شسته همه زنگها که دیده   زآئینهٔ سینه ز آب دیده
این معجزه بین که می‌نماید   آئینه بآب می زداید
جویم بمقال او تبرک   دارم بمقال او تمسک
الحق نظر عنایتم کرد   کز شیخ عمر حکایتم کرد
از مدحت شیخ دادم ایام   تاج کرم و سریر اکرام
زاں تاج و سریر سر فرازم   پس مدحت تاج دین طرازم
شعرم همه در ثناش خوشتر   در تاج نکوتر است گوهر

در مدح سراج‌الدین علی شیبانی گوید

تاج الدین واعظ الخلایق — نور الحق حافظ الحقایق
تاجی که برامتش خراج است — شاهنشه دین چه جای تاج است
خادم زیبد سپهر پیرش — تاج سرمشتری سریرش
زین تاج بلند سرشد اسلام — کاحمد سیر آمد و علی نام
در خیبر بدعه کرده هیجا — زان بران ذوالفقار گویا
سدیست کمال محکمی را — شیبانی دین هاشمی را

شیبان: نام قبیله ایست مشهور ، و نیز نگهبانی کننده را (شیبانی) گویند.

او هست مرا برادر دین — خصمانم ازو بر آذر کین
فردا که برادران همدم — می بگریزند یک یک از هم
من نگریزم ازو دران سر — پس گویم مرحبا برادر
این گوهرها که می فشانم — شایسته کام اوست دانم
دانم که چو نقد گشت کامش — منسوب کند سه حرف نامش
یعنی بمدایح مبرهن — خاقانی را حق است برمن

حاصل هردو بیت آنکه انچیکه من در مدح او اشعار گفته ام ، ممدوح بعد حاصل کردن مراد خود باهر سه حروف اسم خود که علی است مرا منسوب خواهد کرد ، یعنی خواهد گفت که خاقانی برمن حقے دارد ، من اورا بانام خود منسوب کرده ام ، چه هرکس را که در پناه خود می‌آرند ، اورا بانام خود موسوم میسازند تا اورا برکت افزاید.

گبرم اگرم نظیر دیده است — یا برتر ازین سخن شنیده است
ورد است ثناش بر زبانم — این ورد ثناش حرز جانم

در مدح قدوة المشائخ رشیدالدین گوید:

یاریست مرا درین کهن دیر — از تخمهٔ بو سعید ابو الخیر
طبعش همه مکرمات بے مکر — صدیق سخن رشید ابوبکر

اے ممدوح که رشیدالدین بن ابوبکر نام دارد ، از نسل حضرت ابو سعید ابو الخیر است - و من اورا درین دنیا بیاری گرفته ام - و صدیق بالکسر و تشدید دال ، بسیار راست گو - و لقب خلیفهٔ اول رضی‌الله عنه.

ظاهر بصفت چو گوهر خویش — عالی به نسب چواختر خویش
دانم که بدین سه بیت فاخر — در هر دو جهان شود مفاخر
کاندرحق همدم مراعی — بیت الشرف است بیت داعی

باز آمدن بسر حدیث و تخلص نمودن بممدوح که این کتاب باسم (او) پرداخته است

ذکر فضلا چو گفتم این قدر — باز آیم در مدائح صدر
در سلک سخن جواهر آرم — پس واسطه را باخر آرم
آن واسطه کیست صدر اسلام — وان صدر کدام صاحب شام
دی هاتف صبح دادم آواز — کای صاحب نطق سحر پرداز
در مدح جمال‌دین و دنیا — بعد از همه دم زدن چه معنی
گفتم سریست این نه طغیان — قصدی است درین میان نه نسیان
کان صدر محمدی است دیگر — از رسم سخا و علم و منظر
نه کوکبه محمد آخر — بعد از رسل آمده است ظاهر
نه روح پس از طبیعت آید — نه مضغه ز بعد نطفه زاید
بعد از سه نتیجه زاد انسان — بعد از سه کتب رسید قرآن

این بیت جواب سوال مقدر است - تقریر سوال این است که در مدح جمال‌الدین موصلی بعد از مدح تمام بزرگان در آخر کتاب نمودن برائے چیست جوابه آن در ابیات آینده مذکور میشود یکے ازان این ست که انسان که اشرف مخلوقات است ، بعد از سه نتیجه به ظهور رسید ، و آن این ست : نتیجه اول نطفه - و نتیجهٔ ثانی علقه ، و نتیجه ثالث مضغه - و انسان بعد ازین سه نتیجه مجسم شده از رحم مادر بیرون آمد یا آنکه اول کون جماد ، و بعد آن نبات و بعد آن حیوان و در

مرتبهٔ آخر که انسان از حیوان بفضل جدا شده ـ و قرآن مجید نیز بعد از سه کتب آسمانی که یکی زبور ، دویم توریت ، سیوم انجیل (است) نازل شد .

صبح از پس شب کشید خنجر — گل بعد گیا نمود پیکر
سنگ است نخست و انگهی کان — ظلمت بود آنکه آب حیوان
بر جیب و کله نهند یکسر — آن قوقه (۱) لعل و گویک (۲) زر
شبه کلهی است چرخ گردان — چار ارکان چار ترک او دان
دین چند هزار سر بدودر — خورشید برو چو قوقهٔ زر
خورشید که او جهان کشاید — نه بعد سپاه انجم آید
این عذر دلیل بد اگرنی — پیش از همه مدح اوست اولی

در مدح ملک الوزرا سلطان الحق جمال الدین موصلی ، و خاتمهٔ کتاب گوید :

سلطان سخا و صدر مطلق — خورشید کمال و سایه حق
سلطان بحق جمال دین است — آن سایه که گفته اند این است
چرخ است غلام صدر و من هم — من چه که افاضل زمن هم
می سازم در مضیق شروان — از نشر ثناش نشرهٔ (۳) جان
از بسکه کنم سماع ذکرش — شد حامله از صفات بکرش
سمعم به طویلهاے گوهر — طبعم به قمطر (۴) هاے شکر
از بسکه خرد ثناے او راند — در گوش دلم صفات او خواند
شد گوش دلم جواهر آگین — دارندهٔ گوشوار زرین
هر در که زبان همی فشاند — از گوش بقرض می ستاند
از هاے مشقق هوایش — دو حلقهٔ کنم بخاک پایش

هاے مشقق : مراد از هاے دو چشمی باشد ، که بر سر لفظ هو است ـ و در مصرع ثانی باے قسمیه است ، حاصل بیت آنکه من هاے دو چشمی هواے اورا دو حلقهٔ گوش جان خود میکنم ـ درین معنی سوگند خاک پاے اوست ـ

(۱) بضم اول و فتح ثالث تکمه کلاه و پیراهن (۲) تکمه و گوی گریبان (۳) بالضم تعویذ و افسون (۴) بکسر اول و فتح میم و سکون طای مهمله شتر فربه و مرد کوتاه و صندوق و خریطه کتاب ـ

در گوش کشم که من غلامم — تو هندوک (۳) فلان امامم
تا برمن ازین غلامی ایام — یا فرخ یا فرخ نهد نام
دانی که بدان هدایت آباد — توفیق مدیحم از چه افتاد
از مجلسش آفتاب یک روز — دزدیده جواهر شب افروز
آورد بمن که این جواهر — بسپار بخازنان خاطر
یا گرنه فرو کشایش از هم — در سلک سخن برش مسلم
بر جیس که این شنید بر جست — ببرید مر آفتاب را دست

برجیس نام مشتری که قاضی فلک است .

از دست بریدنش بپرداخت — السارق داغ جبهتش ساخت
چون دست بریده آفتاب است — صبح از چه غریق خون ناب است
چون داغ بر آفتاب کرده است — ماه از چه کبود زخم خورده است
باز آمده آفتاب پیشم — زنهار کنان بلفظ خویشم
کاے خاقانی بحق هستی — کان گوهر باز جا فرستی
کز خجلت آنکه صدردینی است — رفتن سوے شام زهره ام نیست
من آن همه گوهر از سر کلک — راندم بچهل صباح در سلک
آن عقد چو بسته شد بدستم — بر گردن آفتاب بستم
بر گردن ازانش بستم ایرا — دیدم که نداشت دست گیرا
این عقد چو باز جا رساند — صدرش رقم قبول راند
بر پیشانیش رای سارق — تبدیل کند بباے سابق
دستی دگرش دهد بمعجز — سارق شده سابق آمد از عز
این عقد که ختم شد بنامش — ازوی گهر و زمن نظامش
گم بودهٔ اوست حکمش او راست — چون یافت بهاش چون توان ساخت
مدحش به ازین نگسترد کس — این تحفه عراق و شام رابس
گر خاطر پاک را کند حث — این تحفه کراسه ایست محدث
گر آنچه درین کراسه گفتم — کس گفت خداے راسه گفتم
در ملک سخن رسد مرا فخر — سلطان سخن منم ولا فخر

(۳) مصغر هندو که بمعنی غلام باشد .

در نوبت من هر آنکه هستند دزدان سخن بریده دستند
کس را سخن بلند ازین دست سوگند بمصطفی اگر هست
عقلم همه صاحب القران خواند جان مادح صاحب جهان خواند
از صورت عدل ذات او باد عدلش مدد حیات او باد
کر هرچه بکار گاه دینی است از عدل دراز عمر تر نیست
نور الانوار بر سرش باد رب الارباب یاورش باد
این دعوت را بگاه تهلیل آمین آمین کناد جبریل

عقد : بالفتح ، گره و بالکسر رشتهٔ مروارید وایرا : بمعنی زیرا ، یعنی ازین جهت ، حث : بمعنی بر انگیختن کراسه بمعنی قرآن مجید آمده ـ تهلیل : لااله الا الله .



کلیات ابجدی حصہ چہارم

حقیقت نامہ

مصنفہ

میر محمد اسماعیل خان ابجدی

ملک الشعرائے دربار والاجاہی مدراس

مرتبہ

محمد حسین محوی لکھنوی

سابق جونیر لکچرار اردو، مدراس یونیورسٹی

اور

محمد یوسف کوکن - ایم - اے

جونیر لکچرار اردو، مدراس یونیورسٹی



مدراس یونیورسٹی

سنہ ۱۹۵۴ عیسوی

SHARH-i-TUHFAT-al-IRAQAIN

BY

MIR ISMAIL KHAN ABJADI

EDITED

BY

MUHAMMAD HUSAYN MAHVI,

Junior Lecturer in Urdu (retired)

AND

MUHAMMAD YOUSUF KOKAN, M.A.,

Junior Lecturer in Urdu, University of Madras.



UNIVERSITY OF MADRAS

1954

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ای عزیزان تم سنو خوش کان دھر
نی کی باتوں کو کہوں میں کھولکر

گرچہ نیں لازم ہے منجکوں بولنا
راز مخفی نی کی دلکا کھولنا

لیک دلمیں عشق آٹھادا کیا
اُس سبب سے بولنا بھادا کیا

نی اپس کے حال کوجب پائی ہی
سوز دلکا تب زبانپر لائی ہی

نی پری ہی دور اپنی اصل سوں
دھوندتی ہی روزگار وصلکوں

رات دن اس غم منی نالاں ہی او
جفت بد حالان و خوش حالاں ہی او

بانگ اوسکا صور اسرافیل ہے
مردگان کو جنبش تحویل ہے

ہی جہاں سب مست اوسکی شورسوں
آسمان پھرتا ہی اوسکی زور سون

گوش مجنوں میں پری ہی بانگ نی
دلمیں لیلی کی چبی ہی سانگ نی

راگ اوسکا سن دیوانی ہو نسیم
مارتی چمن چمن سر ای فہیم

جب سی نی کے درد کا طنبور ہی
گلشنان کی پھول سب مخمور ہی



مرد و زن جگ کے سب روتی آی هیں
مکہ انجوونسی اپنا دهوتی آی هیں

نی کے آوازی سی سب دلجور هو
هر طرف پرتی پری رنجور هو

کوچ نی ظاهر منی هی خشک پوست
لیک هی باطن منی آواز دوست

جسنی اوس آواز کو سمجیا اگر
مست هو پهرنی لگیا جنگل پکر

نیں هی لازم منجکو سارا بولنا
نی کی سنے کی حقیقت کهولنا

اوس سبب سی عارف حق مولوی
بولتی هیں در کلام مثنوی

آنچہ نی میگوید اندر زیربم
گر بگویم من جهان برهم زنم

جان شیرین عشق سی بربادهی
عشق هی یا تیشۂ فرهاد هی

(۶)

بولتا هون تجکو ای فرق نهاد
نی سوهی انسان کامل کا مراد

دیک تو تشبیہ یو معقول هی
عقل کل آئینۂ مصقول هی

نی اپس هستی سی هو خالی سدا
لب سی ناگی کی کری هردم صدا

حال عارف کا بهی اوس دستور هے
فهم کر اوس بات کو گر سور هے

او خدا کی ذاتمیں فانی هوا
قطرہ تها سو بحر عمانی هوا

گر اوسی حرکات یا سکنات هی
اوس مقدس کے سجی آیات هی

لیک اپس کے اصلسون او دور هے
هجر کے آسیب سے رنجور هے

درد و ماتم کی حکایت نت کری
اوس جدائی کی حکایت نت کری

پهور سینہ کرنیں دریا نمن
دلسی لیاوی لب اُپر در عدن

هجر کاهی مرتبہ لی سخت تر
خاص جو عاشق اچهی خونی جگر

هے جدائی کے سبب سب تین چیز
غورکر سمجو اوسی صاحب تمیز

(۳)

بولتا هوں کان دهر نیکو سنو
عارفان پر کیا جدائی هی سواو

کس سبب سی او هوی هیں نوحہ گر
کیا جدائی سر کهری هی اون اپر

او اتهی اول خدا کی ذات میں
جلوہ گر هو چاند جیسا راتمیں

نیں اتها اونکو تعین هور وجود
ذات یعنی صرف تهی دیکر نبود

علم حقکا وانسی اونکو دور کر
اِس قدم کی صدر سوں رنجور کر

ملک میں ارواحکی ٹهانا دیا
لیا حدوثی رنگ کا بهانا دیا

اوسمنی حیوان رهی کئی لاک سال
هجر کی میدانمیں هو پایمال

درد و غم سی جفت هو رهتی اتهی
حال اپنا دی نمن کهتے اتهے

(۴)

پهر سنو دسری جدائی کان دهر
اصل کو سمجو اپسکی میل کر

قادر مطلق دی اس ارواحسوں
کهینچکر لیایاهی دسری دار کوں

اُسکی تیں هی نام عالم میں مثال
یوهی دسرا مرتبه سمجو اتال

عالم دل اوسکتیں بعضی کهیں
مست اوسکی جام سی دوجگ رهیں

برزخ صغرا بهی اوسکا ناؤں هی
جسم و جاں کے بیچ اوسکا ٹهاؤں هی

روحمیں هور نفس میں اوهی حجاب
واردات غیب اوپر بیحساب

اصل اوهی فرم اوسکی سب جهاں
جانتی هیں اس سخن کو عارفاں

چند مدت دهر جدائی وهاں رهی
ظلم سی هجرت کی لی آفت سهی

(۵)

یو سنو تسری جدائیکا بیاں
کس قدر کا رنج اوسمیں هی عیاں

مرتبه هی عالم اجساد کا
قید هی زنجیر هی آزاد کا

عارفاں اس دام میں باندی گئی
ملک میں تقلید کی ساندهی گئی

دل اوپر آکر گهرا خوف ورجا
رو دیکهایا هر طرف سی' التجا

یار کے پهلو سی از پس دور هو
هجر کے ماتم سی لی دلچور هو

هر زماں کرتی لگی هیں آه مار
چشم کو دریا دسی گوهر فگار

جو پریا هی دور اپنی یار سوں
کیوں' نه رووی یاد' کر دلدار کون

اس سبب سی مولوی والا جناب
در کتاب مثنوی مستطاب

کر اشارت نی اوپر فرمای هیں
حال عارف کا سگل دیکهلای هیں

کچ تو سمجو ایعزیزاں کر نظر
حال کسکا یوهی دیکهو فهم کر

سب اوپر یوحال هی سپرهی غم
سب اوسی حیرت منی هی چشم نم

لیک جاهل کا سو دیده کور هی
آپ اوسکی بهر کا سب شور هی

نیں پچهانیا اصلکو اپنی کبهی
دور کو نزدیک کرجانیا سبی

چشم عارف نور حق سی بازهی
اس سبب سی بولتا یو راز هی

او پچهانیا اصلکو اپنی مگر
هجر کے کرتا شکایت سر بسر

او جدائی تمکو نیں معلوم هی
دوستی دلسی تمن معدوم هی

گیا پری ھیں آب گل کی دام میں
مثل حیواں نفس کی آرام میں

مرغ بی پر ھو نکو پر کھوو تم
رہ زدان ھی راہ پر مت سو ؤ تم

صبح تیوں اپنا گریباں چاک کر
نی نمن نالاں اچھو ھر وقت پر

عشقکا افسانہ بس دلکش اھی
یو حکایت یو شکایت خوش اھی

(٦)

عارف باللہ اوپر دو حال ھے
ھر دو رحمت مال مالا مال ھے

لیک جب یو فیض آتا ھی اسی
وقت اسپر سخت ھو تنگی دسی

جذب اوسپر جوش گر کرتاھی زیر
تس اوپر پنجہ کری ھو عشق شیر

عقل جاوی بھاگ کر اوس وقت پر
حیف کرنی کو لگی جینی اپر

او انو پر وقت وقت نزم ھی
یار کی دوری سی جزم و فزم ھی

اوس اوپر حالت منی اوس فیض کی
ھجر کی کرنی شکایت کو لگی

اوس اوپر گرتو کری محبت طلب
پر حدیث مصطفےٰ یاایت رب

شاہ دین منگتی تھی از بالای کوہ
دالنی خود کو زمین پر بیشکوہ

پس اچھیگا حال کیادسریادکا بول
اُس گرہ میں جو بچیگا نس کو کھول

نیں تو عارف ھر زماں محفوظ ھی
قرب کی دولت ستی محفوظ ھی

وصل کا ھور فضل کا نیں وھاں ھی انت
وھاں جدائی ھور دوئی کانیں ھی پنت

(٧)

بسط کا یو مرتبہ ثانی اھی
وصل دینی دلبر جانی اھی

جب اُچاوی صبح صادق یوں نقاب
رو دیکھاویں صد ھزاراں آفتاب

ذات عارف پر فراق ھور سرور
پیش پس اپنی جو دیکھی نور نور

ھمنشینی یار سے حاصل کری
وصل پا دسریانکتیں واصل کری

تن زمیں پر دال جوں نقش علم
عرش و کرسی پررکھی اپنا قدم

ھر طرف آزاد ھو طیراں ھوی
عقل تسکو نا سمج حیراں ھوی

فیض کی مخزن اپر عارف سوھو
جو منگی طالب ھو اسکو ھووی او

وعظ و تلقین کا ھوی مفتوح باب
خلق کو دیکھلائی تب راہ صواب

نیں شکایت اوسمیں کچھ ھی یارکا
بل ھی واجب شکر اوس دلدار کا

(٨)

در طریق مذھب اھل شھود
یو دقیقہ خوش ھواھی رو نمود

کسب سالک کا جو ھوتا ھی تمام
بعد عرفاں کی ھی اسکو یک مقام

شام اوسکا هی زروی اجتمام
اصطلاح صوفیۂ جمع الجمام

او مقام خاص خاص الخاص هی
گنج نور و مایۂ اخلاص هی

ذات عارف کوهی خلوت همقریں
بل سبب هے محویت کا اسکتیں

وهاں دوئی کو محض لا ثا لاث هی
غیریت کی شۂ کو داثاداث هی

عاشق و معشوق دونو ایک هو
سر اُچاویں جب ستی ای نیکخو

لی مع الله گر نبی بولی اوسی
عارفانکی محو سب هستی دسی

لا نبی مرسل کا صاف بهید
بولتاهوں خوب سن ای خوش امید

یوں کهی هیں خاتم پیغمبراں
نیست خودرا نیز گنجایش دراں

پس ملایک کا کهاں وهاں دخل هی
بهار کی گلشن کی او سب نخل هی

در جهت هی ذات اوحد کے یقیں
هر جهت سالک کوں هی حبل المتیں

اولا تنزیۂ ذات پاک هی
دور تراز حیز و ادراک هی

نیں هی اسکو جفت هور فرزندزن
عاشقی وهاں کفر هی ای بوالحزن

او نهیں مانند کسکی در صور
کوئی نیں بهی اسکی صورت پر سنور

علوی و سفلی سی او خود پاک هی
صانع خوش طارم افلاک هی

سب هی فانی غیر اوسکی بوجھ نیک
کل شی هالک قرآنمیں دیک

مرتبۂ دسرا سوهی تشبیۂ کا
او لغتمیں ضد اهی تنزیۂ کا

یو حقیقت بولتا هوں کهولکر
مفت دیتاهوں جواهر رولکر

سب هیں اشیا مظهر ذات غفور
سب منی کیتا هی اپنا او ظهور

هر یکس میں رنگ بهر ظاهر هوا
مختلف صورت پکر ظاهر هوا

جسقدر کا آئینۂ هی اسقدر
عکس دالا تا دسی صورت سنور

سب منی هی بهی نرالۂ سب سے هی
اوسکی هستی سی هی هستی ذات شی

اسپو کهتاهوں تجی میں یک مثال
فهم کر اسکوں سمجھ لی توں ایتال

(٨)

آب اپنی ذات میں یک رنگ هی
او صفائی دیک گردوں دنگ هی

لیک جب گلشن منی دیکهلای موں
صد هزاراں رنگ بخشی باغ کوں

سبگلاں کو مختلف الواں کری
رنگ بخشی روی باغستاں کری

جسقدر کا ظرف هی گل کا مگر
اسقدر ظاهر هوی صورت پکر

ناف میں یک گل کے مشک جاں فزا
حلق میں یک گل کے زهر جاں گزا

ایک کو خوشبوگی دی سیوا کری
بوی بد دسری کودی رسواکری

لیک سب گلمیں هی مخفی آب صاف
ظاهرا گل نام هی بی اختلاف

گر گلاں کو پھر نچوریں عرق کر
آب کابھر آب هی هر یک دیگر

آب کاهی سب تصرف دلفروز
گلکی لی صورت کھریا هی چند روز

اس نمط پر حق تعالی کا ظهور
جلوگر هو هر طرف دالیا هے نور

کفر هور اسلام میں سب هی وهی
صید میں هوردام میں سب هی وهی

نور و ظلمت کو وهی هستی دیا
آب و آتش کو وهی پستی دیا

سنگ وگوهر اوس سوں یوں پکری هیں زیب
نیک و بداس سات پای هیں شکیب

بلکه خود صورت پکر حاضر هوا
لیک پردا درمیاں ظاهر هوا

جو بشر که عارف بالله هے
هر طرف اسکوں سو وجه الله هی

هستی واجب اهی ممکن نقاب
بوج توں و الله اعلم بالصواب

(۱۰)

پھر سنو میری سی یو پیغام هی
جو اچھی سالک اسی اعلام هی

قایل تنزیه هو یک بارگی
ذاکری تشبیه سوں بیزارگی

یو سو مذهب هی منزه کا صریح
گو رهی دسری طرفسی او قبیح

یا که هو تشبیه پر اشفته تر
نا کهر تنزیه سی کاری نظر

یو سو مذهب مشتبه کاهی دلیل
دین میں اضعف هیں اسکی سب دلیل

بلکه دونو سی هو خوش ای نیک ذات
جمع کر تشبیه کو تنزیه سات

رکه عقیده یوں سمج کرای پسر
هی خداسب میں و سب سوں پاکتر

جسنی یوجانیا سو او عارف هوا
مرتبه سی ذات کے واقف هوا

نیں تو او عارف نهیں بیشک سمج
شورهی طبل تهی کانیں هی سمج

(۱۱)

جو حقیقت کا زر اخلاص هی
معرفت اوسکی کسوٹی خاص هی

بولتی هیں اهل دل صاحب نظر
خالق و مخلوق میں یوں فرق کر

جو جمیع صفتاں سوں جامع هے سواو
یا تقید کر اچھی بنده هی او

اور تقید نیں اگر مطلق اهی
او خدائی انس و جاں پر حق اهی

نیں هی یاں کچھ گفتگو آفاق کا
فرق هی تقیید هور اطلاق کا

بندگر اپنی زباں اس بھید سوں
تا دیکھیگا چہرۂ امید کوں

(۱۲)

یو بیاں مخفی اچھی تو خوب ھی
چھپ کے رهنا شیوۂ محبوب ھی

حق دی جب ظاھر کیا اپنا جھلک
اولا پیدا ھوی اس سی ملک

تس پچھی افلاک کو پیدا کیا
عشق کا افسوں پرا شیدا کیا

بعد اُسکی جگ کتیں بخشیا سرور
کر موالید ثلاثہ کا ظہور

تس منے اول (جماد) پکریا جمال
پس نبات آیاھی اپنالی کمال

درجۂ ثالث منی حیراں ھوا
خاتمہ اوسکا یقین انساں ھوا

اس بچنکو عقل دے پاٹی اھی
آدمی سو علت غاٹی اھی

جو تصور میں مقدم تھا گھر
نور دالیا ھو موخر جلوگر

مخزن گنج صفا انسان ھی
غنچۂ باغ وفا انسان ھی

مطلع انوار خورشید کمال
منبع اخلاق پاک ذوالجلال

جامع افراد اسماء و صفات
مظہر شایستہ اثار ذات

ذات اوسکی مایۂ عزت اھی
نقطۂ کل دایرۂ وحدت اھی

(۱۳)

یو دقیقہ خوب سن ای محترم
لوح دلپر اس بچنکوکر رقم

گر کری بندہ اپی کسب و کمال
ور ھوی فانی بذات ذوالجلال

یاکری هستی کو اپنی بے نشاں
یا ھوی ذات قدم میں خود نہاں

نیں خدا ھوتا ھی ھرگز بالیقیں
اس سخنکو جانتی ھیں اھل بیں

یا خدا ھوتا ھی بندہ بالضرور
گرکری بندیمیں اپنا او ظھور

بولتا ھوں اس سخنکو مان تو
حق سو حق بندہ سو بندہ جان تو

کفرھی تہمت بذات ذو المنن
سر بسر یوھی غلط دونو بچن

آرسی پرگر سٹی خورشید نور
آرسی اس نور سی دستی ھی سور

لیک نیں او سور بالذاتی اھی
بلکہ اوس سے نور کو پاتی اھی

گر پھراوی مونکو اپنی سورتے
جوت کھووی آرسی بے نورتے

اس مثال پاک کو ایجان جان
فھم کر حاجت نہیں کردا بیان

(۱۴)

سایۂ حق مرشد کامل اھی
او اپسکی ذات میں عادل اھی

آب و گل سی پاک ترھی او گھر
وصل کے دولت سی دایم بھرپور

شمع روشن احدیت کی بزم کا
سیف قاتل کافرادکی رزم کا

نور چشم مرتضی جان رسول
گوھر فرخندہ تر کان بتول

گنج معنی نقد دل بالاتفاق
سب ملک دھرتے ھیں اسکا اشتیاق

عرش کرسی پرھی اسکی داوری
شاہ جاں سید محمد قادری

دستگیر عالم درماندگان
کارساز زندگئی بندگان

جورکھیگا سر کو اوسکی خاکپر
او دیکھیگا مرتبہ افلاک پر

جو ھو ویگا بندگی میں اسکے چور
او دیکھیگا آپنی کو نور نور

جورکھیگا اس سے اپنا اعتقاد
پائیگا دونو جھانمیں او مراد

(۱۵)

شکر اللہ یو حقیقت نامہ سب
ختم پایا از طفیل فضل رب

لیک ھووی تا جگت میں کاربند
عارفاں کے پاس جب ھووی پسند

نیں ھی آساں کچ سخن کا بولنا
سخت مشکل ھی جواھر رولنا

باغ دلکا جب ھوا رنگیں بھار
تب ھوا ھی یورسالہ لالہ زار

مغز جانسی یو سخن قدرت لیا
تنکو کر لاغر قوی دلکو کیا

عشق کی دریا منی غواص ھو
ساحل لب پر گھر لیایاھی او

ابجدی ھستی سے اپنے پاک ھو
آستان معرفت کا خاک ھو

مثنوی مولوی کی بیت کوں
شرح کیتاھوں کہ یکدل سوز سوں

اشک ریزی سی سدا ھو غرق آب
یوں کھی یا لیتنی کنت تراب

رمز اسکا یو ھی سن لی بیدرنگ
خاک شوتا گل بروید رنگرنگ

مھر کرلب گواگر ھی ھوش تام
بندکر یعنی زبان تمت کلام

---

in their proper place in order to provide greater facility for the reader. This good job was done entirely by the present junior lecturer in Urdu. He has also rewritten the Introduction to the work prepared by Mr. Mahvi and has added new notes wherever necessary.

(2) *Haqiqat Nama* is a short treatise in Urdu verse by Mir Ismail Khan Abjadi, giving mystical interpretation of some of the verses of the *Mathnawi* by Mawlana Jalalud-Din of Rum.

Djkarta (Indonesia) }
1st July 1954 } S. MUHAMMAD HUSAYN NAINAR.

HAQIQAT NAMA

BY

MIR ISMAIL KHAN ABJADI



EDITED

BY

MUHAMMAD HUSAYN MAHVI,
Junior Lecturer in Urdu (retired)

AND

MUHAMMAD YOUSUF KOKAN, M.A.,
Junior Lecturer in Urdu, University of Madras.



UNIVERSITY OF MADRAS

1954

FOREWORD

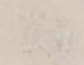
The volume, that is now published, represents *Kulliyyat-i-Abjadi Part IV.* It contains the following works.

(1) *Sharh-i-Tuhfat-al-Iràqain.*

(2) *Haqiqat Nama.*

(1) Mir Ismail Khan Abjadi, the poet laureate at the court of Muhammad Ali Khan Bahadur Nawwab Walajah I, the ruler of the Carnatic, wrote in 1200 A. H. (1785 A. D.) a commentary (sharh) on the Persian mathnawi *Tuhfat-al-Iraqain* by Afzalud-Din Ibrahim ibn Ali Shirwani, Haqaiqi Khaqani, a Persian poet born of an humble family in Shirwan, a city on the west coast of the Caspian Sea. His father was a carpenter and mother, a convert to Islam from Christianity. He had the *takhallus* (*nom de plume*) Haqaiqi which he later on changed to Khaqani. He went on a pilgrimage to Makka and Madina in 551 A.H. (1156 A.D.) and after returning home, he composed *Tuhfat-al-Iraqain,* giving therein a description of famous places in Hamadan, Baghdad, Kufa, Makka, Madina, Syria, Egypt, and Mosul, and of great men of learning. Khaqani died in 595 A. H. (1198 A. D.)

A press copy of the commentary by Abjadi, was got ready by Mawlawi Muhammad Husayn Mahvi in 1948, the then junior lecturer in the Department. The printing of this work could not be done during his tenure of office. When it was undertaken for printing in 1952, we found it necessary to revise the press-copy. As Abjadi's explanatory notes did not include in full the verses of *Tuhfat-al-Iraqain,* a reader would find it difficult to follow the commentary without the aid of the original text. Therefore all the relevant verses commented upon, had to be inserted





CONTENTS

MADRAS UNIVERSITY ISLAMIC SERIES No. 16

KULLIYYAT-I-ABJADI

IV

SHARH-I-TUHFAT-AL-IRAQAIN
HAQIQAT NAMA

BY

MIR ISMAIL KHAN ABJADI

EDITED

BY

MUHAMMAD HUSAYN MAHVI
Junior Lecturer in Urdu (retired)

AND

MUHAMMAD YOUSUF KOKAN, M.A.
Junior Lecturer in Urdu, University of Madras.



MADRAS UNIVERSITY

1954

MADRAS UNIVERSITY ISLAMIC SERIES No. 16



KULLIYYAT-I-ABJADI

IV

SHARH-I-TUHFAT-AL-IRAQAIN

HAQIQAT NAMA

BY

MIR ISMAIL KHAN ABJADI